رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۴۳۶

ॐ

ماہوار رسالہ

مارتنڈ لاہور

ایڈیٹر: پرمارتھی

سالانہ چندہ ۳ روپیہ

ممالک غیر ۴ شلنگ یا ۳ روپے

یوگ درشن

مرتبہ

شری مان پرمارتھی ایڈیٹر مارتنڈ لاہور

قیمت صرف ... ... بارہ آنے

اوم

معذرت

یوگ درشن کی دیا کھیا کا کام جب شروع کیا گیا تھا تب آشا کی گئی تھی - کہ یکم اپریل تک چھاپ کر خریداران کی سیوا میں بھیج دیا جاوے گا - لیکن دیا کھیا کے بہت بڑھ جانے سے اس کا حجم رسالہ کے حجم سے دوگنا ہو گیا - تب وچار ہوئی - کہ اپریل و مئی دو ماہ کا اکٹھا پرچہ شائع کر کے یوگ درشن کو ایک ہی کتاب کی صورت میں شائع کر دیا جاوے - تاکہ الگ الگ حصوں کو یکجا کرنے کی خریداروں کو تکلیف نہ ہو - اور ایک مکمل کتاب ان کی سیوا میں پہنچ جاوے - اس طرح بھی کم از کم ۲۰ اپریل تک مکمل یوگ شاستر کے چھپ جانے کی توقع تھی - لیکن پراربدھ کھینچ کر کنبھ کے میلہ پر لے گئی - وہاں ۱۴ دن لگ گئے - اور واپسی پر کم از کم ایک ہفتہ بستر علالت سے ہمکنار ہونا پڑا - ان مجبوریوں کی وجہ سے یہ رسالہ دیر سے شائع ہو رہا ہے - پیارے خریداروں کے شکایتی خطوط آ رہے ہیں - لیکن مجبوری ہے سوائے معذرت چاہنے کے اور کوئی چارہ نہیں - اس سے جن پیارے پریمیوں کو انتظار کا کشٹ اٹھانا پڑا ہے - ان سے میں دست بستہ معذرت چاہتا ہوں

اگر پرماتما کی کرپا شامل حال رہی - تو ماہ جون کا پرچہ شٹ پنچ چھیانی نمبر المعروف بہ اسرار معرفت ۵ جون ۱۹۳۸ء تک چھپ کر خریداروں کی سیوا میں بھیج دیا جاویگا -

سب بھائیوں کا اپنا آتما

پرمارتھی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۴۳

ماہوار رسالہ

مارتنڈ لاہور

مہرشی پتنجلی کرت

یوگ درشن

کا

مول سہت سندر اور سرل اردو ترجمہ معہ تشریح

مرتبہ

شریمان پرپارتھی ایڈیٹر مارتنڈ لاہور

پرکاشک

رام لال ورما مینیجر مارتنڈ پستکالیہ چنگڑ محلہ لاہور

قیمت غیر مجلد .. .. .. ۱۲ آنے

پریم کی تیسری بھینٹ

میرے پیارے آتم پریمی بندھو! یوگ شاستر کا سرل انوواد آپ کی سیوا میں سادر سمرپت ہے۔ پریم کی بھینٹ خواہ کتنی ہی حقیر ہو۔ تو بھی پریمی جہاں تو بھاؤ سے اُسے سویکار کرتے ہی ہیں۔ ہمارے بھگوان تو اپنے بھگتوں کے دیئے پتر پُشپ سے ہی پرم پرسن ہو جاتے ہیں۔ یہی سمجھ کر آپ بھگوان کے بھگتوں کی سیوا میں (چونکہ میرے لئے بھگوت سوروپ ہی ہیں۔ کیونکہ بھگت اور بھگوان میں کچھ انتر نہیں ہوتا۔ جو بھگت اور بھگوان میں انتر جانتا ہے وہ پاپی ہے) یہ کاغذی پریم کی بھینٹ بڑی جھجک کے ساتھ پیش کر رہا ہوں۔ جھجک اس لئے کہ ایک تو یہ کاغذی بھینٹ ہے اور دوسرے اگرچہ میں اس کو اپنی طرف سے پریم کی بھینٹ کہہ رہا ہوں۔ لیکن گہرا وچار کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ یہ بھینٹ میری نہیں ہے۔ بلکہ میرا اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ پرسدھ کوی امرت چندر نے سنسکرت میں ایک شلوک کہا ہے۔ جس کا ارتھ یہ ہے۔

"حروف کے باہم ملنے سے کئی طرح کے الفاظ بن گئے۔ اُن الفاظ کے ملنے سے فقرے بن گئے۔ اور فقروں کے ملنے سے یہ پوتر شاستر بن گیا۔ اب اس میں میرا کیا ہے۔"

اس شلوک کے مطابق اس کاغذی بھینٹ میں کوئی چیز میری نہیں ثابت ہوتی۔ پھر اس کاغذی بھینٹ میں بھی میں نہیں بول رہا۔ اس پوتر شاستر میں بھگوان پتنجلی منی کی آتما ہی بول رہی ہے۔ جنہوں نے سنسار کے کلیان کے لئے اور بھارت درش کا گورو بڑھانے کے لئے یوگ شاستر کو لکھا۔ جس کی شکشا پاکر آج تک اننت جیو لوک اور پرلوک سمبندھی ہر قسم کے سکھ بھوگ کر کیولیہ ارتھات موکش کو پا گئے ہیں پا رہے ہیں اور آئندہ بھی پرلے تک پُنیہ منی کا یہ یوگ شاستر روپی جہاز دُکھ ساگر میں ڈوبتے ہوئے اننت جیووں کو ابدی شانتی (موکش) کے کنارے تک لے جاویگا۔ اس لئے اہنکار کو تیاگ کر وچار کیا جاوے۔ تو سچ مچ اس کاغذی بھینٹ میں میرا کچھ بھی نہیں ہے۔

پھر بھی میں آپ سجنوں کی سیوا میں اپنی پریم کی بھینٹ کو کرم سے پیش کر رہا ہوں۔ تو یہ محض میری ڈھٹائی ہے۔ جو صرف اس لئے کی جا رہی ہے کہ آپ جیسے اُدار دل یوگ بھگتوں سے مجھے کھشما کی آشا ہے۔

(۴)

مہریہ بندھو گن! یوگ ہندو جاتی کا سروسو ہے۔ ہندوؤں کے سندھیا بندن جپ پاٹھ وغیرہ جتنے کرم ہیں۔ سب میں یوگ کا دخل ہے۔ ویدوں سے لیکر پرانوں تک جتنے دھارمک گرنتھ ہیں سب یوگ کی مہما سے بھرے پڑے ہیں ہمارے ہر دیوں کے پرم دھن سولہ کلا سمپورن بھگوان کرشن چندر آنند کند یوگیشور کہلاتے ہیں۔ اور ہمارے پران سوروپ آشو توش بھگوان شو جی یوگیوں کے سرتاج ہیں۔ اسی لئے ہم روزانہ ان کو یہ کہہ کر نمسکار کیا کرتے ہیں ؎

یوگیشورم شرم بندے - بندے یوگیشورم ہرم

اس کے علاوہ ہمارے پراچین رشی منی آچاریہ - سادھو سنت مہنت جتنے بھی پُونیہ مہاتما ہو چکے ہیں۔ وہ سبھی یوگی تھے۔ پس یوگ تو ہم ہندوؤں کی گھٹی میں داخل ہے۔ یہ ہم ہندوؤں کی ہی ایجاد ہے ہمیں اس کے آچاریہ ہیں اور ہمارے بزرگوں نے سنسار میں اس کا پرچار کر کے مہان اپکار کا کام کیا ہے بھارت ورش میں جتنے یوگ سمبندھی گرنتھ ملتے ہیں۔ ان میں سے بھگوان پتنجلی منی کے یوگ شاستر کو سب سے بڑھکر درجہ فضیلت حاصل ہے اور یہ بات پراچین آچاریوں نے بھی باتفاق تسلیم کی ہے کہ پاتنجل یوگ درشن ہمارے سنسارک اور آتمک ونتی کا ایک ماتر سادھن ہے یہ وہ امولیہ شاستر ہے کہ جس کی مدد سے ہم پرکرتی اور پرش کے بھید کو اس کے اصلی روپ میں دیکھ سکتے ہیں اور آتما اور پرماتما کے درشن کر کے ہمیشہ کے لئے سارے دکھوں سے چھوٹ سکتے ہیں۔ سچ مچ بھگوان پتنجلی منی کا یوگ شاستر ہم آریوں کے پاس وہ بے نظیر سادھن ہے کہ جو منش جاتی کی ساری شنکاؤں کو مٹا کر سارے دکھوں سے پار کر دیتا ہے۔ اور ہر ایک وستو کو اس کی اصلی شکل میں دکھلا دیتا ہے۔ یوگ ودیا کی شرن لینے سے سب دھرموں کے جھگڑے ہٹ جاتے ہیں اور سچائی ہاتھ میں رکھے ہوئے آملے کی طرح پرتکش ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یوگ کا اُدّیش ہی ہر ایک وستو کو اس کے اصلی سوروپ میں دکھلا دینا ہے جس سے

پرش سارے مایاوی بندھنوں کو توڑ کر کیولیہ ارتھات مکھش کو بآسانی پراپت کر لیتا ہے۔

پیارے مارتنڈ کے پریمی سجنو! آپ سجنوں کے کلیان کی جو زبردست کامنا میرے ہردے میں ہر وقت موجود رہتی ہے۔ اسی کی پریرنا سے یہ یوگ شاستر کا سرل اردو انواد میں نے آپ کی سیوا میں پیش کیا ہے۔ میرا نویدن اتنا ہی ہے کہ آپ اسے اپنائیں اور میری محنت کو سپھل کریں

آپ سجنوں کا شبھ چنتک :- پرمارتھی

۳- دھنیاد

اس یوگ شاستر کے ترجمہ کرنے میں میں نے مندرجہ ذیل مہانو بھاوں کے گرنتھوں سے مدد لی ہے۔ اس لئے ان سب کا ہاردک دھنیاد کرنا میرا فرض منصبی ہے (۱) بھوج ورتی۔ (۲) یوگ درپن لیکھک پوجنیہ نارائن سوامی جی مہاراج (۳) شری پنڈت راجہ رام جی کرت یوگ درشن (۴) سنرمیان کنول جی ایم۔ اے کرت یوگ دیپن (۵) کلیان کا یوگ انک۔ (۶) شریمد بھگوت گیتا (۷) دس اپنشد (۸) سوریہ چکیہ دیدھ مصنفہ شوچندر جی بھرتیہ (۹) یوگ درشنم مول گیتا پریس، وغیرہ وغیرہ

میرا ارادہ تھا۔ کہ اس یوگ درشن بھاشیہ کے شروع میں ایک طویل دیباچہ میں میں اپنے انوبھو سہت یوگ درشن کا سار بطور عملی یوگ کے پیش کروں۔ لیکن وقت کی قلت اور کمبھ سے واپسی پر شریر کے اسوستھ ہو جانے کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکا۔ اب بہت سے سجنوں کی طرف سے شکایتی خطوط آنے شروع ہو گئے ہیں۔ اس لئے جلدی چھپوا دینا ہی مناسب سمجھا۔ اگر مارتنڈ کے پریمیوں نے اچھا ظاہر کی۔ تو میں اسی سال ہی اس یوگ درشن کا دوسرا حصہ نکال کر اپنے اس ارادے کی تکمیل کر دوں گا۔

پرمارتھی

اوم

یوگ درشن

سمادھی پاد

پہلا سوتر - یوگ شکشا کا آغاز

اتھ یوگ انوشاسنم

अथ योगानुशासनम्।

ترجمہ (اتھ) اب (یوگ - انوشاسنم) یوگ کی شکشا دینے والے گرنتھ کو شروع کرتے ہیں۔

تشریح اس سوتر میں اتھ شبد منگلا چرن کے طور پر استعمال ہوا ہے۔ یوگ جو یکت کرے ارتھات ملا دے۔ اُسے یوگ کہتے ہیں۔ اس لئے آتما کا پرماتما کے ساتھ اننیہ بھاو سے ملاپ ہی یوگ شبد کا ارتھ ہے۔ انوشاسنم۔ دھرم یا کلیان کاری اپدیش کو شاسن کہتے ہیں۔ اور جس میں یہ اپدیش ہو۔ اس کا نام شاستر ہے۔ انوشاسن اس اپدیش کا نام ہے۔ جو اپدیش کرنے سے پہلے بھی موجود ہو۔ اس سوتر میں شاسن کی جگہ انوشاسن رکھنے سے بھگوان پتنجلی منی نے یہی بتلایا ہے۔ کہ مجھ

سے پہلے بھی یوگ کا اُپدیش ہو چکا ہے۔ مطلب یہ کہ یوگ کی شکشا انادی کال سے
چلی آتی ہے۔ سب سے پہلے اس کا اُپدیش ویدوں میں ہے اور پھر اُپنشدوں میں۔
اس طرح شِشیہ پرم پرا سے یہ اُپدیش بھگوان پتنجلی تک پہنچا۔ جنہوں نے اس کو
سُوتروں میں رچ کر سنسار کے کلیان کے لئے اس کا پرچار کیا ارتھات بھگوان پتنجلی
کہتے ہیں۔ کہ اب ہم اُسی انادی کال سے پرچلت یوگ شاستر کو شروع کرتے ہیں
شاستر کار گرنتھ کے شروع میں ہی اکثر ان باتوں کو بتلا دیا کرتے ہیں (۱) اس شاستر کا مضمون
کیا ہے (۲) اس کا پریوجن (مقصد) کیا ہے؟ (۳) ان دونوں کا شاستر سے کیا
کیا سمبندھ ہے؟ اور (۴) اس شاستر کا ادھکاری کون ہے؟ ان چاروں کا نام انوبندھ
چتشٹے ہے۔ سو اس سُوتر سے بھگوان پتنجلی نے بھی یہ چاروں باتیں بتلائی ہیں
(۱) اس شاستر کا مضمون **یوگ** ہے (۲) یوگ کا اُپدیش کرنا (گیان کرانا) اس کا پریوجن
(مقصد) ہے۔ (۳) یہ یوگ آتما اور پرماتما کی پراپتی کا سادھن ہے۔ جو شُرتی
سمرتی اور اتہاس میں سب جگہ پرسدھ ہے۔ یوگ سادھن ہے اور مُکتی سادھیہ
(سادھن سے ملنے والی وستو) ہے۔ اس لئے یوگ اور مُکتی کا سادھیہ سادھن
بھاو سمبندھ ہے (۴) یوگ ودیا کا جگیاسو اس کا ادھکاری ہے۔ صاف طور سے
یوں سمجھنا چاہیئے۔ کہ آتما اور پرماتما کے جاننے کے خواہشمند کو جگیاسو کہتے ہیں۔
جو جگیاسو ہے۔ وہی اس شاستر کا اُپدیش لینے کا ادھکاری ہے۔ یوگ ارتھات
آتما اور پرماتما کے ملاپ کا گیان اس شاستر کا وِشے (مضمون) ہے۔ یوگ شکشا
میں ادھکاری کے چت کا جو رجحان ہے۔ وہ سمبندھ ہے۔ اور موکش پھل ہے

دوسرا سُوتر ——— یوگ کی تعریف

یوگش چت ورتی نرودھا

योगश्चित्तवृत्तिनिरोधः।

پد چھید مع ارتھ (یوگا) یوگ ۔ (چت ورتی نرودھ) چت کی ورتیوں کا روکنا ہے

ترجمہ ۔ چت کی ورتیوں کے روکنے کو یوگ کہتے ہیں ۔ (۲)

سوال ۔ چت ورتی کسے کہتے ہیں ؟

جواب ۔ یہ بہت طرح کا سنسار جو ہم دیکھ رہے ہیں باہر ہے اس کے دیکھنے والا آتما اندر ہے باہر کی چیزوں کا عکس جب ہماری آنکھ کی پتلی پر پڑتا ہے ۔ تو وہ سوکشم ناڑیوں کے ذریعہ دماغ تک پہنچتا ہے اور دماغ سے چت میں پہنچتا ہے ۔ چت اور آتما (روح) کی جگہ ایک ہی ہے ۔ اس لئے جو درشیہ کہ باہر تھا ۔ اس طرح سے آتما تک پہنچ جاتا ہے ۔ اور آتما اس کو دیکھ لیتا ہے ۔ آتما درشٹا (دیکھنے والا) ہے اور یہ سنسار) درشیہ (دکھائی دینے والا) اس طرح جب باہر کا درشیہ چت پر پہنچتا ہے ۔ تو چت اپنی پہلی شکل سے کچھ نئی شکل کا بن جاتا ہے ۔ اسی شکل کا نام ورتی ہے آتما اس ورتی کو جانتا ہے ۔ دیکھتا ہے یا انوبھو کرتا ہے ۔ اس لئے آتما کو بودھا یا درشٹا کہتے ہیں اور انوبھو یا دیکھنے کے عمل کو بودھ یا درشٹی کہتے ہیں ۔

سنسار میں ہم بیشمار چیزیں دیکھتے ہیں جن کا عکس چت پر پڑتا ہے اس لئے ورتیاں بھی بے شمار ہیں اور دیکھنے سننے ۔ سونگھنے ۔ چکھنے اور چھونے (ان پانچوں ابھیاسوں) کی وجہ سے ان ورتیوں میں کئی طرح کے تغیر و تبدل ہوتے رہتے ہیں ۔ جن کی کوئی حد نہیں ۔ چت ہمیشہ انہیں ورتیوں میں بدلتے رہنے سے ہر لحظہ ڈانواں ڈول رہتا ہے ۔ اور چت کے ڈانواں ڈول رہنے سے اس کا ساکشی (درشٹا آتما بھی (جو سوبھاو سے اڈول ہے) ڈانواں ڈول رہتا ہے اور ورتیوں کے تغیر و تبدل کے مطابق سکھ دکھ کو محسوس کرتا ہے ۔ یہی آتما کی بندھ اوستھا ہے ۔ ارتھات چت کا ورتیوں میں بدلتے رہنا ہی آتما کا بندھن ہے ۔ یہ بندھن تبھی ٹوٹ سکتا ہے ۔ جب کہ چت کی ساری ورتیاں رک جائیں اور وہ ایکاگر ہو جائے ۔ اسی اوستھا کا نام یوگ ہے ۔

(۱) ڈانواں ڈول (۲) [illegible] (۳) [illegible] (۴) [illegible]
[illegible]

چت کی پانچ اوستھائیں

چت کی پانچ حالتیں ہیں۔ (۱) کھشپت (۲) موڑھ (۳) وکھشپت (۴) ایکاگر اور (۵) نرودھ۔ اب ان پانچوں کی تفصیل سنئے۔

ہمارے ناظرین ستو۔ رجس اور تمس۔ ان تین گنوں کے نام تو جانتے ہی ہونگے۔ یہ ساری سرشٹی انہیں تینوں گنوں سے بنی ہوئی ہے اور چت بھی انہیں تینوں گنوں کا ہی نتیجہ ہے۔ چت میں جو گیان ہے۔ وہ ستوگنی ہے۔ جو پرورتی (رغبت) ہے۔ وہ رجوگنی ہے۔ اور جو سستی یا آلس کا سوبھاؤ ہے۔ وہ تموگنی ہے۔ ورتی بھید سے یہ تینوں گن چت میں بڑھتے گھٹتے رہتے ہیں اور جس وقت جس گن کی زیادتی ہوتی ہے۔ اس وقت چت میں اسی کا سوبھاؤ پرگٹ ہوتا ہے۔ مگر چونکہ چت کی بناوٹ میں ستوگن پردھان ہے۔ اس لئے پرکاش (گیان) اس حالت میں بھی ساتھ رہتا ہے۔ جب کہ رج اور تم کی کثرت ہوتی ہے۔ اور اس لئے چت کو چت ستو کہتے ہیں۔ جب چت ستو کے ساتھ رج اور تم کام کرتے ہیں۔ تب ورشٹا (آتما) وشیوں کو چاہتا ہے۔ کیونکہ ستو کے ہونے سے وہ تتو (حقیقت) کا پتہ لگانا چاہتا ہے۔ مگر تموگن (اگیان) اس تتو (اصلیت) کو چھپائے رکھتا ہے۔ تتو کا پتہ نہیں لگنے دیتا۔ تتو کا پتہ نہ لگنے سے رجوگن چت کو ٹکنے نہیں دیتا۔ ارتھات ایکاگر نہیں ہونے دیتا۔ اور چت کو دوسری طرف پھینک دیتا ہے۔ اس لئے وستو کی اصلیت (تتو) کا پتہ نہ لگ کر چت کو صرف وشیوں کی کامنا ہی بنی رہتی ہے۔ چت کی اس حالت کا نام کھشپت (ڈانواں ڈول) اوستھا ہے۔ یہ اوستھا عام سنساریوں کی ہوتی ہے۔

(۲) پھر جب رجوگن کو دبا کر صرف تموگن (اگیان) ہی چت پر چھا جاتا ہے۔ تب وہ ادھرم اگیان۔ اویدیا اور بنیچتا (پاپ) کی طرف جھکتا ہے۔ یہی چت کی موڑھ اوستھا ہے۔

یہ اوستھا پاپی اور اگیانی پُرشوں کی ہوتی ہے۔

(۳) اب جس حالت میں تموگن کا پردہ بالکل ہٹ جاتا ہے۔ اور رجوگن بھی کچھ کم ہو جاتا ہے۔ تب ستوگن کے پرکاش سے چت صاف کئے ہوئے آئینے کی طرح گیان کے پرکاش سے کچھ کچھ چمکنے لگتا ہے۔ اور دھرم۔ گیان۔ ویراگیہ (بیرونی وشیوں میں موہ کے تیاگ) اور آنند کی طرف جھکتا ہے۔ اس حالت میں رجوگن کے کچھ کم ہو جانے سے چت کبھی کبھی تو ستھر (شانت یا ایکاگر) ہو جاتا ہے۔ مگر زیادہ تر وہ استھر (اشانت) ہی رہتا ہے۔ چت کی اس اوستھا کو وکھشپت اوستھا کہتے ہیں۔ یہ اوستھا جگیاسو پرشوں کی ہوتی ہے۔

(۴) اور جس اوستھا میں رجوگن بالکل نہیں رہتا۔ اس اوستھا میں چت ایکاگر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جس طرح ہوا چراغ کو چنچل رکھتی ہے۔ اسی طرح رجوگن بھی چت کو چنچل رکھتا ہے اور جیسے ہوا کے نہ رہنے سے چراغ نشچل ہو جاتا ہے۔ ڈانواں ڈول نہیں ہوتا۔ ویسے ہی رجوگن سے خالی ہو جانے سے چت بھی نشچل (اڈول) ہو جاتا ہے۔ چت کے نشچل ارتھات اڈول ہو جانے سے اس کا ساکھشی آتما بھی نشچل (شانت) ہو جاتا ہے۔ اس میں ستوگن کی زیادتی ہوتی ہے۔ اس لئے گیان کی مدد سے اس اوستھا میں پرش کو تتو (اصلیت) کا پتہ لگتا ہے۔ آتم گیان ہوتا ہے۔ آتم گیان ہونے سے کلیش کٹتے ہیں۔ سنسار کے بندھن ڈھیلے ہوتے ہیں اور نرودھ (سمادھی) اوستھا ہونے میں مدد ملتی ہے۔ یہ اوستھا یوگ کی ہے۔ اور اسے ہی سمپرگیات یوگ کہتے ہیں۔

چت کی پہلی تین اوستھائیں سنسار میں باندھنے والی ہونے سے دکھدائی ہیں۔ اس لئے اپنا کلیان چاہنے والا پرش ان تینوں اوستھاؤں سے اوپر اٹھ کر ارتھات تینوں درتیوں کو روک کر چوتھی ورتی سمپرگیات اوستھا میں پہنچتا ہے۔ یہاں اسے آتما اور جگت کا بھید معلوم ہوتا ہے۔ ارتھات آتما یہ جاننے لگتا ہے کہ بیرونی درشیہ یا چت

ہی میں نہیں ہوں - بلکہ ان سے بالکل الگ ان کا ساکھشی سروپ ہوں - اس گیان کا نام ہی **وویک کھیاتی** ہے

(۵) مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ وویک کھیاتی اوستھا بھی ستوگن پردھان ہونے سے گُنوں کی ایک اوستھا ہی ہے - چت جس طرح بیرونی وشیوں کو اپنے سروپ میں رکھ کر آتما کو دکھلاتا تھا - اسی طرح اس وویک کھیاتی کو بھی اس نے دکھلایا ہے - مگر آتما اب اپنے سروپ کو دیکھ چکا ہے - اور یہ بھی انوبھو کر چکا ہے کہ یہ ایکاگر ورتی بھی چت کی ایک اوستھا وشیش ہی ہے - اور میں تینوں گُنوں سے رہت (نرگن نراکار) ہوں - پس اپنی اس نرگن اوستھا کا گیان پراپت کر کے وہ اس ورتی کو بھی تیاگ دیتا ہے اور اس طرح چت کو بالکل ورتیوں سے رہت (خالی) کر دیتا ہے - چت کی اس اوستھا کو ہی **نرودھ اوستھا** کہتے ہیں اور اسی کا نام **سمپرگیات سمادھی** ہے - یہی حقیقی یوگ (آتما و پرماتما کا ملاپ) ہے - اور اسی کا لکشن بھگوان پتنجلی نے اس دوسرے سُوتر میں بتلایا ہے -

خلاصہ :- جس اوستھا میں چت باہیہ سنساری وشیوں میں دوڑتا ہے اسے چت کی **کھشپت اوستھا** کہتے ہیں (۲) اور جس اوستھا میں چت کرتویہ اکرتویہ کو بھول کر موڑھ ہو جاتا ہے - اور اپنے بھلے برے کا وچار نہیں کر سکتا - وہ چت کی **موڑھ اوستھا** ہے (۳) جس اوستھا میں چت بیاکل اور بے چین رہتا ہے - کہیں شانتی کو نہیں پاتا - اس اوستھا کو **وکھشپت** کہتے ہیں (۴) اور جس اوستھا میں چت کی ورتیاں باہیہ وشیوں سے ہٹ کر ایکاگر ہو جاتی ہے - اسے **ایکاگر اوستھا** کہتے ہیں (۵) اور جس اوستھا میں چت کی ورتیاں بے حس و حرکت ہو جاتی ہیں اور تھا ستمبھ رک جاتی ہیں - اس کو چت کی **نرودھ اوستھا** کہتے ہیں - ان میں سے پہلی اوستھا میں رجوگن اور تموگن پردھان ہوتے ہیں - دوسری اوستھا میں تموگن پردھان ہوتا ہے - تیسری اوستھا میں رجوگن کی کثرت ہوتی ہے - چوتھی اوستھا میں ستوگن کی زیادتی ہو کر رجوگن اور تموگن دب جاتے ہیں اور پانچویں اوستھا میں چت تینوں گن سے رہت ہو

کر رک جاتا ہے - اور آتما اپنے سوروپ میں استھت ہو جاتا ہے

پہلی تین اوستھاؤں میں یوگ نہیں ہو سکتا - چوتھی ایکاگر اوستھا میں یوگ ہوتا ہے - جسے سمپر گیات یوگ کہتے ہیں اور جس کا بیان آگے کریں گے - پانچویں ارتھات نرودھ اوستھا کو اسمپر گیات یوگ کہتے ہیں - اس کا بیان بھی آگے آئے گا -

اس پانچویں ارتھات نرودھ اوستھا میں آتما کا سوروپ کیسا ہوتا ہے یہ تیسرے سوتر میں بتلاتے ہیں -

تیسرا سوتر - چت کے نرودھ کا پھل

तदा द्रष्टुः स्वरूपेऽवस्थानम् تدا درشٹو سوروپے اوستھانم

پدچھید وارتھ (تدا) تب (درشٹو) درشٹا (آتما) کی (سوروپے) اپنے روپ میں - اپنے آپ میں (اوستھانم) استھتی ہو جاتی ہے (۳)

ترجمہ - تب درشٹا (آتما) کی اپنے سوروپ (اپنے آپ) میں استھتی ہو جاتی ہے ارتھات وہ اپنے آپ کو تینوں گنوں سے رہت جان کر اپنے نرگن سوروپ میں قائم ہو جاتا ہے (۳)

وِیاکھیا - گیان اور پرویتی (کرم یا پرشارتھ) درشٹا آتما کے سوبھاوک گن ہیں - اس کے یہ گن باہر (جگت) میں بھی کام کرتے ہیں - اور اندر بھی - جب جیو باہر کام کرتا ہے ارتھات جب اس کی ورتی باہر کی طرف ہوتی ہے - تو اس کو جیو کی باہیہ ورتی کہتے ہیں اور جب باہر کی طرف سے سب ورتیوں کو ہٹا کر اپنے اندر دیکھتا ہے - تب اس کی انتر ورتی ہوتی ہے - ان دو ورتیوں میں سے ایک نہ ایک ورتی ہمیشہ جاری رہتی ہے - اگر باہیہ مکھی ورتی (باہر کا رجحان) بند ہو جاتی ہے - تو انتر مکھی ورتی اپنے آپ کام کرنے لگتی ہے اور جب انتر مکھی ورتی بند ہوتی ہے - تب باہیہ مکھی ورتی خود بخود اپنا کام جاری کر دیتی ہے - جب ورتی باہیہ مکھی ہوتی ہے ارتھات جیو کا رجحان جب بیرونی جگت کی طرف ہوتا ہے تب وہ گیان اندریوں اور کرم اندریوں سے کام لیا جاتا ہے اور سنسار کے سکھ دکھ کو محسوس کرتا ہے اور جب

انتر مکھی ورتی ہوتی ہے تب آتما انو بھو میں ستھت ہو جاتا ہے ارتھات اپنے سوروپ میں قائم ہو جاتا ہے یہ بات ہم ایک مثال سے سمجھاتے ہیں

جس وقت کوئی آدمی ناٹک یا تماشا دیکھتا ہوا اس میں اتنا محو ہو جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو بھول جاتا ہے۔ اس وقت اس کی ورتی باہیہ ارتھات ناٹک دیکھنے میں لگی ہوتی ہے۔ اس حالت میں اگر کوئی اس کی جیب سے کچھ نکال لے۔ تو بھی اسے پتہ نہیں لگتا۔ کیونکہ اس وقت وہ اپنے آپ میں نہیں ہے۔ بلکہ کھیل کے درشیہ (منظر) میں ہے۔ جس کو وہ دیکھ رہا ہے۔ مگر جب کھیل ختم ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو سنبھالتا ہے تب اس کی ورتی ناٹک کے مناظر کو چھوڑ کر اپنے آپ میں آتی ہے۔ یہ اس کی انتر ورتی ارتھات اپنے آپ میں ستھت ہونے کی ورتی ہے۔ اس حالت میں وہ باہیہ ناٹک کے درشیہ میں نہیں۔ بلکہ اپنے سوروپ میں ستھت ہوتا ہے اب اگر کوئی اس کی جیب میں ہاتھ ڈالے گا۔ تو وہ جھٹ ہاتھ پکڑ لیگا۔

یہ بیرونی جگت (سنسار) بھی ایک ناٹک شالا یا کھیل گاہ ہے۔ جس میں بیٹھ کر جیو آتما اس کے مناظر کو دیکھ رہا ہے۔ اور اس میں اتنا مگن ہے۔ گویا وہ اپنے آپ کو بھولا ہوا ہے اور سنسار کے بھلے برے مناظر کو دیکھ کر اس کے مطابق اپنے آپ کو سکھی یا دکھی مان رہا ہے مگر جب چت ورتی کا نرودھ ہو کر (چت کی باہیہ ورتی رک کر) یہ کھیل اس کے سامنے سے ہٹ جاتا ہے۔ تب وہ اپنے سوروپ میں قائم ہو کر پرم شانتی کو پراپت کرتا ہے یہی اس سوتر کا مطلب اور یوگ درشن کا اُودیشیہ ہے۔

سوال۔ جب درشٹا (آتما) اپنے سوروپ میں ستھت نہیں ہوتا۔ تو اس کا سوروپ کیسا ہوتا ہے۔ یہ اگلے سوتر میں بتلاتے ہیں۔

چوتھا سوتر ــــــ باہیہ ورتی میں چت کا سوروپ

ورتی سارُوپیم اِتر تر (۴)

वृत्ति सारूप्यमितरत्र।

پڑچھید وادتھ۔ (باقی ترجمہ) دوسری اوستھاؤں میں درشٹا آتما کا (ورتی
سارُوپیم۔ ورتیوں کے سمان رُوپ ہوتا ہے ۔

ترجمہ (سوروپ ستھتی یا نرودھ اوستھا کو چھوڑ کر دوسری اوستھاؤں میں درشٹا
آتما کا سوروپ ورتیوں کے مطابق ہی ہوتا ہے۔ (۴)

ویاکھیا۔ مطلب یہ کہ جب آتما اپنے سوروپ میں ستھت نہیں ہوتا۔ ارتھات
اس کی انتر ورتی نہیں ہوتی۔ باہیہ ورتی ہوتی ہے۔ تو بیرونی ورتیوں کے مطابق ہی اس
کا سوروپ ہوتا ہے ارتھات باہر کے بھلے برے مناظروں سے متاثر ہو کر وہ اپنے
آپ کو بھی بھلا برا یا سکھی دکھی ہی سمجھنے لگتا ہے۔ بیرونی جگت میں ست۔ رج اور
تم تینوں گن کام کر رہے ہیں۔ ان تینوں گنوں کے کارن ورتیاں بھی شانت۔ گھور اور
مُوڑھ تین طرح کی ہوتی ہیں۔ درشٹا آتما بھی باہیہ ورتی ہونے سے اپنے کو ان گنوں
کے مطابق شانت۔ گھور اور مُوڑھ روپ انوبھو کرتا ہے ارتھات اپنے سچدانند سوروپ
کو بھول کر اپنے آپ کو سکھی دکھی یا مُوڑھ سمجھنے لگتا ہے۔ اس طرح جب تک وہ
باہیہ ورتیوں سے مُکھ موڑ کر اپنے سوروپ میں ستھت نہیں ہوتا ارتھات چت کو
ایکاگر کر کے ورتیوں کا نرودھ نہیں کرتا۔ تب تک چت کے ڈانواں ڈول رہنے سے
وہ سکھ دکھ یا موڑھتا روپی سنسار بندھن سے نہیں چھوٹتا۔ پس سوروپ ستھتی یا آتم
سکھ کی پراپتی کے لئے چت کی ایکاگرتا اور ورتیوں کے نرودھ (روکنے) کی اشد ضرورت
ہے۔ یہی یوگ شاستر کی پہلی شکشا ہے۔

چت کی ایکاگرتا میں ہی سکھ ہے

سنسارک سکھ کی تہ میں گھسنے سے پتہ لگتا ہے۔ کہ دُنیا میں جسے سکھ کہتے ہیں
وہ نہ تو اچھے اچھے لذیذ کھانوں میں ہے اور نہ اچھی قیمتی پوشاک پہننے میں اور

نہ سنسار کے دیگر وشیوں میں - سُکھ اصل میں چت کی ایکاگرتا میں ہے - بھوجن وغیرہ
جس وستو کے ساتھ بھی چت لگ جاتا ہے - وہی وستو سکھدائی پرتیت ہونے لگتا ہے
اور جس وستو کے ساتھ چت نہیں لگتا - وہ رنگ کا پھیکا یا فضول سا (دکھدائی) پرتیت
ہونے لگتا ہے - ایک آدمی اپنے من کے مطابق لذیذ کھانا کھاتے ہوئے اس کا مزہ
لے رہا ہے - مگر اچانک بیٹے کی موت کی خبر سننے اور چت کے بھوجن سے ہٹ کر
بیٹے کی یاد کی طرف چلے جانے سے اب وہ بھوجن سکھدائی نہیں رہا - اب اس کا ایک
ایک لقمہ گلے میں اٹکتا ہے - وجہ صاف ہے - کہ اب چت بھوجن کے ساتھ نہیں رہا
اس لئے یوگ شاستر نے یہ شکشا دی ہے - کہ چت کو ایکاگر کر کے اسے اس طرح کام
میں لانا چاہیئے - کہ جس سے ورتیوں کے نرودھ کی طرف لگ سکے -

سوال ہوتا ہے - کہ جب چت کی ایکاگرتا سے ہی سکھ کی پراپتی ہو جاتی ہے تب
ورتیوں کے نرودھ کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا جواب یہ ہے - کہ جب تک چت ایکاگر
رہتا ہے - تب تک سمپرگیات سمادھی ہوتی ہے - جو کہ حقیقی یوگ کا آخری منزل مقصود
نہیں ہے - آخری منزل تو سوروپ ستھتی یا اسمپرگیات سمادھی ہی ہے جو کہ ورتیوں کے
نرودھ سے پراپت ہوتی ہے - چت کی ایکاگرتا اس میں مددگار ہے - سمپرگیات یوگ
یا چت کی ایکاگرتا میں بھی آتما کی باہیہ مُکھی ورتی ہی ہوتی ہے - مگر ہمارا مقصد تو انتر مکھی
ورتی کو بیدار کر کے سوروپ ستھتی کو پراپت کرنا ہے - جس سے ہمیشہ کے لئے سنساری
کلیشوں سے چھٹکارا ہو جائے - اس لئے چت کو ایکاگر کر کے بیرونی ورتیوں کے
روکنے کی ضرورت ہے - کیونکہ باہیہ مکھی ورتیوں کے رکنے سے انتر مکھی ورتی خود
بخود بیدار ہو کر اپنا کام کرنے لگتی ہے -

یہاں تک یوگ کیا ہے؟ یوگ کی اوستھا میں آتما کی ستھتی کیسی ہوتی ہے؟ اور
ویوتھان اوستھا (یوگ کے ماسوائے دیگر حالتیں) میں آتما کی ستھتی کیسی ہوتی ہے؟

یہ بتلایا ہے ۔ اب ان ورتیوں کے روکنے کا نام یوگ ہے ۔ ان ورتیوں کا بیان سوتر پانچ سے گیارہ تک کریں گے ۔

پانچواں سوتر ——— ورتیوں کے روپ

ورتیاہ پنچ تیا کلشٹا اکلشٹا
वृत्तयः पञ्चतय्यः क्लिष्टाक्लिष्टाः ।

پدچھید اور ارتھ ۔ (ورتیاہ) ورتیاں (پنچ تیا) پانچ طرح کی ہیں ۔ (کلشٹا اکلشٹا) کلشٹ اور اکلشٹ ۔ (۵)

ترجمہ ۔ ورتیاں پانچ طرح کی ہیں ۔ جو کہ کلشٹ (کلیشوں کے بڑھانے والی) اور اکلشٹ (کلیشوں کے مٹانے والی) ہونے سے دو طرح کی ہیں ۔ مطلب یہ کہ بھلی اور بُری دونو طرح کی ورتیاں پانچ ہی طرح کی ہیں (۵)

ویاکھیا ۔ سنسار میں بیشمار چیزیں ہیں ۔ اور ان کی وجہ سے چت میں بھی بیشمار ورتیاں پیدا ہوا کرتی ہیں ۔ ان ساری ورتیوں کا الگ الگ کوئی شمار نہیں کر سکتا ۔ مگر بھگوان پتنجلی نے ان سب کو پانچ قسموں میں بانٹ دیا ہے ۔ جن کے نام اگلے سوتر میں کہیں گے ۔ یہ ورتیاں جب راگ دویش وغیرہ کلیشوں کو پیدا کرتی ہیں ۔ تب وہ کلشٹ یا دکھدائینی کہلاتی ہیں ۔ جب انسان کسی چیز کو جان کر اس میں سکھ مانتا ہے ۔ تو اس میں اس کا راگ ارتھات موہ ہو جاتا ہے ۔ اور جب کسی چیز سے دکھ اٹھاتا ہے تو دویش ہوتا ہے ۔ مطلب یہ کہ سنسار میں ہمیں کسی چیز سے راگ ہوتا ہے اور کسی چیز سے دویش ہمیں جس چیز سے ہمیں راگ ہوتا ہے ۔ اسے تو ہم پراپت کرنا چاہتے ہیں ۔ اور جس سے دویش ہوتا ہے ۔ اسے ہٹانا چاہتے ہیں ۔ ان دونو باتوں کے لئے ہمیں بھلے بُرے کرم کرنے پڑتے ہیں ۔ جن کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوتا ۔ اس طرح کلشٹ ورتیاں سدا بندھن میں رکھتی ہیں ۔ مگر اکلشٹ ورتیاں وہ ہیں جو کہ کلیشوں کا ناش کر کے بندھن سے

چھڑاتی ہیں۔ جب انسان سنساری کلیشوں سے بہت تنگ آ کر ویراگیہ اور ابھیاس کی طرف لگتا ہے۔ تب یہ شبھ ورتیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اگرچہ کلشٹ (باندھنے والی دکھدائی) ورتیوں کے سنسکار بڑے گہرے جمے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو بھی سوادھیائے۔ وچار اور گورو کے اپدیش سے ویراگیہ اور ابھیاس درڑھ ہو کر ان اکلشٹ (بندھن کو کاٹنے والی) ورتیوں کو پیدا کر دیتے ہیں۔ تب ان کے سنسکار بھی چت پر جمنے لگتے ہیں۔ ورتیوں کا یہ سوبھاو ہی ہے کہ اپنے مطابق سنسکاروں کو پیدا کرتی ہیں۔ چنانچہ کلشٹ ورتیاں کلشٹ (برے) سنسکاروں کو پیدا کرتی ہیں اور اکلشٹ (اچھی) ورتیاں اچھے سنسکاروں کو۔ پھر ان سنسکاروں سے ویسی ہی ورتیاں آگے پیدا ہوتی ہیں۔ برے سنسکار بری ورتیاں پیدا کرتے ہیں اور اچھے سنسکار اچھی۔ اس لئے ان دونوں میں جنگ (دیوآسُر سنگرام) شروع ہوتا ہے۔ شبھ ورتیاں دیوتا ہیں اور اشبھ ورتیاں اسُر۔ دونوں کے سنسکار چت میں موجود ہوتے ہیں۔ ہر ایک ورتی دوسرے کو دبا کر اپنا ادھیکار جمانا چاہتی ہے۔ اگر یہاں پہنچ کر پرش ویراگیہ کو درڑھ کر کے سوادھیائے۔ وچار اور گورو کے اپدیش کو دھارن کرتا ہے تو اکلشٹ (شبھ ورتیاں) جیت جاتی ہیں اور اشبھ ورتیوں کو اکھاڑ کر اپنا راجیہ قائم کر لیتی ہیں۔ جس سے آگے جا کر چت کی شدھی ہو کر موکش کی پراپتی ہو جاتی ہے۔ اشبھ (بری) ورتیاں سنسار میں باندھتی ہیں اور شبھ (اچھی) ورتیاں بندھن سے چھڑا کر موکش دلاتی ہیں۔ یہ بات ذہن نشین کرانے کیلئے ہی سوترکار نے ورتیوں کے کلشٹ اور اکلشٹ دو بھید بتلائے ہیں۔

خلاصہ - جو ورتی اودھیا تمک۔ آدھی بھوتک۔ اور آدھی دیوک تین طرح کے دکھوں کے کارن سنچت۔ کریہ [1]مان اور [2]پراربدھ [3]وغیرہ کرم پھلوں کو پیدا کرتی ہے اس کا نام کلشٹ ہے اور جس ورتی میں سنساری وشیوں سے ویراگ پیدا ہو کر آتم گیان پیدا ہوتا ہے اس کا نام اکلشٹ ہے اور بھی خلاصہ کر کے یوں کر سکتے ہیں کہ سنسار میں باندھنے والی دکھدائی ورتیاں کلشٹ اور سنسار بندھن سے چھڑانے والی موکش روپی سکھ دینے والی ورتیاں اکلشٹ کہلاتی ہیں

کلشٹ ورتیاں بڑھ کر پرش کو کام کرودھ اور لوبھ وغیرہ میں پھنسا کر صد درجہ دکھ دیتی ہیں اور اکلشٹ ورتیاں بڑھ کر ویراگیہ اور ابھیاس کی مدد سے سنساری بندھنوں کو کاٹتی اور موکش روپی پرم سکھ کے دینے والی ہوتی ہیں۔

چھٹا سوتر ——— پانچ ورتیاں

प्रमाणविपर्ययविकल्पनिद्रास्मृतयः।

(١) پرمان (٢) وپریہ (٣) وکلپ (٤) ندرا اور (٥) سمرتی۔ یہ پانچوں ورتیوں کے نام ہیں۔ آگے بتدریج ان کے لکشن بتلائیں گے۔

ساتواں سوتر۔ پرمان ورتی کے لکشن

प्रत्यक्षानुमानागमाः प्रमाणानि।

سوتر۔ پرتیکھش انومان آگما پرمانانی (٧)

پد چھید و ترجمہ (پرتیکھش) پرتیکھش (انومان) انومان اور (آگم) آگم۔ یہ پرمان ہیں

ارتھ۔ پرتیکھش۔ انومان اور آگم تین طرح کی پرمان ورتی ہوتی ہے (٧)

دیاکھیا۔ جو کچھ ہم دیکھ کر سن کر۔ انومان سے یا شاستر پرمان سے جانتے ہیں اس جاننے کا نام بودھ ہے۔ یہ بودھ (گیان) اگر حقیقی ہو تو اُسے پرما کہتے ہیں۔ اور اگر جھوٹا ہو تو اپرما۔ اب جس ورتی سے پرما (حقیقی گیان) پیدا ہوتا ہے۔ اُسے پرمان کہتے ہیں۔ جس کی تین قسمیں ہیں۔ پرتیکھش۔ انومان اور آگم۔

پرتیکھش پرمان جب ہم آنکھ سے کسی بیرونی چیز کو دیکھتے ہیں۔ تو اس وقت جو ورتی چت میں پیدا ہوتی ہے۔ اس کا نام پرتیکھش پرمان ہے۔

جب آتما (درشٹا) اس ورتی کو دیکھتا ہے اور جانتا ہے۔ کہ میں یہ چیز دیکھ رہا ہوں

تو بھی اس پرمان کا پھل ہے - جیسے پرتکیھش بودھ یا پرتکیھش پرما کہتے ہیں - اس طرح کان سے سننے - زبان سے چکھنے - ناک سے سونگھنے - تُوچا سے سپرش کرنے (چھونے) اور من سے سکھ دکھ کو جاننے میں چت کی ورتی پرتکیھش پرمان ہے اور آتما کا اُسے جاننا پرتکیھش پرما ہے۔

انومان

کسی پرتکیھش چیز کے سہارے جب کسی دُوسری وستو کا پتہ لگایا جاتا ہے تو اُسے انومان کہتے ہیں۔ جیسے ہم دریا میں طغیانی اور گدلا پانی دیکھکر یہ جان لیتے ہیں۔ کہ اوپر کہیں بارش ہوئی ہے یا جیسے دھوئیں کو دیکھ کر ہم جان جاتے ہیں۔ کہ فلاں جگہ آگ جل رہی ہے۔ یہ بھی انومان پرمان ہے۔ یہاں انومان کرنے سے جو چت کی ورتی ہوتی ہے اسے انومان کہتے ہیں۔ اور اس سے جو آتما کو بودھ ہوتا ہے اُسے انومتی کہتے ہیں اور جس چیز کا انومان ہوتا ہے۔ وہ انومیئے کہلاتی ہے۔

آگم پرمان

وید آدی ستیہ شاستروں کو پڑھ سن کر گیانی مہاتما پُرش کی جو ورتی ہوتی ہے۔ اُسے ہی آگم پرمان کہتے ہیں - اس ورتی کا جو آتما کو بودھ ہوتا ہے۔ وہی اس کا پھل پرما ہے۔ شبد کو تو ہم کانوں سے سن لیتے ہیں۔ وہ آگم پرمان نہیں ہے۔ بلکہ پرتکیھش پرمان ہے۔

وید چونکہ اپورشیے (الہامی) ہیں۔ اس لئے وہ اور ان کے جاننے والے رشی مُنیوں نیز آچاریوں کے بچن ہی آگم پرمان ہو سکتے ہیں۔ معمولی آدمیوں کے بچن آگم پرمان نہیں ہو سکتے۔ صرف انوبھوی ست پرشوں کے بچن ہی پرمان ہو سکتے ہیں ست پرش اُسے کہتے ہیں۔ کہ جس کے جاننے اور کہنے میں کوئی دوش نہ ہو۔ بھرانتی یا غلط فہمی کے کارن مندرجہ ذیل ہیں۔

۱ - وشیے دوش - چیز اگر دور پڑی ہو۔ تو اس سے پہلے پُرش کو بھی بھرانتی ہو جاتی ہے۔ اس میں اس کا اپنا دوش تو کچھ نہیں۔ لیکن اگر وہ دوسروں کو بتا دیگا۔ تو ان

کو دھوکا ہی ہوگا - ایسے ہی چیز دُور تو نہیں - مگر وہ ایسی حالت میں رکھی ہے - کہ اس سے غلط فہمی ہو جاتی ہے یا درشٹا اور درشیہ کے بیچ میں کوئی ایسی چیز ہے - جس سے درشیہ اپنے اصلی سروپ میں دکھائی نہیں دیتا جیسا کہ ہنسانے والے آئینے (LAUGHING GLASS.) میں اپنا چہرہ ہی بہت بھدا معلوم ہوتا ہے - ایسی حالت میں درشٹا خواہ کتنا ہی بھد پُرش کیوں نہ ہو - پرمان نہیں ہو سکتا - (۲) اندریہ دوش - اگر چیز میں کوئی دوش نہ ہو - مگر اندریوں میں دوش ہو تو بھی پرمان نہیں ہو سکتا - یرقان کے مریض کو سب چیزیں پیلی دکھائی دیتی ہیں - اور بعض دفعہ دوش رہت (صحیح سلامت) اندریاں ابھیاس نہ ہونے سے بھی اس چیز کے جاننے میں غلطی کر سکتی ہیں (۳) منو دوش - سب کچھ ٹھیک ہونے پر بھی وچار پورک چیز دیکھی ہوئی ہونی چاہیئے بے سمجھی سے دھوکہ ہو جاتا ہے - رسّی کو سانپ یا سیپ کو چاندی سمجھ لیا جاتا ہے یا بے سمجھی میں قیمتی چیز کے بدلے کوئی ادنےٰ چیز لی جاتی ہے - چیز کو ٹھیک ٹھیک جان کر بھی دو اور دوش ہیں - جن سے بچا ہوا پُرش ست پُرش کہلاتا ہے - ایک تو دھوکے میں ڈالنے کی رغبت ہے - پُرش جاننا تو ٹھیک ہے - مگر تو بھی اپنا مطلب نکالنے کے لئے دھوکہ دئے جاتا ہے - دوسرا دوش یہ ہے کہ لوگوں کی بھلائی کے لئے ہی جھوٹ بول دینا یا دوسروں کو خوش کرنے کے لئے اُن کے من کے مطابق جھوٹی بات کہہ دینا - جس پُرش میں یہ سبھی دوش نہ ہوں - وہی ست پُرش ہے - اور اسی کا بچن آگم پرمان ہے -

تعلق - اب آگے وپریہ ورتی کے لکشن کہیں گے -

آٹھواں سوتر ——— وپریہ ورتی

विपर्ययो मिथ्याज्ञानमतद्रूप प्रतिष्ठम।

سوتر - وپریو متھیا گیانم تدروپ پرتشٹھم (۸)

پدچھید معہ ترجمہ - (وپریہ) وپریہ ورتی - (متھیا گیانم) متھیا گیان ہے (اتد روپ - پرتشٹھم) جو کہ اس کے روپ میں پرتشٹھت نہیں ہے - ارتھات جو اس چیز کا اصلی روپ نہیں ہے ۔ (۵)

ارتھ - وپریہ متھیا گیان ہے - جو اس کے روپ میں پرتشٹھت (قائم) نہیں ہے - ویاکھیا - وستو کو اس کے اصل سوروپ میں جاننا یتھارتھ (حقیقی) گیان ہے مگر وستو تو کچھ اور ہے اور ہم اسے کچھ اور ہی مان رہے ہیں - اس کا نام متھیا گیان ہے - جیسے سیپ کو سیپ سمجھنا یتھارتھ گیان ہے - لیکن اگر ہم اسے بھرم سے چاندی سمجھ لیں تو یہ متھیا گیان ہے - ایسے ہی رسّی کو سانپ سمجھ لینا متھیا گیان ہے - ان میں سے پہلا ارتھات یتھارتھ گیان پرمان ہے اور دوسرا (متھیا گیان) وپریہ ہے یہ وپریہ ہی اودیا یا اگیان ہے - جو سب انرتھ کی جڑ ہے یہ اودیا ودیا (یتھارتھ گیان) سے نشٹ ہوتی ہے - سیپ میں چاندی یا رسی میں سانپ تبھی تک سمجھا جاتا ہے - جب تک کہ سچا گیان نہیں ہوتا ہے - جب بھرم کا ناش ہو کر ستیہ گیان ہو جاتا ہے - تب متھیا گیان (یہ چاندی ہے یا سانپ ہے) نشٹ ہو جاتا ہے - اسی طرح جسم اندریہ اور من کو جو کہ فانی ہیں - نتیہ آتما سمجھ لینا اودیا یا متھیا گیان ہے اور آتما کو سچدانند سوروپ جاننا یہ سچا گیان ہے، یہ بھی دھیان میں رکھنا چاہیئے - کہ جن سادھنوں سے متھیا گیان ہوتا ہے - انہیں سے یتھارتھ گیان بھی ہوتا ہے - جیسے آنکھ ہی سیپ کو چاندی دکھاتی ہے اور آنکھ ہی سیپ کو سیپ دکھلاتی ہے - جب دوشے میں - اندریہ میں یا چت میں خرابی ہوتی ہے - تب متھیا گیان پیدا ہوتا ہے - اور جب تینوں نردوش رہت ہوتے ہیں تب حقیقی گیان ہوتا ہے

سنئے (شبہ) یا بھرم بھی متھیا گیان ہی ہے - کیونکہ بھرم سے ہی پدارتھ اور کا اور معلوم ہوتا ہے

خلاصہ۔ پدارتھ کا جیسا روپ ہے۔ ویسا گیان نہ ہو کر اس کے خلاف جاننا ورپریہ ہے۔ اسی کو اودیا یا وپریت گیان کہتے ہیں۔ اس ورپریہ ورتی کی پانچ قسمیں ہیں۔ جن کا مفصل بیان آگے (سادھن پاد سوتر ۳ تا ۹ میں) کریں گے۔ اب وکلپ کا بیان کرتے ہیں

نواں سوتر ——— وکلپ ورتی

शब्दज्ञानानुपाती वस्तुशून्यो विकल्पः।

سوتر۔ شبد گیان انوپاتی وستو شونیو وکلپاہ (۹)

پدچھید و ترجمہ۔ (شبد گیان) شبد کے گیان (انوپاتی) کی پیروی کرنے والا۔ مگر (وستو شونیہ) دستو سے ہت (وکلپاہ) وکلپ ہے۔ (۹)

ارتھ۔ شبد گیان کی پیروی کرنے والا مگر وستو سے رہت گیان ہی وکلپ ہے ارتھات شبد اور گیان تو جس کو بتلاتے ہیں۔ مگر وستو حقیقت میں نہیں ہوتی۔ وہ وکلپ ہے دیا کھیا۔ جیسے آکاش کا پھول یا بندھیا کا پتر یا آدمی کے سینگ مان لینا وکلپ ہے کیونکہ ایسا کہنے سے کچھ گیان تو ہوتا ہے۔ مگر وہ گیان وستو شونیہ ہے۔ آکاش۔ پھول۔ بندھیا۔ پتر۔ آدمی اور سینگ یہ سب تو ٹھیک ہیں۔ مگر آکاش کا پھل یا بندھیا کا پتر یا آدمی کے سینگ نہیں ہوتے۔ ایسا جان کر بھی کسی کے کہتے یا سننے سے اس کو سچ مان لینا وکلپ ہے۔

پرمان میں وستو کا ستیہ گیان ہوتا ہے۔ وپریہ میں وپریت گیان ہوتا ہے اور وکلپ میں وستو اور گیان دونو ہی متھیا ہوتے ہیں۔ محض شبدوں کا آڈمبر ہی ہوتا ہے۔

دسواں سوتر ——— ندرا ورتی

अभावप्रत्ययालम्बना वृत्तिर्निद्रा।

سوتر - ابھاو پرتیہ آلمبنا ورتیر ندرا (۱۰)

پدچھید و ترجمہ - (ابھاو) ابھاؤ کے (پرتیہ) احساس کا (آلمبنا) آشرہ لینے والی (ورتی) ورتی کا نام (ندرا) ندرا یا نیند ہے (۱۰)

ارتھ - ابھاو کے احساس یا پرتیتی کا آشرہ لینے والی ورتی کا نام ندرا ہے دیا گیا - جب انسان گہری نیند سے سو کر اٹھتا ہے تو کہتا ہے کہ میں بڑے سکھ سے سویا - مجھے کچھ ہوش نہیں رہی - اب یہ جو ہوش نہ رہنے کا احساس ہے یہ بھی تو ایک گیان ہے - اور یہ گیان اب (بیداری) میں نہیں ہو رہا - کیونکہ اب تو ہم بیداری ارتھات ہوش میں ہیں - اور سب کچھ جان رہے ہیں - اس لئے یہ بیہوشی کا احساس پہلے نیند میں ہی ہو چکا ہے - اور اب اس کی یاد آ رہی ہے - اگر اس وقت احساس نہ ہوتا تو اب یاد بھی نہ آتا - اس لئے نیند میں گیان کا بالکل ابھاو نہیں ہوتا - بلکہ بیداری کی ورتیوں کا ابھاو ہوتا ہے - یہی ابھاو "مجھے کچھ ہوش نہیں رہی" - ان شبدوں میں بتلایا جاتا ہے - مگر اس ابھاو کا پتہ لگانے والی ورتی اس وقت بھی موجود رہتی ہے - یہی ندرا ورتی ہے -

نیند میں تموگن کا غلبہ ہونے سے جاگرت ورتیوں کا ابھاو ہوتا ہے - اگر تموگن کا غلبہ زیادہ نہ ہو - تو خواب آتے ہیں - یہ بھی ایک طرح کی نیم جاگرت اوستھا ہی ہے - لیکن جب سوپن اوستھا سے گزر کر گہری سوشپتی اوستھا (گہری نیند) آتی ہے - . . . . . اور تموگن کا غلبہ بہت بڑھ جاتا ہے - تب جاگرت اور سوپن دونوں اوستھاؤں کا ابھاو ہو جاتا ہے - مگر اس ابھاو کو جاننے والی ورتی موجود رہتی ہے جو کہ جاگنے پر یہ کہتی ہے کہ میں بڑے سکھ سے سویا یا مجھے کچھ خبر نہیں رہی - یہاں سوال ہوتا ہے کہ ورتیوں کا بیان کرتے ہوئے سوتر کار نے پرمان - وپریہ اور وکلپ کسی کے ساتھ ورتی شبد نہیں کہا - مگر نیند کے ساتھ خاص طور پر ورتی شبد لگایا - اس کا کیا کارن ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کئی لوگ نیند میں گیان کا ابھاو مانتے ہیں - اور اس لئے اس کو ورتی نہیں سمجھتے اس لئے سوتر کار نے

نیند کے ساتھ خاص طور پر ورتی شبد جوڑ کر یہ بتلایا ہے۔ کہ نیند بھی ایک ورتی ہی ہے

سوال - دیگر ورتیاں تو سمادھی کو روکتی ہیں۔ اس لئے ان کا نرودھ کرنا ٹھیک ہے۔ مگر نیند تو ایکاگرتا میں مددگار ہے۔ پھر سمادھی کے لئے اس کا نرودھ کیوں کرنا چاہیئے؟

جواب - پہلے کہا ہی گیا ہے۔ کہ نیند میں تموگن کا غلبہ ہوتا ہے جو کہ سبیج اور نربیج سمادھی میں روکاوٹ ہے۔ اس لئے اس کو بھی روکنا چاہیئے۔

خلاصہ مطلب یہ کہ نیند ورتی وہ ہے۔ جس میں جاگرت اور سوپن ورتیوں کا ابھاو ہوتا ہے۔ مگر یہ اوستھا گیان شونیہ نہیں ہے۔ انسان سوکر اٹھتا ہے اور انوبھو کرتا ہے کہ میں سکھ سے سویا۔ اگر نیند گیان شونیہ ورتی ہوتی۔ تو سکھ پوروک۔ سونے کا گیان نہیں ہو سکتا تھا۔ اب آگے سمرتی کے لکشن کہتے ہیں

گیارھواں سوتر ——— سمرتی ورتی

अनुभूतविषयासंप्रमोषः स्मृतिः ।

سوتر - انوبھوت وشیا - اسمپر موشاہ - سمرتی (۱۱)

پدچھید و ترجمہ - (انوبھوت) انوبھو کئے ہوئے (وشیا) وشیوں کا (اسمپرموشا) نہ چرایا جانا سمرتی ہے (۱۱)

ارتھ - انوبھو کئے ہوئے وشیوں کا نہ چرایا جانا یا نہ کھویا جانا سمرتی کہلاتا ہے۔

ویاکھیا - جب ہم کسی چیز کا انوبھو (احساس) کرتے ہیں تو ہمارے چت پر اس کے سنسکار (اثرات) پڑتے ہیں۔ جو کہ پھر اس چیز کی یاد دلاتے ہیں۔ اس کا نام سمرتی ہے۔ جیسا انوبھو ہو اس کے مطابق ہی سنسکار پڑتے ہیں اور پھر ان سنسکاروں کے مطابق ہی سمرتی بھی ہوتی ہے یہ سمرتی یا تو انوبھو کے برابر ہوتی ہے یا اس سے کچھ کم

جو سمرتی بیداری کی حالت میں ہوتی ہے۔ اس میں سمرن کیا ہوا وشے دکھائی نہیں دیتا۔ مگر خواب میں سمرن کیا ہوا وشے بھی دکھائی دیتا ہے۔ اس لئے خواب کو بھی سمرتی ہی جاننا چاہئے

چونکہ پرمان۔ وپریہ۔ وکلپ۔ نِدرا اور سمرتی ان پانچوں کے انوبھو سے ہی سمرتی ہوتی ہے۔ اس لئے اس کو سب سے پیچھے رکھا ہے۔

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ راگ دویش اور موہ وغیرہ کلیش ہی پرش کو دکھ دیتے ہیں۔ اس لئے انہیں کو روکنا چاہئے۔ پھر ورتیوں کے روکنے کو کیوں کہا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ورتیاں ستو۔ رج اور تم روپ ہونے سے سکھ دکھ اور موہ کے پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ ان میں سے دکھ اور موہ کی ورتیاں تو قابل ترک ہیں ہی مگر سکھ کی ورتیاں بھی آگے بڑھکر سکھ کے سادھنوں (عیش و عشرت) میں راگ (موہ) کو پیدا کرتی ہیں۔ اور ان سادھنوں یا وشیوں (عیش و عشرت) کی پراپتی میں رکاوٹ ڈالنے والے پر دویش یا کرودھ پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے انجام کار وہ بھی کلیش دینے والی بن جاتی ہیں۔ راگ اور دویش ہی کلیش ہیں اور موہ اودیا روپ ہونے سے سب دکھوں کی جڑ ہے۔ اس لئے وہ بھی قابل ترک ہیں۔ ہاں جب شدھ ستوگن کی مدد سے راگ دویش سے رہت ورتیاں پیدا ہوتی ہیں تو وہ قابل ترک نہیں ہوتیں۔ بلکہ وہی یوگ اور گیان کی اوستھا (وشنو کا پد) ہے۔ ایسی اوستھا میں مہا پرش سنسار کا کلیان کرتے ہیں۔ مگر اس اوستھا (سمپرگیات) سے بھی اونچی ایک اور (اسمپرگیات) اوستھا ہے۔ جہاں آتما سب ورتیوں سے رہت ہو کر ست سوروپ میں رہتا ہے۔ اس اوستھا میں ٹھیرا ہوا مُکت پرش جگت میں رہتا ہوا بھی کنول کے پتے کی طرح اس سے الگ تعلق رہتا ہے۔ سنسار کے کلیان کے لئے وہ ست ورتیوں کو گرہن کر کے بیرونی جگت میں اور باہر سے اپنے ست سوروپ کی طرف آزادانہ طور سے آجا سکتا ہے۔

یہاں تک پانچ ورتیوں اور ان کے لکشنوں کا بیان کیا گیا ہے۔ کہ جن کے نِرودھ ارتھات

روکنے کو یوگ کہتے ہیں۔ اب آگے ان ورتیوں کے روکنے کا اُپائے بتلاتے ہیں۔

سوتر ۱۲ ——— ورتیوں کے روکنے کا اُپائے

अभ्यासवैराग्याभ्यां तन्निरोधः।

سوتر - ابھیاس ویراگیا بھیام تن نروودھا (۱۲)

پدچھید معہ ترجمہ - (ابھیاس - ویراگیا بھیام) ابھیاس اور ویراگیہ سے (تن نرودھا) اُن کا نرودھ ہوتا ہے (۱۲)

ارتھ - ابھیاس اور ویراگیہ - ان دو سادھنوں سے ورتیوں کا نرودھ ہوتا ہے۔

ویاکھیا - چت رُوپی سروور میں ورتی رُوپی پانی بھرا ہے۔ جو دو دھاروں میں ہو کر بہتا ہے۔ ان میں سے ایک دھارا تو وشیوں کے مارگ سے بہتی ہوئی سنسار سمندر میں جا گرتی ہے اور دوسری گیان مارگ میں بہتی ہوئی کلیان ارتھات موکھش یا کیولیہ ساگر میں جا ملتی ہے۔ ان میں سے پہلی دھارا تو جس وقت پُرش کا جنم ہوتا ہے۔ اسی وقت سے کھل جاتی ہے ارتھات باہر مکھی ورتی ہونے سے انسان وشیوں میں پھنس جاتا ہے۔ مگر دوسری گیان دھارا سَت شاستروں کے سوادھیائے اور گورو کے اُپدیش وغیرہ سے کھلتی ہے۔ اس کے بعد جب ویراگیہ رُوپی خوب مضبوط بند باندھ کر وشے رُوپی دھارا کو بند کر دیا جاتا ہے۔ تو ابھیاس رُوپی پرواہ (بہاؤ) سے گیان رُوپی دھارا خوب زور سے بہنے لگتی ہے۔ اب وشے رُوپی دھارا میں ویراگیہ رُوپی بند لگ جانے سے وہ تو سوکھ جاتا ہے۔ جس سے گیان رُوپی دھارا بہت پربل ہو کر کلیان مارگ کو وسیع کرتی ہوئی بہتی ہے اور آخر کار نرودھ ارتھات کیولیہ ساگر میں جا گرتی ہے اس طرح ابھیاس اور ویراگیہ دونوں کو نرودھ ارتھات کلیان یا موکھش کے سادھن ہیں۔ من اگرچہ بہت چنچل ہے تو بھی ویراگیہ اور ابھیاس دونوں کو اسکو بس میں کر لیتے ہیں شریمد بھگوت گیتا کے چھٹے ادھیائے میں جب شری کرشن جی نے ارجن کو یوگ کا اُپدیش دیتے ہوئے

من کے روکنے کی بات کہی - تب ارجن نے سوال کیا تھا کہ یہ من تو بڑا ہٹھی ہے - اس کا روکنا تو ہوا کے روکنے کی مانند بہت مشکل ہے - تب شری کرشن جی نے بھی ارجن کو یہی جواب دیا تھا - کہ

" ہے ارجن! بلاشبہ من بہت ہی مشکل سے بس میں آنے والا ہے "
" اور بے حد چنچل ہے - مگر ویراگیہ اور ابھیاس سے ہے کنتی نندن! یہ "
" بس میں کیا جا سکتا ہے - میری رائے ہے - کہ جس کا من اس کے "
" بس میں نہیں ہے - اس کے لئے یوگ سادھن بہت کٹھن ہے - مگر "
" جس کا من اس کے بس میں ہے - وہ ابھیاس کے ذریعے یوگ کو پراپت "
" کر سکتا ہے - "

خلاصہ مطلب یہ کہ چت کی ورتیوں کو روکنے کے لئے ویراگیہ اور ابھیاس یہ دو ہی اچوک سادھن ہیں - ورتیوں کو سنساری بُرے مارگ میں جانے سے روک دینا اس کا نام ویراگیہ ہے اور کلیان مارگ میں بہنے دینا اس کا نام ابھیاس ہے ان دونوں سادھنوں کی تکمیل کے لئے ست شاستروں کے سوادھیائے - گورو کے اُپدیش اور سداچار کی ضرورت ہے -

سُوتر ۱۳ ــــــ ابھیاس کی ضرورت

سُوتر - تتر ستھتو یتن ابھیاسا

तत्र स्थितौ यत्नोऽभ्यासः ।

پد چھید معہ ترجمہ (تتر) اُن دونوں میں سے (ستھتو) ستھتی ارتقات ٹھیرنے میں (یتن) کوشش کرنا (ابھیاس) ابھیاس ہے (۱۳)

ارتھ - اُن میں سے ستھتی ارتقات من ٹھیرانے کے لئے کوشش کرنے کا نام ابھیاس ہے دیا کھیا - چت کو ورتیوں سے خالی کر کے ٹھیرانے کا نام ستھتی ہے - اس ستھتی کو

پراپت کرنے کے لئے آتم گیان میں بڑی سرگرمی اور مضبوطی کے ساتھ من کو لگانا چاہئے اور جو رکاوٹیں اس مارگ میں حائل ہوں۔ ان سے دکھی یا بددل نہ ہو کر مستقل مزاجی سے ان کا مقابلہ کر کے ان کو زیر کرنا چاہیئے۔ اس طرح متواتر (لگاتار) کوشش کرتے رہنے سے ستھتی (چت کے ٹھہرانے یا ایکاگر کرنے) میں کامیابی ہو جاتی ہے۔ اس کوشش کا نام ابھیاس ہے

سوتر چودہ ۱۴ —— ابھیاس کی پختگی

स तु दीर्घकालनैरन्तर्यसत्कारासेवितो दृढभूमिः।

سوتر۔ سا۔ تو۔ دیرگھ کال نیرنتریہ ستکار سیوتو۔ درڑھ بھومی (۱۴)

پدچھید و ترجمہ (تو۔ سا) اور وہ ابھیاس۔ (دیرگھ کال) لمبے عرصے تک۔ (نیرنتریہ) لگاتار اور (ستکار) شردھا سے (سیوتہ) سیون کیا ہوا۔ (درڑھ بھومی) درڑھ بھومی ہوتا ارتھات پختہ ہوتا ہے (۱۴)

ارتھ۔ اور وہ (ابھیاس) لمبے عرصے تک لگاتار ستکار ارتھات شردھا کے ساتھ عمل میں لایا ہوا پختہ ہو جاتا ہے۔

ویاکھیا۔ اس میں شک نہیں کہ ابھیاس سے چنچل من ایکاگر ہو جاتا ہے۔ مگر وہ ابھیاس لمبے عرصہ تک لگاتار کرنا چاہیئے۔ لمبے عرصے کا مطلب یہ ہے کہ بہت مدت تک۔ اور لگاتار کا مطلب یہ ہے کہ روزانہ ارتھات بیچ میں ابھیاس کو توڑ نہیں دینا چاہیئے۔ ابھیاس بلا ناغہ کرنا چاہیئے۔ جس طرح ہم کھانے پینے۔ سونے جاگنے وغیرہ کاموں میں ناغہ نہیں کرتے ایسے ہی ابھیاس بھی لگاتار کرتے رہنا چاہیئے۔ پھر وہ ابھیاس بیگار کے طور پر بھی نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ ستکار پوروک کرنا چاہیئے۔ تپ برہم چریہ۔ ودیا اور شردھا۔ ان چاروں کا نام ستکار ہے۔ مطلب یہ کہ ابھیاس کے لئے اگر کوئی کشٹ اٹھانا پڑے۔

کھانے پینے میں اور سونے جاگنے میں نیم پوروک رہنا پڑے۔ کھٹے میٹھے کا پرہیز کرنا پڑے۔ وشے واسناؤں کو تیاگنا پڑے تو خوشی سے تیاگ دینا چاہیئے اور برہم چریہ سے مطلب ویریہ رکھشا سے ہے۔ ویریہ کی رکھشا کرتے ہوئے پرماتما پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔ ودیا ارتھات ست شاستروں کا سوادھیائے بھی باقاعدہ کرتے رہنا چاہیئے۔ کہ جس سے پرمارتھ میں شردھا بنی رہے۔ جس کام میں پرش کی شردھا ہوتی ہے۔ اسی میں وہ من لگاتا ہے۔ اس لیئے ابھیاس میں شردھا کو خوب بڑھانا چاہیئے۔ جب اس طرح ستکار کے ساتھ لگاتار لمبے عرصے تک ابھیاس کیا جاتا ہے تب وہ پرتیتن ارتھات پختہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر ویوتھان کے سنسکار اس کو دبا نہیں سکتے۔ ارتھات چت کی چنچلتا بالکل مٹ جاتی ہے۔

سوتر ۱۵ ——— ویراگیہ کی تعریف

दृष्टानुश्रविकविषयवितृष्णास्य वशीकार-
संज्ञा वैराग्यम्।

سوتر - درشٹا انوشروک وشے وترشنسیہ وشی کار سنگیا ویراگیم

پدچھید معہ ترجمہ (درشٹا) دیکھے ہوئے (انوشروک) اور سنے ہوئے (وشے وترشنسیہ) وشیوں کی ترشنا سے رہت (وشی کار سنگیا) وشی کار نامی (ویراگیم) ویراگیہ ہے۔ (۱۵)

ارتھ - درشٹ (دیکھے ہوئے) اور انوشروک (سنے ہوئے) وشیوں میں جو چت کا ترشنا سے رہت ہو جاتا ہے۔ اس کا نام وشی کار ویراگیہ ہے۔

ویاکھیا - وشے دو قسم کے ہیں ایک درشٹ اور دوسرے انوشروک۔ اس سنسار کے وشیوں کو درشٹ کہتے ہیں۔ جیسے شبد سپرش روپ رس گندھ۔ استری۔ کھان پان۔

دھن، مان وغیرہ اور انوشروک وشے وہ ہیں، جن کو شاستروں سے سُن کر جانتے ہیں۔ وہ بھی دو قسم کے ہیں - ایک شریر سمبندھی جیسے سُورگ پراپتی اور دوسرے اوستھا سمبندھی - جیسے دویہ گندھ یا سدھیوں کی پراپتی - ان دِرشٹ اور انوشروک وشیوں کی موجودگی میں بھی جب چت گیان کے بل سے ان کے دوش دیکھتا ہوا سنگ دوش سے الگ رہتا ہے - ارتھات ان میں لپت نہیں ہوتا - ارتھات نہ تو ان سے راگ کرتا ہے نہ دویش نہ ان کو اپنانا چاہتا ہے نہ دُور ہٹانا - تب اس کو وشی کار ویراگیہ کہتے ہیں - اس کو اپر ویراگیہ بھی کہتے ہیں۔

مطلب یہ کہ سندر استری یا کھان پان وغیرہ سنساری وشیوں اور سُورگ و سدھیوں کی پراپتی وغیرہ شاستروں کے بتلائے وشیوں سے بالکل ترشنا رہت ہو کر چت کو بس میں کر لینے کا نام ویراگیہ ہے۔ سنساری وشیوں سے ویراگیہ پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان ان کے دوشوں کو بار بار اپنی درشٹی میں لاتا رہے۔ کیوں انسان کو ان وشیوں کی طرف جانا چاہیئے؟ کیا ان سے شانتی مل سکتی ہے؟ راجہ ییاتی نے ان سوالوں کا جواب بڑا ہی سندر دیا ہے - مہابھارت میں کتھا آئی ہے۔ کہ راجہ ییاتی جب بہت بوڑھا ہو گیا، تب بھی اس کی وشے واسنا شانت نہیں ہوئی - اس نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کی جوانی عاریتاً لی اور ہزار سال تک وشے بھوگ کیا - مگر پھر بھی اس کی ترشنا شانت نہیں ہوئی - تب اس نے کہا۔

"وشیوں کے بھوگنے سے شانتی نہیں ملتی - بلکہ جیسے گھی ڈالنے سے
آگ کی جوالا بڑھا کرتی ہے - ویسے ہی بھوگ کی ترشنا بھی بڑھتی ہے"

ایسے ہی بھرتری ہری جی نے بھی کہا ہے - کہ

"بھوگوں کو ہم نے نہیں بھوگا - بلکہ بھوگوں نے ہی ہم کو بھوگ لیا - ترشنا بوڑھی نہیں ہوئی - بلکہ ہم ہی بوڑھے ہو گئے"۔ اسی طرح سانکھیہ آچاریہ کپل منی نے بھی کہا

ہے۔ کہ دکھوں کی نورتی روپ سدھی سنساری پدارتھوں سے نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ان سے دکھ کی نورتی ہوتے ہی پھر دکھ کا ہونا دیکھا جاتا ہے۔ ارتھات بھوک مٹانے کے لئے منش بھوجن کرتا ہے۔ مگر بھوجن کرنے کے بعد ہی پھر بھوک لگنی شروع ہو جاتی ہے۔

اس طرح وشیوں کے دوشوں پر بار بار وچار کرنے سے وشیوں سے ویراگیہ ہونے لگتا ہے مگر یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ صرف راگ (رغبت) کے نہ ہونے کو ہی ویراگیہ نہیں کہتے کیونکہ بیماری وغیرہ کے کارن بھی وشیوں میں رغبت نہیں رہتی۔ مگر وہ ویراگیہ نہیں ہے۔ اور نہ اس سے یوگ کی سدھی ہو سکتی ہے اور وشیوں کا پراپت نہ ہونا بھی ویراگیہ نہیں ہے۔ کیونکہ ان وشیوں کے پراپت ہونے پر وہ ان میں پھنس جاتا ہے۔ اس لئے وشیوں میں دوش دیکھ کر جو چت کا ان کی طرف سے بالکل ہٹ جاتا ہے۔ وہی سچا ویراگیہ ہے۔

ویراگیہ کی چار قسمیں ہیں (۱) یت مان (۲) ویتی ریک (۳) ایک اندریہ (۴) وشی کار راگ دویش وغیرہ دوش اندریوں کو اپنے اپنے وشیوں کی طرف کھینچتے ہیں۔ سو اندریوں کو ان وشیوں سے روکنے کی کوشش کرنا ارتھات ویراگیہ کے سادھنوں کا ابھیاس کرنا یت مان ویراگیہ ہے (۲) پھر فلاں فلاں اندریہ تو جیت لی گئی اور فلاں فلاں باقی ہے اس طرح الگ الگ تمیز کرنا ویتی ریک ویراگیہ ہے (۳) جب راگ آدی دوش بیرونی اندریوں کو تو وشیوں میں نہیں پھنسا سکتے۔ مگر من میں سوکھشم روپ سے موجود رہتے ہیں جس سے وشیوں کے ساتھ سمبندھ ہونے سے پھر چت میں کشوبھ پیدا ہو جاتا ہے جیسا کہ وشوامتر منی کو ہوا۔ اسی کا نام ایک اندریہ ویراگیہ ہے (۴) اس سوکھشم راگ کا بھی مٹ کر من کا سنساری وشیوں سے بالکل رہت (شدھ) ہو جانا۔ ارتھات لوکک (دنیوی) اور پارلوکک (سورگ سمبندھی) کسی بھی وشے کی کسی حالت میں کبھی چاہ نہ ہونا اس کا نام وشی کار ویراگیہ ہے۔ یہی وہ ویراگیہ ہے کہ جس سے چت ورتیوں کا نرودھ ہوتا ہے۔ پہلے تین ویراگیہ تو اس کی پراپتی کے سادھن ماتر ہیں۔ اور ان تینوں کو پار

کرکے ہی پرش اس چوتھے ویراگیہ کو پراپت ہوتا ہے۔ جس سے اس کا چت ایسا شدھ
ہو جاتا ہے۔ کہ کمل کے پتے کی طرح وشے روپی جل میں رہ کر بھی اس میں کدا چت لپت
نہیں ہوتا۔

سوتر سولہ —— پر ویراگیہ

तत्परं पुरुषख्यातेर्गुणवैतृष्ण्यम्।

شوتر۔ تت۔ پرم پُرش کھیاتیر گُن ویُ ترشنم (۱۶)

پد چھید و ترجمہ (تت) وہ ویراگیہ (پرم) پرارتھات سب سے اونچا۔ پرش کھیاتے
پرش (پرمھ) کے ساکھشاتکار سے (گن ویُ ترشنم) گنوں میں ترشنا رہت ہوتا ہے

ارتھ۔ پُرش (پرمھا) کے ساکھشاتکار سے سارے گنوں میں ترشنا رہت ہو جانا پر ویراگیہ

ویاکھیا۔ اپر ویراگیہ سے تو لوکک اور پارلوکک وشیوں میں ہی ویراگیہ ہوتا ہے لیکن پر ویراگیہ
بھار تک تینوں گنوں کی پہنچ ہے۔ اُن سب سے ترشنا کا مٹ جاتا ہے۔ پہلے انسان
سنسار اور سورگ وغیرہ کے وشیوں میں دوش دیکھ کر ان سے متنفر ہوتا ہے۔ تب اس
کا چت ان وشیوں سے رہت ہو کر ایکاگر ہو جاتا ہے۔ چت کے باہیہ سبھی وشیوں میں
نہ بھٹک کر اس طرح ایکاگر ہو جانے کا نام ہی سمپر گیات سمادھی ہے۔ جس میں اور سب
بھید بھاو مٹ کر چت اور آتما کے بھید کا ساکھشات باقی رہتا ہے۔ ارتھات آتما
یہ جانتا ہے۔ کہ میرا چت بالکل شدھ ہو گیا اب یوگی اپنے چت میں آتما کے سوروپ
کو دیکھنے لگتا ہے۔ اور جوں جوں یہ ابھیاس پختہ ہوتا جاتا ہے۔ توں توں وہ آتم سوروپ
میں مگن ہوا سارے گنوں کی ترشنا سے رہت ہوتا جاتا ہے۔ اور آخر کار اس وویک
کھیاتی (چت اور آتما کے بھید) کو بھی (جو کہ گنوں کی ایک اوستھا ہی ہے) مٹا کر اپنے
سوروپ میں ہی قائم ہو جاتا ہے۔ یہی پر ویراگیہ یا اسمپر گیات سمادھی ہے اور یہی وہ

دھرم میگھ سمادھی ہے۔ جس کا ذکر چوتھے پاد کے سوتر ۲۹ اور ۳۱ میں کیا گیا ہے

دوسرا ارتھ

اس سُوتر کا ارتھ اس طرح بھی کیا جاتا ہے۔

(تت) اُس (پرم پُرش) پرمیشور کے (کھیاتے) کیرتن یا بھجن سے (گُن ویتر شنیم) گُنوں میں ترشنا نہیں رہتی۔

مطلب یہ کہ وہ وشی کار ویراگیہ تب پُورن ہوتا ہے، جب کہ پرشن کے ہردے میں پرماتما کا پریم بڑھتا ہے۔ جوں جوں پریم بڑھتا جاتا ہے۔ توں توں ترشنا کا ناش ہو کر آتم سوروپ کا ساکھشاتکار ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ترشنا بالکل مٹ کر چت جو کہ ستوگن کا بنا ہوا ہے۔ اس کا بھی ناش ہو جاتا ہے اور آتما تینوں گُنوں سے رہت ہو کر کیول ارتھات اپنے سوروپ میں ہی پرم آنند کو بھوگتا ہے۔

ویراگیہ کی پہلی تین اوستھائیں (یتمان۔ ویتی ایک اور ایک اندریہ) تو باہیہ وشیوں سے سمبندھ رکھتی ہیں۔ چوتھی وشی کار ویراگیہ چت کی ایکاگرتا ہے۔ جس میں آتما ستوگن میں استھت ہوتا ہے۔ ان چاروں اوستھاؤں کے سادھن میں، گیان اور کرم دونوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ مگر پانچویں اوستھا۔ جو پرم ویراگیہ یا آتم سوروپ میں استھت ہونا ہے۔ وہ صرف گیان سے ہی پراپت ہوتی ہے۔ ارتھات مکتی کیول گیان سے ملتی ہے۔ اور کرم صرف چت کی شُدھی (وشی کار ویراگیہ) کے سادھن ماتر ہیں۔ اسی لئے مہامُنی ویاس جی نے اس کیول اوستھا یا سوروپ استھتی کو (तत ज्ञान प्रसाद मात्रम (تت۔گیان پرساد ماترم) ارتھات سوروپ میں استھتی صرف گیان سے ہی ہوتی ہے کہا ہے۔ اس اوستھا میں پہنچ کر یوگی جس پرم گتی کو پراپت کر لیتا ہے۔ اُسے مہرشی ویاس جی ان شبدوں میں بیان کرتے ہیں

"प्राप्तम् प्रापणीयम्" "क्षीणा क्षेतव्या क्लेशाः छिन्नः श्लिष्ट पर्वा भव सङ्क्रमः"

" ارتھات جس کی مجھے اچھا تھی وہ پالیا - جو کلیش کاٹنے تھے وہ کاٹ دئے ہیں "
اب میرا وہ زبردست بندھن ٹوٹ گیا ہے - کہ جو پرش کو جنم اور مرن روپی دکھ کی
زنجیر میں باندھے رکھتا ہے ۔

یہی سب سے اونچا ویراگیہ ہے - اور اسی کا دوسرا نام یالازمی پھل کیولیہ ارتھات
موکشی ہے ۔

خلاصہ - بھگوان پتنجلی منی نے پہلے چت کی ورتیوں کا روکنا یوگ ہے - ایسا اپدیش
دے کر چت کی ورتیوں کا بیان کیا پھر ان ورتیوں کے روکنے کی اُپائے بتلائے - ابھیاس اور ویراگیہ
ویراگیہ - اپر اور پر دو طرح کا بتلایا - پہلے اپر ویراگیہ ہوتا ہے جس کا پھل سمپر گیات سمادھی ہے - اسکے بعد پر ویراگیہ
کی پراپتی ہوتی ہے - بس کا پھل اسمپر گیات سمادھی ہے - اپر ویراگیہ میں راجس اور تامس
ورتیاں رُک جاتی ہیں - مگر ساتوک ورتی (چت اور پرش کا بھید گیان) بنی رہتی ہے
جو جہاں تکتی ہے - وہیں ایکاگر ہو کر سوروپ کا ساکھشات کراتی ہے - پھر جب اس کے
بعد پر ویراگیہ پراپت ہوتا ہے - تب ساتوک ورتی بھی رُک جاتی ہے - تب چت کا کوئی
کام نہیں رہ جاتا - اس لئے چت بھی لین ہو جاتا ہے - اسی کا نام اسمپر گیات یوگ یا
سوروپ استھتی ہے - چونکہ پہلے سادھک کو سمپر گیات یوگ سدھ ہوتا ہے - اس لئے
اب آگے اسی کا ورنن کرتے ہیں ۔

سوتر ۱۷ ــــــ سمپر گیات یوگ

वितर्कविचारानन्दास्मितानुगमात् संप्रज्ञातः।

شبد ارتھ - وترک - وچار - آنند - اسمتا - انوگمات - سمپر گیاتہ (۱۷)

پدچھید معہ ترجمہ - (وِترک) وِترک (وچار) وچار (آنندا) آنند (اسمتا) اسمتا کے **انوگمات** ابندھنے (سمپرگیات) سمپرگیات

ارتھ۔ وِترک۔ وچار۔ آنند اور اسمتا کے سمبندھ سے سمپرگیات سمادھی کی سِدھی ہوتی ہے۔ (۱۷)

وِیاکھیا۔ **وِترک انوگت** - جب سادھک وراٹ۔ مہابھوت۔ سورج۔ کسی دیوتا کی مورتی شریر یا اِندریہ وغیرہ کسی ستھول چیز پر چت کو لگاتا ہے تو اس کی سب خصوصیتوں کو جو اس نے پہلے کبھی دیکھی یا سُنی نہیں تھیں۔ اور نہ وچار میں ہی آئی تھیں۔ ان سب کو ساکھشات کر لیتا ہے۔ ارتھات ستھول چیز پر دھیان لگا کر اس کو ساکھشات کرنے کا نام وِترک انوگت سمپرگیات یوگ ہے۔ اس کے سوِترک اور نروِترک۔ یہ دو بھید آگے بتلائیں گے۔

وچار انوگت - جب چت کسی چیز کے ستھول آکار کو ساکھشات کر لیتا ہے۔ تب اس کی درشٹی اس کے سوکھشم آکار کی طرف بڑھتی ہے۔ اور وہ پنچ تن ماتراؤں کے سوروپ کو ساکھشات کرتا ہے۔ یعنی ستھول کو جان کر سوکھشم کو جانتا ہے۔ یہاں بھی وہ سوکھشم کی سارے خصوصیتوں کو پرتیکھش کرتا ہے اور پھر اس سے آگے بڑھتا ہے اور تن ماتراؤں کے کارن اہنکار کا ساکھشات کرتا ہے۔ اسی کا نام انوگت سمپرگیات یوگ ہے۔ خلاصہ یہ کہ وچار سے سوکھشم کو پرتیکھش کرنے کا نام وچار انوگت سمپرگیات یوگ ہے۔

آنند انوگت - جس وقت سوکھشم کو ساکھشات کر کے یوگی کا چت ستوگن کے بڑھنے سے آنند میں بھر جاتا ہے۔ اس وقت ستھول سوکھشم کا وچار چت کا وشے نہیں رہتا بلکہ آنند ہی آنند اس کا وشے رہ جاتا ہے۔ اور **میں سکھی ہوں**۔ یہ انوبھو ہوتا ہے اس کا نام آنند انوگت سمپرگیات یوگ ہے۔ جیسا کہ گیتا میں بھگوان شری کرشن نے کہا ہے

"جس حالت میں یوگی اُس پرم سکھ کو جانتا ہے۔ جو بدھی سے ہی گرہن کیا جاتا ہے اندریوں سے نہیں۔ اور نہ وہ اس میں ٹھہرا ہوا تتو سے پھسلتا ہے۔ جس کو پا کر کسی دوسرے لابھ کو اس سے زیادہ نہیں سمجھتا اور جس میں سِتھت ہوا بھاری دکھ سے بھی ہلایا نہیں جاتا۔ اس دکھوں کے سمبندھ سے بالکل الگ اوستھا کو یوگ نام والا جاننے"

اَسمِتا انوگت - اس آنند کی دھارا میں جو آتما کا اپنے سوروپ کا پرکاش ہے۔ ارتھات "میں سکھی ہوں" کے اندر "میں ہوں" کا جو گیان ہے۔ وہ آزادانہ پرکاش پاتا ہے۔ سکھی ہوں دکھی ہوں۔ یہ سب بھول جاتا ہے۔ اب صرف اسمی اسمی میں ہوں۔ میں ہوں۔ یہ گیان باقی رہتا ہے۔ اس کا نام اسمتا انوگت سمپرگیات یوگ ہے

مندرجہ بالا چاروں طرح کے یوگوں کے سادھن کے بارے میں جاننا چاہیئے کہ وترک انوگت یوگ میں جب چت کسی ستھول وستو میں لگایا جاتا ہے۔ اور وہ اس میں ایکاگر ہو جاتا ہے تو وچار انوگت میں وہاں سے ہٹا کر دوسری چیز میں نہیں لگایا جاتا۔ بلکہ وہاں وہ پہلے ستھول کو دیکھتا ہے اور جوں جوں اس کی ایکاگرتا بڑھتی جاتی ہے۔ توں توں اس وستو کے سوکشم انگ اس کو الگ الگ بھاسنے لگتے ہیں۔ اس لئے جب چت کو ایک ستھول وستو میں لگایا ہے تو پہلے وہ ایکاگر ہو کر اس کے ستھول سوروپ کو ساکھشات کرتا ہے۔ پھر جب اس کی ایکاگرتا بڑھ جاتی ہے۔ تو وہ ستھول وستو جن سوکشم انگوں سے بنی ہے وہ انگ اس کو الگ الگ بھاسنے لگتے ہیں۔ اور زیادہ ایکاگرتا بڑھنے سے ان سوکشم انگوں کے انگ۔ پھر اُن کے بھی انگ اسی طرح پرکرتی تک اس کو وہیں (اسی وستو) میں ساکھشات ہو جاتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا۔ کہ پہلے چت کو ستھول میں ٹھہرایا اور اس کے سوروپ کو جانا اور پھر وہاں سے ہٹا کر کسی سوکشم وستو میں لگایا۔ بلکہ ہر ایک ستھول سوکشم میں رہا ہے۔ اس لئے پہلے ستھول کا ساکھشات کر کے چت اپنے آپ سوکشم میں داخل ہو جاتا ہے

اور بڑھتے بڑھتے پرکرتی (اصلیت) تک پہنچ جاتا ہے ۔ اسی طرح پھر وہاں سے ہٹا کر
اندریوں میں نہیں لگایا جاتا ۔ بلکہ پرکرتی تک ساکشات کر لینے پر آنند انوگت یوگ
اوستھا میں جو آنند پہلے پرگٹ ہوتا ہے ۔ اس کو ساکشات کرتے کرتے چت اسی میں
مست ہو جاتا ہے ۔ اور یہ چوتھی اسمتا انوگت ۔ سمپرگیات یوگ اوستھا میں اس کو بھی چھوڑ
کر اپنے سوروپ کی جھلک دیکھتا ہے ۔ اور سب بندھنوں سے آزاد ہو کر سوروپ میں
ستھت ہو جاتا ہے ۔

خلاصہ یہ کہ ستھول وستو میں دھیان کا لگانا اور اس کو پرتیکش کرنا سوترک سمپرگیات
یوگ ہے ۔ پھر وہ ستھول چیز جن سوکھشم انگوں سے بنی ہے ۔ ان سوکھشم انگوں میں
دھیان کو درڑھ کر کے ان کو ساکشات کرنا سوچار سمپرگیات یوگ ہے ۔ پھر ان سوکھشم انگوں
کے کارن ستو اہنکار میں دھیان لگا کر اس کو ساکشات کرنا سانند سمپرگیات یوگ ہے ۔
اور اس کے بعد مہا کارن سوروپ پرمیشور (جس سے مندرجہ بالا ستھول سوکھشم
اور کارن تینوں اوستھائیں بنی ہیں) میں ستھت ہو کر مندرجہ بالا تینوں اوستھاؤں سے
رہت یا بالاتر ہو جاتا ۔ اس کا نام سا سمتا سمپرگیات یوگ ہے ۔ پہلی وترک اوستھا
میں ستھول ۔ سوکھشم ۔ کارن اور مہا کارن چاروں موجود رہتے ہیں ۔ مگر ان کو ساکشات
کرنے کے لئے صرف ستھول پر دھیان لگایا جاتا ہے ۔ اس کا درڑھ ابھیاس ہو جانے پر وچار
کی دوسری اوستھا آتی ہے ۔ اس میں ستھول چھوٹ جاتا ہے اور سوکھشم کارن اور مہا کارن
(آتما) یہ تین رہ جاتے ہیں ۔ جب سوکھشم کا ابھیاس پورا ہو کر چت کارن میں پرویش
کرتا ہے ۔ تب سوکھشم بھی چھوٹ جاتا ہے اور صرف کارن اور مہا کارن دو وستوئیں
رہ جاتی ہیں ۔ یہ وہ آنند کی اوستھا ہے ۔ جس میں آتما چت میں اپنے ہی سچدانند سوروپ
کے پرکاش کو دیکھتا ہے ۔ اس طرح اس تیسری اوستھا میں چت میں سوروپ کا پرکاش
ہو جاتا ہے ۔ تب چوتھی اوستھا آتی ہے جس میں آتما کیلئے چت کا کوئی کام نہ رہنے سے ::

بھی لین ہو جاتا ہے ارتھات ناش کو پراپت ہوتا ہے اور کیول (ادویت یا واحد لاشریک) آتما ہی سب بندھنوں سے آزاد ہو کر اپنے سچدانند سوروپ میں براجتا ہے۔

سمپرگیات یوگ کا بیان کر کے اب اسمپرگیات یوگ کا بیان کرتے ہیں۔

سُوتر ۱۸ ——— اسمپرگیات یوگ

विरामप्रत्ययाऽभ्यासपूर्वः संस्कारशेषोऽन्यः॥

سُوتر - وِرام پرتیہ ابھیاس پُوروا سنسکار وِشیشو انیاہا (۱۸)

پدچھید معہ ترجمہ (وِرام - پرتیہ) وِرام کی پرتیتی کا (ابھیاس پُوروا) ابھیاس جس کے پہلے ہے اور (سنسکار وِشیشا) سنسکار جس میں شیش ہیں وہ (انیہ) دوسرا ارتھات اسمپرگیات یوگ ہے (۱۸)

ارتھ - وِرام پرتیتی ارتھات سوروپ استھتی کا ابھیاس جس کا کارن ہے اور سنسکار جس میں باقی ہیں۔ وہ دُوسرا (اسمپرگیات) یوگ ہے یا

وِرام بمعنی ورتیوں کا ابھاو اور پرتیہ بمعنی کارن۔ ورتیوں کے ابھاو کا کارن جو پَرویراگیہ ہے۔ اس کے ابھیاس ارتھات بار بار انُشٹھان سے اسمپرگیات یوگ سِدّھ ہوتا ہے دیا کھیا۔ سمپرگیات یوگ میں یوگی چت کی ورتیوں کو ایکاگر کر کے ستھوُل بھوتوں سے لے کر پرکرتی (کارن) تک سوکشم تتوں کو ساکھشات کر لیتا ہے۔ اس کے بعد چت کی ایکاگر ورتی سے ہی سوروپ کے درشن کرتا ہے۔ مگر چت کے ذریعے اپنے سوروپ کا دیکھنا ایک چھایا محض ہے۔ اس لئے آتما اس ورتی کو بھی تیاگ دیتا ہے جیسے آئینے میں اپنا منہ دیکھ کر آئینے کو تیاگ دیا جاتا ہے۔ ویسے ہی شدھ ستو میں ستھت ایکاگر چت میں آتما اپنے سوروپ کے درشن کر کے اس کو تیاگ دیتا ہے۔ کیونکہ سوروپ کا گیان تو ہو گیا۔ اب وہ کس غرض سے کب تک چت رُوپی آئینے کو دیکھتا رہے؟

منہ دیکھ لینے کے بعد آئینے کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنا بے کار ہوتا ہے کوئی
بدھیمان آدمی ہر وقت آئینے کو سامنے رکھ کر ہمیشہ اس میں منہ نہیں دیکھا کرتا۔ کیونکہ
ایسا کرنے سے اس کی سوروپ میں ستھتی نہیں ہو سکتی۔ چت کا آئینہ صرف آتم سوروپ کے
دیکھنے کے لئے ہے۔ وہ دیکھ لیا۔ آتم سوروپ میں ستھتی ہو گئی۔ اب آئینے کی کوئی
ضرورت نہیں رہی۔ ایسی حالت میں بھی اس کو نہ چھوڑنا بندھن کا کارن ہے۔
اس لئے آتما چت میں اپنے پرکاش کو دیکھنا چھوڑ کر اپنے سوروپ میں ہی اپنے
پرکاش کو دیکھتا ہے۔ اس اوستھا کا نام وِرام پرتیتی ہے۔ جس کو سوتر ۱۶ میں پر ویراگیہ
کہا گیا ہے۔ اس پرتیتی کا بار بار ابھیاس کرنے سے ایکاگر ورتی بھی بند ہو جاتی ہے
اور چت میں کوئی ورتی باقی نہیں رہتی۔ صرف سنسکار باقی رہتے ہیں۔ جن کی وجہ سے
شریر چیشٹا کرتا ہے۔ مگر آتما کو اب اس سے کچھ لینا دینا نہیں ہے۔ اس حالت
کا نام اسمپرگیات یوگ ہے اور یہی نربیج سمادھی ہے۔ اس سمادھی میں آتما اپنے
سوروپ میں براجتا ہے۔ اور اپنے آپ میں اپنے انتریامی (انتر آتما اور پرم آتما
رُوپی پرم بھاو کو دیکھتا ہے۔ ارتھات وہ برہمہ سوروپ میں قائم ہو جاتا ہے

اب جاننا چاہیئے۔ کہ اپر ویراگیہ سے سمپرگیات یوگ کی پراپتی ہوتی ہے۔
سمپرگیات یوگ سے پر ویراگیہ ہوتا ہے۔ اور اس پر ویراگیہ سے اسمپرگیات
یوگ سِدھ ہوتا ہے۔ سمپرگیات اسمپرگیات کا ساکھشات سادھن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ
سمپرگیات میں چت کسی آشرے میں ایکاگر ہوتا ہے اور اسمپرگیات آشرے رہت
(سوروپ ستھتی) کو کہتے ہیں۔ آشرے سہت آشرے رہت کا کارن کیونکر ہو سکتا ہے؟
اس لئے آشرے رہت (سوتنتر) گیان سے ہونے والے پر ویراگیہ سے ہی
اسمپرگیات یوگ کی پراپتی ہوتی ہے۔

سوتر ۱۹ ـــــ یوگ کے جگیاسوؤں کے بھید

भवप्रत्ययो विदेहप्रकृतिलयानाम्।

سوتر۔ بھو پرتیہ یہ ودیہہ پرکرتی لیانام (۱۹)

پدچھید معہ ترجمہ۔ (بھو پرتیہ) جنم سے ہی پرتیتی ہوتی ہے۔ (ودیہہ) بدیہہ اور پرکرتی لیانام۔ پرکرتی میں لین ہونے والوں کی۔ (۱۹)

ارتھ۔ بدیہہ اور پرکرتی میں لین ہونے والوں کی جنم سے ہی (یوگ) میں پرتیتی ہوتی ہے دیا کھیا۔ جن پرشوں نے یوگ کا ابھیاس شروع تو کر دیا۔ مگر آتما کو ساکھشات کرنے سے پہلے ہی ان کا شریر چھوٹ گیا۔ وہ یوگ بھرشٹ یوگی کہلاتے ہیں۔ بھگوان سوترکار ایسے یوگ بھرشٹوں کے دو بھید بتلاتے ہیں (۱) بدیہہ (۲) پرکرتی لیے۔ ان میں سے بدیہہ یوگ بھرشٹ وہ ہیں۔ جو وترک سمادھی کے ذریعے ستھول تتووں کو پورے طور پر ساکھشات کر چکے ہیں۔ اور اسی لئے وہ ستھول دیہہ کی حقیقت کو جان کر اس سے آتم ابھیمان کو توڑ چکے ہیں۔ مگر انہیں ابھی آتما کا ساکھشاتکار نہیں ہوا۔ اس لئے وہ بدیہہ کہلاتے ہیں۔ دوسرے پرکرتی لیے یوگ بھرشٹ وہ ہیں۔ جو وچار سمادھی کے ذریعے شبد سپرش وغیرہ پنچ ماترا۔ اہنکار۔ مہہ تتو اور مول پرکرتی ان آٹھوں پرکرتی کے سوکھشم بھیدوں کو ساکھشات کر کے پرکرتی میں لین ہو چکے ہیں مگر آگے آنند سمادھی اور اسمتا سمادھی کے درجہ کو پراپت نہیں کر سکے۔ سو ان دونوں طرح کے یوگیوں کو ابھی آتما کا ساکھشاتکار نہیں ہوا۔ آتما کا درشن انہیں آگے ہونے والا تھا کہ وہ یوگ بھرشٹ ہو گئے۔ ارتھات اُن کا دیہہ چھوٹ گیا۔ مگر اس سے اُن کی کچھ بھی ہانی نہیں ہوئی۔ کیونکہ اب جنم سے ہی اُن کا چت یوگ کی طرف جھک جائیگا۔ اور وہ آسانی سے اگلی منزلوں کو پار کر لیں گے۔

دیہہ اور پرکرتی کے یوگی تو دو منزلیں طے کر چکے ہیں۔ ان کی تو بات ہی کیا ہے ۔ جس کسی بھی پرش نے شردھا پوروک یوگ کا تھوڑا سا بھی سادھن کیا ہے۔ اس کا بھی اگلے جنم میں ضرور کلیان ہوتا ہے ۔ بھگوان شری کرشن نے گیتا میں اس کا بہت ہی سندر ورنن کیا ہے ۔ جس کا ترجمہ ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔ گیتا ادھیائے چھ میں ارجن شری بھگوان سے پوچھتے ہیں :۔

"ہے کرشن! وہ پرش جو شردھا سے پورن ہے ۔ مگر اپنے آپ کو بس میں نہ رکھنے کے باعث اس کا چت یوگ سے پھسل گیا ہے ارتھات یوگ بھرشٹ ہو گیا ہے۔ وہ یوگ سدھی (آتم ساکھشاتکار) کو نہ پا کر کس گتی کو پراپت ہوتا ہے (۳۷) کیا وہ دین و دنیا دونو سے بھرشٹ ہو کر تتر بتر ہوئے بادل کی طرح نشٹ تو نہیں ہو جاتا ۔ کیونکہ ہے مہا باہو! اُس کی ابھی سوروپ میں استھتی نہیں ہوئی ۔ اور برہم کے مارگ (درشن) سے نابلد رہا (۳۸) ہے شری کرشن ! میرے اس شک کو پورے طور پر مٹا دیجئے ۔ کیونکہ آپ کے سوا اس شنکا کا مٹانے والا کوئی نہیں ہے ۔" (۳۹)

اس پر شری کرشن بھگوان جواب دیتے ہیں :۔

"ہے ارجن! اُس دیوگ بھرشٹ سجن پرش کا نہ تو اس لوک (دُنیا) میں اور نہ پرلوک میں ہی ناش ہوتا ہے ارتھات اس کا نہ لوک بگڑتا ہے نہ پرلوک ۔ وہ دونوں ہی بنے رہتے ہیں (۴۰) بلکہ ایسے یوگ بھرشٹ پنیہ آتماؤں کے لوکوں (سورگ) کو پراپت ہو کر وہاں بہت سالوں سے سکھ بھوگ کر پھر ان سجنوں کے گھر میں جنم لیتے ہیں جن کا ہردہ شدھ ہے اور جو شریمان ہیں (۴۱) یا ایسا یوگ بھرشٹ پرش بدھیمان یوگیوں کے گھر میں ہی جنم لیتا ہے سنسار میں اس طرح کا جو جنم ہے ۔ وہ بہت درلبھ ہے (۴۲) وہاں سنسکار وش اُسے وہی پہلے جنم کی بدھی مل جاتی ہے ۔ اور ہے کرو نندن

ارجن! وہ پھر آگے سدھی (کامیابی یا آتم ساکھشاتکار) کے لئے کوشش کرتا
ہے (۴۴) وہ اپنے اسی پہلے جنم کے ابھیاس کی وجہ سے زبردستی یوگ
سادھن میں کھنچا جاتا ہے۔ یوگ کا جگیاسو بھی شبد برہم سے آگے نکل جاتا
ہے (۴۵) اس طرح یوگی لگاتار کوشش کرتا ہوا آہستہ آہستہ سارے پاپوں
کو مٹا کر کئی جنموں کی سدھی کے بعد پرم گتی کو پا ہی جاتا ہے۔"

سوتر ۲۰ ———— اپائے پرتیہ یوگ

श्रद्धावीर्यस्मृति समाधि प्रज्ञापूर्वक इतरेषाम्

سوتر - شردھا - ویریہ - سمرتی - پرگیا پوروک اتریشام (۲۰)

بدیہہ ارتھات بدیہہ کی ممتا چھوڑ دیتے ہیں اور پرکرتی میں لین ہو جاتے ہیں۔ انہیں
بھو پرتیہ نامی سمادھی پراپت ہوتی ہے۔

ویاکھیا۔ بدیہہ نرآکار ایشور کو بھی کہتے ہیں۔ اس لئے بدیہہ کا بھاو یہ ہوا کہ وہ یوگی جو ایشور
میں لین ہو جاتے ہیں۔ پرکرتی لے کا بھاو یہ ہے۔ کہ یوگی نے شریر کی ممتا اتنی چھوڑ دی۔ گویا اس
کا جسم اپنے کارن میں لین ہو چکا ہے۔ ایسے یوگی ہی پرکرتی لے کہلاتے ہیں۔ بدیہہ کا ارتھ
یہ نہیں کہ شریر رہت ہو جانا۔ جیسا کہ کئی ٹیکاکار کرتے ہیں۔ جنک کو بھی تو بدیہہ کہتے ہیں کیا
وہ شریر دھاری نہیں تھے؟

بھو भव نام جگت کا ہے۔ بھو भव جنم کو بھی کہتے ہیں۔ بھو پرتیہ کا مطلب یہ ہے
کہ یوگی جسے جسم کی تو شردھا نہیں ہے۔ مگر صرف اتنا گیان ہے۔ کہ اس کا جنم ہوا تھا یا وہ جگت میں
ہے۔ ویاس جی نے لکھا ہے۔ کہ بھو پرتیہ سمادھی سدھ یوگی اپنے سنسکار سے چت
میں موکھش کا سا آنند بھوگتے ہیں۔ مگر جب چت اس سدھ اوستھا سے لوٹ کر اپنے ادھکار
سے پراکرت (مادی) چیزوں میں لگ جاتا ہے تب وہ آنند باقی نہیں رہتا (نارائن سوامی)

پدچھید معہ ترجمہ۔ (شردھا) شردھا (ویریہ) ویریہ (سمرتی) سمرتی (سمادھی) سمادھی (پرگیا پوروکا) اور پرگیا جس کا کارن ہیں وہ (اترلیشام) دوسروں کی۔ (۲۰)

ارتھ۔ شردھا۔ ویریہ۔ سمرتی۔ سمادھی اور پرگیا پورنک دوسروں کا (اُپائے پرتیہ یوگیوں کا یوگ سدھ) ہوتا ہے۔ (۲۰)

ویاکھیا۔ اسمپرگیات سمادھی کے دو بھید کئے تھے۔ ایک بھو پرتیہ۔ جس کا ورنن سوتر ۱۹ میں کیا گیا ہے اور ایک اُپائے پرتیہ۔ جس کا بیان اس سوتر میں کرتے ہیں۔ یوگ بھرشٹ پرش بھو پرتیہ یوگی ہیں۔ ارتھات وہ پچھلے سنسکاروں کی وجہ سے جنم ہی سے یوگ کی سدھی میں لگ جاتے ہیں۔ مگر جو جنم کے سنسکاری نہیں ہیں۔ وہ پہلے اُپائے (کوشش) کر کے شاستر اور آچاریہ کے اُپدیش کو سنتے ہیں۔ تب من میں وچار کرنے سے ان کی یوگ میں شردھا پیدا ہوتی ہے۔ پہلے ان کو آتما اور پرماتما کی ہستی میں وشواس ہوتا ہے۔ اور پھر وہ یہ سمجھ لیتے ہیں۔ کہ اُپائے کرنے سے وہ پرماتما کو پراپت کر سکتے ہیں۔ اور یہ بھی جان لیتے ہیں۔ کہ پرماتما کی پراپتی کا وہ اُپائے صرف یوگ ہے اس طرح یوگ سادھن کی رغبت ان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اسی کا نام شردھا ہے ستیہ کے دھارن کرنے کو ہی شردھا کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ جب منش کا ستیہ ارتھات یوگ میں پریم اتنا بڑھ جاتا ہے۔ کہ وہ اس کا ابھیاس کرنے کے لئے مجبور ہو جاتا ہے تب اس کے اندر شردھا (ستیہ کے دھارن کرنے کی شکتی) پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ پرم کلیان کارنی شردھا یوگی کی ساری رکاوٹوں سے ماتا کی طرح رکشا کرتی ہے۔ اور اُسے کُمارگ میں نہیں جانے دیتی۔ اس شردھا سے یوگی کے اندر وشواس اور پرسنتا بڑھتی ہے۔ جس سے وہ ویریہ وان ہوتا ہے۔ ارتھات اس کا اُتساہ یوگ سادھن میں بہت بڑھ جاتا ہے۔ مطلب کہ شردھا دھرم کے کام میں (اور اس لئے یوگ سادھن میں بھی) ایک بہت بڑا انگ ہے۔ جب یہ منش میں پیدا ہو جاتی ہے۔ تو اس کام کے کرنے میں

ایسا اُتساہ بڑھتا ہے۔ کہ وہ کام خواہ کتنا ہی مشکل ہو۔ آسانی کے ساتھ تکمیل کو پاجاتا ہے۔ اُتساہ (ہمت) کے بڑھ جانے سے یوگی کے اندر سمرتی پیدا ہوتی ہے۔ ارتھات اس کا دھیان پختہ ہوتا ہے اور سمرتی ارتھات دھیان کی پختگی سے یوگی کا چت سمادھی میں لگتا ہے اور پھر سمادھی سے پرگیا ارتھات وویک (یتھارتھ گیان) بڑھ جاتا ہے جس سے یوگی کو تتو کا گیان ہو جاتا ہے۔ اس طرح اُپائے (سادھن) سے جو یوگ کی سدھی ہوتی ہے۔ اس کو اُپائے پرتیہ کہتے ہیں۔

خلاصہ۔ مطلب یہ کہ پہلے شاستر اور گورو کے اُپدیش سے یوگ میں شردھا پیدا ہوتی ہے۔ شردھا سے ویریہ ارتھات اُتساہ بڑھتا ہے۔ اُتساہ کے بڑھنے سے یم نیم وغیرہ کا پالن ہوکر سمرتی جاگرت ہوتی ہے۔ ارتھات دھیان لگنے لگتا ہے۔ دھیان سے سمادھی ہوتی ہے اور اس سے پرگیا ارتھات سمپرگیات یوگ کی پراپتی ہو کر اس کے بعد پرویراگیہ سے اسمپرگیات یوگ کی سدھی ہو جاتی ہے۔ اس کا نام اُپائے پرتیہ یوگ ہے۔

ان اُپائے پرتیہ یوگیوں میں جن کا ویراگیہ تیز ہوتا ہے۔ ان کو جلدی کامیابی ہوتی ہے یہ اگلے سوتر میں بتلاتے ہیں۔

سوتر ۲۱ ——— درڑھ ویراگیہ والے یوگی

तीव्रसंवेगानामासन्नः।

سوتر۔ تیبر سنویگانام آسناہا

پد چھید مع ترجمہ۔ تیبر سنویگانام (تیز ویراگیہ والوں کی سمادھی) (آسنہ) نزدیک ہوتی ہے (۲۱)

ارتھ۔ تیز ویراگیہ والوں کو (سمادھی کی سدھی) نزدیک ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ جتنا تیز ویراگیہ ہوگا۔ اتنی ہی جلدی سمادھی کی سدھی ہوگی۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ جب ویراگیہ درڑھ ہوتا ہے۔ تو سمادھی کی سدھی میں دیر نہیں لگتی۔

مگر اس تیز ویراگیہ کے بھی تین بھید ہیں۔ جن کا بیان آگے کرتے ہیں

سوتر ۲۲ —— مردو مدھیہ اور ادھی ماتر یوگی

मृदुमध्याधिमात्रत्वात्ततोऽपि विशेषः।

سوتر - مردو - مدھیہ - ادھی ماتر توات - تتو - اپی - وشیشاہ (۲۲)

پدچھید معہ ترجمہ - (مردو - مدھیہ - ادھی ماتر توات) مردو - مدھیہ اور آدھی ماتر ہونے سے (تتو - اپی) اس سے بھی (وشیشہ) وشیش ارتھات زیادہ نزدیک ہوتی ہے

ارتھ - مردو - مدھیہ اور آدھی ماتر سے اس سے بھی وشیش (زیادہ نزدیک) ہوتی ہے ا مطلب یہ کہ تیز ویراگیہ بھی مردو - مدھیہ اور ادھی ماتر تین طرح کا ہوتا ہے۔ ان کے مطابق سمادھی بھی نزدیک - نزدیک تر اور نزدیک ترین ہو جاتی ہے۔

ویاکھیا - اوپر یوگ کی پراپتی کے جو شردھا وغیرہ اُپائے بتلائے گئے ہیں وہ ادھکاری بھید سے کسی میں مردو (کم یا سست) کسی میں مدھیہ (درمیانی) اور کسی میں ادھی ماتر ارتھات تیز ہوتے ہیں - اور اس لئے ان کے ادھکاروں کے مطابق ہی ان میں ویراگیہ بھی مردو (سست) مدھیم (درمیانی) اور ادھی ماتر (تیز) ہوتا ہے۔ مدعا معاف مطلب یہ ہے۔ کہ جن یوگیوں میں شردھا آدی اُپائے ڈھیلے (ادنےٰ درجہ) کے ہوتے ہیں۔ ان کو ویراگیہ دیر سے ہو کر یوگ کی پراپتی بھی دیر سے ہی ہوتی ہے۔ اور جن یوگیوں کے اُپائے درمیانی (نہ ڈھیلے نہ تیز) ہوتے ہیں۔ ان کا ویراگیہ بھی درمیانی ہوتا ہے اور جن کے اُپائے بہت تیز ہوتے ہیں۔ ارتھات بڑی پوری سرگرمی سے اُپایوں (سادھن) میں لگتے ہیں۔ ان کو بہت جلد ویراگیہ کی پراپتی ہو کر سمادھی لگ جاتی ہے۔ اس طرح ادھکاری بھید سے اُپائے اور ویراگیہ کے بہت سے بھید ہو سکتے ہیں۔

سوال - کیا مندرجہ بالا اُپایوں سے ہی ویراگیہ کی پراپتی ہوتی ہے یا اور بھی کوئی

اُپائے ہے۔ اس کا جواب اگلے سوتر میں دیا ہے۔

سوتر ۲۳ ——— ایشور کی بھگتی

ईश्वरप्रणिधानाद्वा ।

سوتر۔ اِیشور پرنی دھانادوا

پدچھید معہ ترجمہ۔ (ایشور پرنی دھانات) ایشور کے پرنی دھان ارتھات بھگتی سے (وا) بھی

ارتھ۔ ایشور کے پرنی دھان ارتھات اُپاسنا یا بھگتی سے بھی سمادھی کی سدھی جلدی ہو جاتی ہے (۲۳)

ویا کھیا۔ اب سمادھی کی سدھی کا دوسرا اُپائے بتلاتے ہیں۔ کہ جب پرش پوری طرح سے ایشور میں چت لگا کر ایشور کی بھگتی کرتا ہے۔ انیہ چت سے پرماتما کا چنتن کرتا ہے۔ تب پرماتما بھی اس پر کرپا کرتے ہیں۔ بھگوان کی کرپا درشٹی ہوتے ہی سمادھی کی جس کی یوگی کو چاہ ہے۔ سدھی ہو جاتی ہے۔ یہاں ایشور پرنی دھان سے بھگوان کی اپاسنا سے مراد ہے۔ جو کہ نام جپ اور ارتھ کی بھاونا سے ہوتی ہے اور جس کا ذکر سوتر ۲۸ میں کرینگے۔ اب جس ایشور کی بھگتی یا اپاسنا کرنی ہے۔ اس کا سوروپ بیان کرتے ہیں۔ تاکہ نام جپ کے وقت ارتھ کا چنتن کیا جا سکے۔

سوتر ۲۴ ——— ایشور کا سوروپ

क्लेशकर्मविपाकाशयैरपरामृष्टः पुरुषविशेष ईश्वरः

سوتر۔ کلیش۔ کرم۔ وپاک آشئی ر پراِمرشٹاہ۔ پرش وشیش۔ ایشور ہا (۲۴)

پدچھید معہ ترجمہ (کلیش کرم) کلیش۔ کرم (وپاک آشئی) پھل اور واسناؤں سے (اپرامرشٹاہ) بالکل نہ چھوا ہوا (یا بالکل رہت)۔ (پرش وشیشاہ) پرش وشیش (ایشورہا) ایشور ہے (۲۴)

ارتھ ۔ کلیش (دکھ) کرم ۔ کرموں کے پھل اور واسناؤں سے جو چھوا نہیں گیا ۔ ارتھات ان وِکاروں سے جو بالکل (تین کال میں) پاک ہے ۔ وہ پرش وشیش ایشور ہے ۔

ویاکھیا ۔ کلیش ۔ پانچ طرح کے ہیں ۔ اَودیا ۔ اسمتا ۔ راگ ۔ دویش اور ابھی نویش ان کا ذکر دوسرے پاد کے سوتر ۳ میں کرینگے ۔ کرم ۔ بھلے برے کرم ۔ وِپاک بھلے برے کرموں کے پھل ۔ آشئے ۔ کرم اور کرم کے پھل سے پیدا ہوئی واسنا ۔ جو جنم کا کارن ہوتی ہے ۔ یہ چاروں وِکار یا اُپادھیاں ۔ پرش ارتھات جیو کو ہوتی ہیں ۔ ایشور ان سے تینوں زمانوں میں رہت ہے ۔ اس کو یہ وکار کسی حالت میں چھو بھی نہیں سکے ۔ اس لئے ایشور پرش وشیش ہے ۔ مطلب یہ کہ جیو آتما اور پرماتما دونو پرش ہی ہیں مگر اودیا آدی کلیش ۔ شبھ اشبھ کرم ۔ کرموں کے پھل اور پھل بھوگنے کی واسنائیں یہ جیو آتما کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں ۔ پرماتما ان کے سمبندھ سے بالکل رہت ہے ۔ اس لئے وہ پرش وشیش ہے ارتھات بے مثال ہے ۔ اگرچہ جیون مکت پرش بھی مندرجہ بالا چاروں وکاروں سے رہت ہوتے ہیں ۔ مگر ان کو پرش وشیش نہیں کہہ سکتے ۔ کیونکہ کسی وقت وہ بندھن میں تھے ۔ مگر پرماتما میں سوبھاوک طور سے ہی یہ وکار کسی کال میں بھی نہیں ہوتے وہ سدا ہی ایشور ہے اور سدا ہی مکت ہے ۔ اس لئے پرش وشیش ہے

خلاصہ ۔ یہ کہ جو مندرجہ بالا چاروں وِکاروں سے بالکل پاک ہے ۔ وہ پرش وشیش ایشور ہے ۔ وشیش اس لئے ہے کہ صرف وہی ایک ایسا ہے ۔ جو کہ تینوں کال میں ارتھات سدا ہی وکار رہت ہے ۔ جیون مکت پرشوں سے تمیز کرنے کے لئے پرش وشیش کہا ہے کیونکہ وہ تو وکاروں کو مٹا کر جیون مکت ہوتے ہیں ۔ مگر ایشور میں وِکار ہیں ہی نہیں ۔ تین کال میں نہیں ۔ وہ سدا ہی مکت ہے

سوتر پچیس —— ایشور سروگیہ ہے

तत्र निरतिशयं सर्वज्ञबीजम्।

سوتر - تتر نِراتی شیئم سروگیہ بیجم (۲۵)

پدچھید و ترجمہ - (تتر) اس میں (نراتی شیئم) نراتی شے (سروگیہ بیجم) سروگیتا کا بیج ہے۔

ارتھ - اس میں (ایشور میں) سروگیتا کا بیج نراتی شے ہے۔ ارتھات ایشور بے حد سروگیہ ہے۔ اس کی سروگیتا کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے (۲۵)

ویاکھیا - جس سے کوئی وستو (بڑھکر ہو) وہ ساتی شے ہوتا ہے جیسے پہاڑ بڑا ہے۔ مگر زمین اس سے بھی بڑی ہے۔ اس لیئے پہاڑ ساتی شے ہے۔ زمین سے بھی سورج بڑا ہے۔ اس لیئے زمین بھی ساتی شے ہے جو ساتی شے (محدود) وستو ہو۔ اس پہ کوئی نراتی شے (جس سے بڑھکر کوئی نہ ہو ارتھات لامحدود) وستو بھی ضرور ہونی ہے۔ جیسے پہاڑ۔ زمین اور سورج ساتی شے بڑے ہیں ارتھات بڑے تو ہیں۔ پھر بھی وہ محدود ہیں۔ ان پر نراتی شے بڑی وستو ہے۔ اور وہ ہے آکاش۔ اسی طرح انسان میں سروگیتا کا بیج ہے۔ ارتھات وہ صرف اندریوں کے وشیوں کو ہی نہیں جانتا۔ بلکہ تھوڑا بہت اندریوں سے بالاتر وستو کا بھی گیان رکھتا ہے۔ یہی سروگیتا کا بیج ہے۔ یہ گیان کسی میں تھوڑا ہے۔ کسی میں بہت۔ اس لیئے ساتی شے ہے مگر اس گیان کی بھی کہیں حد ہونی چاہیئے۔ سو جہاں اس کی حد ہے ارتھات پورن سروگیتا ہے۔ وہی پرماتما ہے۔ یہ سروگیتا کا بیج جو منش میں ساتی شے (خواہ کتنا ہی بڑا ہو۔ پھر بھی محدود) ہے۔ پرماتما میں جاکر نراتی شے ارتھات لامحدود ہوتا ہے۔

خلاصہ مطلب یہ کہ پرماتما میں سروگیتا لامحدود ہے۔ اس سے بڑھکر سروگیہ سب کچھ جاننے والا۔ سرب گیاتا) اور کوئی نہیں ہے۔ وہ پورن گیانی ہے۔ کوئی گیان ایسا نہیں ہے۔ جو اس میں نہ ہو۔ اور اس سے باہر ہو۔ اس لیئے اگلے شلوک

میں اُسے گوروؤں کا بھی گورو بتلایا ہے۔

سوتر چھبیس ۲۶ - ایشور گوروؤں کا بھی گورو ہے

पूर्वेषामपि गुरुः कालेनानवच्छेदात् ।

سُوتر - پُوروِیشام پی گُورُو - کالین اَن وَچھیدات (۲۶)

پد چھید معہ ترجمہ - (پُوروِیشام) پہلے ہونے والوں کا (اپی) بھی (گورو) گورو ہے کالین - کال سے (اَن وَچھیدات) محدود نہ ہونے سے (۲۶)

ارتھ - ایشور کال سے محدود نہیں ہے (تینوں کالوں میں ایک سا رہتا ہے)۔ اس لئے وہ پہلے ہونے والے برہما آدی گوروؤں کا بھی گورو ہے۔

ویاکھیا - کال سب کو کھا جاتا ہے۔ سرشٹی کی پیدائش میں جو برہما - وشنو مہیش وغیرہ گورو ہوتے ہیں۔ ان کا بھی وقت پا کر ناش ہوتا ہے۔ مگر ایشور کا ناش تین کال میں نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کال کی حد اس کے لئے نہیں ہے اس لئے وہ مہان گوروؤں کا بھی گورو ہے۔ وہی برہما آدی گوروؤں اور سب رشی منیوں کو پیدا کرتا اور پھر اپنے میں لین کر لیتا ہے۔

رشی دو طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جنہیں سرشٹی کے آدی میں ہی پرماتما کی طرف سے وید رُوپی گیان ملتا ہے۔ یہ وید رشی کہلاتے ہیں۔ اور دوسرے جو بعد میں ان ویدوں سے گیان پراپت کر کے رشی بنتے ہیں۔ یہ شُرت رشی کہلاتے ہیں۔ انہیں کو ویدوں میں پورب (پہلے کے) اور نوتن (نئے) رشی کہا گیا ہے۔ ایشور ان دونوں کا گورو اور تعلیمات پیدا کرنے والا اور گیان دینے والا ہے۔ وہ جنم مرن سے رہت ہے۔ اس لئے کال کا بھی کال ہے جیسا کہ شریمد بھگوت گیتا میں شری کرشن کہتے ہیں۔

"ہے پارتھ! تو ایسا جان۔ کہ سمپورن پرانیوں کا سناتن بیج میں ہی ہوں۔ بدھی وانوں

کی سدھی اور تپسویوں کا تیج بھی میں ہوں (۷ - ۱۰) ہے ارجن! ماضی (پہلے گذرے ہوئے) حال (موجودہ زمانہ کے) اور مستقبل (آگے ہونے والے) سب پرانیوں کو میں جانتا ہوں مگر کال کی حد میں ہونے کی وجہ سے کوئی بھی پرانی مجھے نہیں جانتا (۷ - ۲۶) میں ہی سب دیوتاؤں اور رشیوں کا آدی کارن ہوں (۱۰ - ۲) ان حوالجات سے بھی ایشور سب گوروؤں کے گورو سدھ ہوتے ہیں۔

خلاصہ۔ مندرجہ بالا تین سوتروں میں جو ایشور کا سوروپ بتلایا گیا ہے۔ اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ ایشور سب طرح کے کلیشوں ارتھات دکھوں۔ سب طرح کے شبھ اشبھ کرموں۔ کرموں کے پھلوں اور واسناؤں سے بالکل رہت پرش وشیش (واحد لاشریک) ہے۔ اس کا گیان پورن ہے۔ ارتھات وہ بے حد گیان والا ہے اور کال کا بھی کال ہے۔ تینوں کالوں میں ایک رس رہنے والا ہے۔ جنم مرن کے بندھن میں نہیں آتا ارتھات سدا مکت ہے۔ اور مہان سے بھی مہان ہے۔ اب تک جو برہما آدی مہان گورو اور رشی مہرشی وغیرہ گیانی ہو چکے ہیں۔ ایشور ان سب کا بھی گورو ہے۔ اس طرح تین سوتروں میں ایشور کا سروپ کہا۔ اب اس ایشور کی اپاسنا یا بھگتی کس طرح کرنی چاہیئے۔ یہ بتلانے کے لئے پہلے اس کا واچک (نام بتلاتے ہیں۔

سوتر ۲۷ ——— ایشور کا حقیقی نام اوم ہے

सूत्र - تسیہ واچک پرنواہا (۲۷) तस्य वाचकः प्रणवः

پدچھید معہ ترجمہ۔ (تسیہ) اس (ایشور) کا (واچکاہ) واچک یا نام (پرنو) اوم ہے

ارتھ۔ اس (ایشور) کا واچک یعنی حقیقی نام اوم ہے

ویاکھیا (شرح)۔ یہ پرماتما کا نام ہے۔ ویاس بھاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ اس نام کے ساتھ پرماتما کا نتیہ سمبندھ ہے۔ ارتھات جب جب بھی سرشٹی ہوتی ہے تب

تب ان کا ہی نام قائم رہتا ہے۔ باقی ایشور پرماتما وغیرہ جتنے نام ہیں۔ وہ بھگوان کے صفاتی نام ہیں۔ یہ دوسروں کے بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر اوم سے صرف پرمیشور ہی جانا جاتا ہے۔ کیونکہ اوم شبد میں بہت سی صفات آجاتی ہیں۔

یہ ॐ شبد अ + उ + म تین اکھشروں سے مل کر بنا ہے۔ ان میں سے अ کار وراٹ، اگنی، وشو وغیرہ بہت سے ارتھوں کا واچک ہے۔ उ کار سے ہرنیہ گربھ، وایو، تیجس وغیرہ اور म کار سے ایشور، پراگیہ، پرکرتی وغیرہ ناموں کا گرہن ہوتا ہے۔

ہمارے جگت میں انتریامی روپ سے بھگوان پھیلے ہوئے ہیں۔ اس لئے وراٹ ہیں۔ ویدوں، شاستروں، رشیوں، منیوں سب کے پوجیہ ہیں۔ اس لئے اگنی ہیں۔ اور سرب ویاپک ہونے سے وشنو ہیں۔ سورج چاند وغیرہ جتنے بھی چمکنے والے اور تیجسوی پدارتھ ہیں۔ وہ سب بھگوان کے گربھ میں استھت اور اسی پرکاشت ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ ہرنیہ گربھ ہیں۔ کلیان کر کے آنند کے داتا ہیں۔ اس لئے شنکر ہیں۔ پرکاش سوروپ ہونے کی وجہ سے تیجس ہیں۔ سب ایشوریہ کے سوامی ہونے سے ایشور ہیں۔ سرو گیہ ہونے سے پراگیہ ہیں۔ سب جگت کے پیدا کرنے والے ہونے سے پرکرتی ہیں۔ چنانچہ ان کے ان سب اور دیگر صفاتی بیشمار ناموں کا گرہن اوم شبد مارتر سے ہو جاتا ہے۔ جس کا مختصر ساورنن شاستروں کے آدھار سے نیچے کیا جاتا ہے۔[۲]

---

[۲] جو سجن اس پرم کلیان کاری اوم کے ارتھ اور رہسیہ کو جاننا چاہیں۔ وہ ہماری تیار کردہ پستک اوم دگ درشن یا اوم کی مہما اور جپ کی ودھی قیمتی چودہ آنے منگا کر پڑھیں۔ اس پستک سے اوم کے جپ اور ارتھ کی بھاونا کرنے میں بہت مدد ملیگی (مترجم)

پرنو یا اوم کی مہما

ماتا کے گربھ سے نکلکر جب سنتان اس سنسار میں آتا ہے اور جات کرم وغیرہ سنسکاروں کے بعد اس کا اُپنین سنسکار ہوتا ہے۔ تب جنم داتا پتا اپنے پتر کو ओ३म् (اونکار) کی شرن میں رکھ دیتا ہے اور ماتا اپنے پرانوں سے بھی پیارے پتر کو بھگوتی گایتری (وید ماتا) کی شرن میں سونپ کر سبکدوش ہو جاتی ہے۔ منو جی کا بچن ہے کہ

तत्रास्य माता सावित्री पिता त्वाचार्य उच्यते

ارتھات اُپنین کے دن سے ओ३म् پتا اور ساوتری دیوی ماتا بن جاتی ہے ان دونو کا گیان جس پتر کو نہ ہو۔ وہ ابھاگا ہے۔ اس لئے ہر ایک دوج (براہمن کھشتری اور ویش) کا دھرم ہے۔ کہ وہ اپنے حقیقی ماتا پتا (اوم و گایتری) کو جانے اور نتیہ اُن کی اُپاسنا کرے۔ سوتر کار بھگوان پتنجلی نے سوتر ۲۴ تا ۲۶ میں جس ایشور کا سروپ بیان کیا ہے۔ اسی بھگوان کا نام اوم ہے۔ اس بھگوان کو ہم ان آنکھوں سے دیکھ نہیں سکتے۔ جو چیز کبھی دیکھی نہ ہو۔ اس کا جاننا بہت مشکل ہوتا ہے۔ مگر اس میں آسانی یہ ہے کہ اس ایشور کا جو اوم نام ہے۔ اس میں بھگوان کی سبھی صفات آ جاتی ہیں۔ اس لئے اوم کے جپ اور اس کے ارتھ کی بھاونا کرنے سے (جیسا کہ اگلے سوتر میں بتلائیں گے) بھگوت ساکشاتکار بآسانی ہو سکتا ہے کیونکہ ओ३म् میں अ + उ + म ۔ یہ تین اکشر ہیں۔ ان میں رگوید کے جتنے منتر ہیں۔ ان سب کا سار (لب لباب) अ میں لیا گیا ہے۔ یجروید کا उ میں اور سام وید کا म میں۔ اسی طرح (अ + उ + म) ویاکرن کے مطابق ملکر ओ३म् ایک اکشر بن کر اپنی مہما سے پرمیشور کا واچک ہے۔ اس میں سب سے پہلے مہرشی منو جی کی گواہی دیکھئے (ایکاکشرم پرم برہم ارتھات ओ३म् ہی پرم برہم ہے) اور شریمد بھگوت گیتا میں بھی تینوں ویدوں کے سار سوروپ

(اوم - اِتی ایک اکھشرم برمھ ارتھات اوم ایک ما اکھشر برمھ ہے) ایسا ہی کہا گیا ہے - کٹھ اُپنشد میں اوم کی مہما اس طرح گائی گئی ہے کہ

" پاروں وید جس کا اُپدیش کرتے ہیں اور سارے تپسوی جس کی مہما کا ورنن کرتے ہیں - جس کی کامنا کرتے ہوئے سجن لوگ برہم چریہ جیسے کٹھن برت کو دھارن کرتے ہیں - وہ پد میں تمہیں اختصار سے کہتا ہوں - وہ ॐ اوم ہے" اتنا بتلا کر آگے دو منتروں میں کہا ہے - کہ

یہ اوم ہی اکھشر (لافانی) پرمھ ہے یہی پر برمھ ہے - اسی کو جان کر منش یا اُپاسک برمھ لوک میں مہما والا ہوتا ہے اور جس چیز کی کامنا کرتا ہے - اسی کو پا لیتا ہے " - شریمد بھگوت گیتا میں بھگوان نے شری مکھ سے کہا ہے - کہ پرنو سرب ویدیشو ارتھات سب ویدوں میں ہیں ان کا سار اوم کا رہوں "

ان سب حوالجات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ॐ ایشور کا واچک ہے - اور ایشور واچیہ ہیں - اور کا نہ شبد ہے اور بھگوان ارتھ ہیں - شبد اور ارتھ کا سمبندھ دائمی ہوتا ہے - اس لئے ایشور اور اوم کا واچیہ واچک سمبندھ بھی دائمی ہے -

سُوتر اٹھائیس - اُپاسنا کیسے کرنی چاہیئے؟

تج جپس تدار تھ بھاونم

तज्जपस्तदर्थभावनम् ।

پدچھید معہ ترجمہ - تت جپا - اس (ॐ) کا جپ اور تت ارتھ بھاونم اس کے ارتھ کا چنتن کرنا چاہیئے - (۲۸)

ویا کھیا - اس سوتر میں بتلایا ہے - کہ ایشور کی بھگتی یا اُپاسنا اوم کے جپ اور اس کے ارتھ کا چنتن (انوبھو) کرنے سے ہوتی ہے - اب سوال یہ ہوتا ہے کہ ॐ کا جپ کیسے کرنا چاہیئے اور ارتھ کی بھاونا کیسے کی جا سکتی ہے؟

اس بارے میں اگر پوری واقفیت درکار ہو۔ تو ہماری تیار کردہ پُستک اوم کی مہما اور جپ کی ودھی نامی پُستک پڑھنی چاہیئے۔ یہاں نہایت اختصار سے بیان کیا جاتا ہے۔

برہم مہورت میں سنان وغیرہ سے فارغ ہو کر شدھ ایکانت ستھان میں آسن پر بیٹھ کر پہلے جپ کا سنکلپ کرے۔ پھر کم از کم دس پرانایام کرے۔ اس کے بعد آچمن اور شانتی منتر کا پاٹھ کرے۔ اور یہ انوبھو کرے۔ کہ امرت سوروپ پرماتما میرے نیچے اوپر۔ آگے پیچھے۔ دائیں بائیں سب طرف براجمان ہیں اور ہر طرف شانتی کا ہی سامراجیہ ہے۔ اسی طرح جب چت باہیہ ورتیوں سے شانت ہو جائے اور دسوں اطراف امرت سوروپ پربھو کا انوبھو ہونے لگے تو نہایت ہی میٹھے سُر سے جو کہ صرف اپنے آپ کو سُنائی دے۔ اوم۔ اوم۔ اوم اس طرح جپ کرنا شروع کرے۔ جپ کرتے وقت من میں ایشور کے سوروپ کا دھیان رکھے۔ جیسا کہ بھگوان سوترکار نے سوتر ۲۴ تا ۲۶ میں بتلایا ہے۔ جب منہ سے جپ کرنے میں رکاوٹ معلوم ہو۔ تو مانسک جپ شروع کردے۔ ارتھات زبان کو نہ ہلا کر من ہی میں ہی جپ کرے۔ جب جب جپ سے خیال ہٹ کر دُنیاوی پدارتھوں میں جائے تب تب اور بھی زور سے جپ کرے۔ اسی طرح جتنی لگن سے جپ کیا جاویگا۔ اتنی ہی جلدی دھیان ستھر ہوگا۔ ہمارا انوبھو تو یہ ہے۔ کہ کم از کم ایک ہزار "اوم" کا جپ کرنے کے بعد چت ایکاگر ہونے لگتا ہے لیکن خواہ کوئی کیسا ہی چنچل چت ہو۔ اگر وہ پرانایام کیا تھ ستھر آسن ہو کر ۲ گھنٹے تک جپ کرے اور چت ایشور کے انوبھو میں لگاوے تو یہ انوبھو کی بات ہے کہ اس کا چت ایکاگر ہو جاتا ہے۔

اب اپنشدوں کے آدھار پر اوم کے جپ کی ودھی مختصراً بیان کرتے ہیں۔

" منڈک اُپنشد میں لکھا ہے کہ:-

(۱) اُپنشد (برہم ودیا) رُوپی کمان کو پکڑ کر اس میں اُپاسنا رُوپی تیز تیر لگا دے

پرمیشور میں مگن ہوئے چت سے کمان کو کھینچ کر - ہے پیارے! اس ادناشی نشانہ کو بیندھو - مطلب یہ کہ بھگوان میں اننیہ روپ سے دھیان جماؤ -

(۲) **پرنو** (جو سواس پرشواس کا آدھار ہے ارتھات اوم) دھنش (کمان) ہے - ابھیاسی کی آتما بان یا تیر ہے - اور برہم وہ نشانہ کہلاتا ہے - (آلس اور پرماد کو چھوڑ کر) ہوشیاری سے اسے بیندھنا چاہیئے ارتھات جیسے نشانہ میں بان جا کر لگتا ہے - ویسے ہی ابھیاسی کا آتما برہم میں لین ہو جانا چاہیئے - (منڈک ۲ - کھنڈ ۲ - منتر ۳ و ۴)

(۳) جس پرمیشور میں دیؤ - پرتھوی اور انترکھش (آکاش) پرویا ہوا ہے - جس میں من سب پرانوں کے ساتھ پرویا ہوا ہے - اس ایک اننیہ روپی آتما پرماتما کو جانو - دوسری باتیں (جن سے برہم کی پراپتی نہیں ہوتی) فضول ہیں - ان کو چھوڑ دو - کیونکہ یہ برہم ہی سنسار ساگر میں ڈوبے ہوئے پرانیوں کے لئے امرت کی طرف لے جانے والا مضبوط پل ہے (منتر ۵)

(۴) رتھ کے پہیئے کی ناف میں جس طرح آرے (ڈنڈے) جڑے ہوتے ہیں - ویسے ہی ہردے میں سب ناڑیاں جڑی ہوتی ہیں - وہیں (ہردے میں ہی) یہ آتما اپنے پورے جلوے کے ساتھ پرگٹ ہوتا ہے - اوم روپ سے اس آتما کا دھیان لگاؤ - اگیان کی تاریکی کو پار کرنے کے لئے تمہارا کلیان ہو (منتر ۶)

اوم روپی نشانہ

(۱) برہم ودیا کی کمان بننے کا مطلب یہ ہے - کہ اپنشد روپی برہم ودیا ... کو دھیان دے کر پڑھو - پھر اس برہم ودیا میں اپاسنا کا تیز تیر لگاؤ - ارتھات اپنا من پورے طور سے بھگوان میں لگا دو - جیسے نشانہ باز نشانہ میں ہی پورا

دھیان رکھ کر نشانہ لگاتا ہے - ویسے ہی تم برمھ میں اپنے چت کو لگا دو - جس سے تمہیں اوناشی برمھ کی پراپتی ہوگی - (۲) اب یہ اوم (प्रणव) دھنش ہے - اپنا آتما ہی تیر ہے - برمھ نشانہ ہے - سستی اور غفلت کو چھوڑ کر اسے بیندھنا چاہیئے - اوقات پورے طور سے اپنے آتما کو اوم ہی لگا دینا چاہیئے - مندرجہ بالا منتر میں اوم کی جگہ پرنو شبد آیا ہے - ہم جو سانس اپنے اندر کھینچتے ہیں - اس سے سو کی آواز پیدا ہوتی ہے - اور جو باہر نکالتے ہیں - اس سے ہم کی آواز پیدا ہوتی ہے - اس لئے شواس پر شواس سے سوہم کی آواز نکلتی ہے - جلدی میں سوکا س اور ہم کا ہ حذف ہو جاتا ہے اور اوم رہ جاتا ہے - یہی پرنو ہے - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک پرانی ہر لمحہ میں اوم کا نادانستہ طور پر جپ کر رہا ہے - چونکہ جانداروں کی زندگی سانس کی آمد و رفت پر ہی منحصر ہے - اس لئے کہنا چاہیئے کہ پرنو ارتھات اوم ہی تمام جانداروں کی زندگی کا سہارا ہے جس وقت اوم کا جپ چھوٹ جاتا ہے تب پرانی کی زندگی کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے - پیارے بھائیو! سوچو - یہ اوم کی کتنی بڑی مہما ہے - دراصل یہ اوم ہی جیون داتا ہے - اسی لئے رشیوں نے کہا ہے - کہ یہ ہم امرت کا چشمہ ہے - جو اپاسک اوم کا جپ کرتے ہوئے اوم میں ہی محو ہو جاتا ہے سب طرف اوم ہی اوم دیکھتا ہے - اپنی ہستی کو بھی اوم میں ملا دیتا ہے اس کے امرت (لافانی) ہونے میں شک ہی کیا ہے -

(۴) اوم سرو ویاپک ہے - تاہم اس کے درشن ہردے میں ہوتے ہیں جس طرح رتھ کے پہیئے کے ڈنڈے نابھی سے جڑے رہتے ہیں ویسے ہی جسم کی تمام نس ناڑیاں ہردے میں جڑی ہوئی ہیں اور آتما وہیں رہ

اس ہردے میں براج کر سارے شریر کو جیون شکتی دے رہا ہے ۔ اس آتما میں اوم کی بھاونا کر کے اسی دھنی میں مگن ہو جانا چاہیئے ۔ یہی سنسار روپی ساگر اور اودیا روپی اندھکار سے پار ہونے کا اچوک سادھن ہے ۔ جو ایسا سادھن کرتے ہیں ۔ ان کا کلیان ہوتا ہے ۔ اور ان کے ہردے کی سب گرنتھیاں سب آپ ہی شلجھ جاتی ہیں ۔ ان کو آتمک آنند پراپت ہوتا ہے ۔

(۱) شویتا شویتر اپنشد میں برہم کے درشن کا اپائے بتلاتے ہوئے لکھا ہے ۔ ہرشی شویتا شویتر اوم روپی برہم کے درشن کا اپائے بتلاتے ہوئے لکھتے ہیں

(۱) جیسے آگ لکڑی کے اندر ہی ہے ۔ مگر اس کی صورت باہر دکھائی نہیں دیتی ۔ اور نہ ہی اس کے اندر کی گرمی کا ناش ہوتا ہے ۔ وہ اگنی پھر لکڑی سے گرہن کی جاتی ہے ارتھات دو لکڑیوں کے رگڑنے سے ان میں چھپی ہوئی آگ پرگٹ ہو جاتی ہے ۔ ایسے ہی اوم کار کے دھیان (جپ اور سمرن) سے آتما اسی دیہہ میں گرہن کیا جاتا ہے ۔ پہلا ادھیائے منتر ۱۳

(۱) اپنے جسم کو نیچے کی ارنی (لکڑی) بنا کر اوم کو اوپر کی لکڑی بنا کر دھیان روپی رگڑ سے (دھیان ابھیاس سے) اپنے اشٹ دیو پرماتما کو دیکھے ۔ جیسے کہ دو لکڑیوں کے رگڑنے سے چھپی ہوئی اگنی کے درشن ہوتے ہیں (۱۴)

(۲) جیسے تلوں میں تیل ہوتا ہے ۔ دہی میں مکھن ہوتا ہے ۔ جھرنوں میں جل اور لکڑیوں میں آگ ہوتی ہے (اور جیسے یہ بتدریج پیلنے ، بلونے کھودنے اور رگڑنے سے پرگٹ ہوتے ہیں) اسی طرح پرماتما آتما میں

ارتھات اپنے آپ ہیں - اپنے دیہہ میں ہی گرہن کیا جاتا ہے دل جاتا ہے ؛ ارتھات انترمکھ دھیان سے جانا جاتا ہے - اگر کوئی ستیہ (سچی شردھا) اور تپ سے (برہم چریہ آدی نیموں کا پالن کر کے) اسے دیکھے (۱۵)

تشریح یگیہ میں اگنی پیدا کرنے کے لئے پیپل کی دو لکڑیاں مقررہ سائز کی تیار کی جاتی ہیں - یہ دونوں ارنیاں کہلاتی ہیں - ان میں سے جو نیچے ہوتی ہے - اسے ادھر ارنی اور جو اوپر ہوتی ہے - اسے اُتر ارنی کہتے ہیں - ان دونوں کے رگڑنے سے اگنی پیدا ہوتی ہے - یہ اگنی جو اس طرح رگڑنے سے پیدا ہوتی ہے - اس کی پرماتما کے درشن سے تشبیہ دی گئی ہے - اگنی پہلے دکھائی نہیں دیتی تھی - اگرچہ اس کا سوکھشم روپ نشٹ نہیں ہوا تھا - کیونکہ جوں ہی لکڑیوں کو رگڑا جاتا ہے اگنی پرگٹ ہو جاتی ہے - اسی طرح پرماتما اس دیہہ میں پہلے پہل (اگیان اوستھا میں) دکھائی نہیں دیتا - اگرچہ وہ ہمیشہ موجود رہتا ہے - جوں ہی بھگتی کے ذریعے دیہہ کو بار بار رگڑا جاتا ہے - اوم کا جپ اور دھیان کیا جاتا ہے تو چنگاری کے درشن کی طرح برہم ساکشات دکھائی دیتا ہے - جیسے تلوں میں تیل ہے وغیرہ مگر وہ پیلنے وغیرہ سے نکلتا ہے - ویسے ہی دیہہ میں پرماتما موجود ہے - مگر وہ اوم کے جپ اور دھیان روپی رگڑ سے پرگٹ ہوتا ہے - بقول ؎

جیوں تل ماہیں تیل ہے چقمق ماہیں آگ
تیرا پریتم تجھ میں جاگ سکے تو جاگ

اس طرح اوم کے جپ کے بارے میں اختصار سے نویدن کیا گیا ہے - مگر جگیاسو سجنوں سے بزور درخواست کی جاتی ہے - کہ وہ جپ کے بارے میں

گوبند کی سہایتا ضروری ہوئی۔ کیونکہ بنا گوبند کے اپنے آپ سادھن شروع کر دینے سے منزل مقصود پر پہنچنا ناممکن نہیں۔ تو بہت کٹھن ضرور ہے۔

سُوتر انتیس ——— جپ پا اُپاسنا کا پھل

ततः प्रत्यक्चेतनाधिगमोऽप्यन्तरायाभावश्च।

سُوتر۔ تتہ پرتیک چیتنا اُدھی گمو۔ اَپی انترایا ابھاوشچ

پد چھید معہ ترجمہ۔ (تتہ) اس (ओम् کے جپ اور ارتھ کی بھاونا رُوپی اُپاسنا) سے (پرتیک چیتنا ادھی گما) پرتیک چیتن ارتھات آتما کا گیان (چ انترایا ابھاو اپی) اور وگھنوں کا ابھاو (ناش) بھی ہوتا ہے (۲۹)

ارتھ۔ اوم کے جپ اور اس کے ارتھ کا چنتن رُوپ جو ایشور کی اُپاسنا ہے اس کا لابھ یہ ہے کہ اس سے پرتیک آتما کا ساکھشات کار ہوتا ہے۔ اور یوگ کے وگھنوں کا ناش ہوتا ہے

ویاکھیا۔ مندرجہ بالا طریقے سے اوم کی اُپاسنا اور ارتھ کا چنتن کرنے کے دو فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ آتما کو اپنے حقیقی سوروپ کا گیان ہوتا ہے۔ پرتیک اندر کو کہتے ہیں۔ اندریوں سے جو گیان ہوتا ہے۔ وہ پراک ارتھات باہر کا گیان ہوتا ہے۔ مگر پرنی دھان (ایشور کی بھگتی اور اُپاسنا) سے اندر کا گیان ہوتا ہے ارتھات ایشور کی کرپا ہو کر چت کی انترمکھی ورتی ہو جاتی ہے۔ جس سے سوروپ کا گیان ہونا آسان ہو جاتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہوتا ہے۔ کہ یوگ کے وگھنوں کا ناش ہوتا ہے۔ ارتھات یوگی کے راستے میں جو جو وگھن یا رکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ وہ اوم کے جپ سے دور ہو جاتی ہیں۔ اور یوگ کا مارگ شاہی سڑک کی طرح سرل اور سُکھدائی ہو جاتا ہے

ایشور پرنی دھان ارتھات اوم کے ذریعے ایشور کی اُپاسنا کرنے میں خصوصیت یہ ہے۔ کہ دوسرے اُپایوں میں تو اپنے اپنے پرشارتھ سے آگے بڑھنا ہوتا ہے مگر ایشور پرنی دھان (بھگتی) میں ایشور کی کرپا یوگی کے شامل حال ہو جاتی ہے۔ جو ہر طرح سے اس کی رکھشا کرتی ہے۔ جیسا کہ شریمد بھگوت گیتا میں کہا ہے کہ جو بھگت اننیہ بھاو سے میرا چنتن کرتے ہوئے میری بھگتی کرتے ہیں ان کے یوگ کھشیم ارتھات ضروریات کی تکمیل کے بھگوان خود ذمہ دار ہو جاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ ہر طرح سے ان کی رہنمائی کر کے وگھنوں کو مٹاتے ہیں۔

اب یوگ کے مارگ میں کون کون سے وگھن ہیں اور کتنے ہیں۔ یہ بتلاتے ہیں۔

سوتر تیس ۳۰ ـــــــ یوگ کے وگھن

व्याधिस्त्यानसंशयप्रमादालस्याविरतिभ्रान्तिदर्शनलब्धभूमिकत्वानवस्थितत्वानि चित्तविक्षेपास्तेऽन्तरायाः

سوتر۔ ویادھی۔ ستیان۔ سنشے۔ پرماد۔ آلسیہ۔ اورتی۔ بھرانتی درشن البدھ بھومی کتو۔ ان اوستھتو۔ تے۔ چت وکھیشپاس۔ سنتے۔ (۳۰)

شبدارتھ۔ (ویادھی) بیماری (ستیان) ناقابلیت (سنشے) شنکا (پرماد) شا ٹلنے کی عادت (آلسیہ) سستی (اورتی) ترشنا کا شانت نہ ہونا (بھرانتی درشن) متھیا گیان ہونا (البدھ بھومی کتو) سمادھی اوستھا کو پراپت نہ ہونا (ان اوستھتو) سمادھی کو پاکر بھی چت کا پھر ڈول جانا (تے) یہ (چت وکھیشپا) چت کے وکھشیپ (انترایا) وگھن ہیں (۳۰)

ارتھ۔ (۱) ویادھی (۲) ستیان (۳) سنشے (۴) پرماد (۵) آلسیہ (۶) اورتی (۷) بھرانتی درشن (۸) البدھ بھومی کتو۔ اور (۹) ان اوستھتو یہ نو یوگ کے وگھن ہیں۔ یوگ کی پراپتی میں رکاوٹ ہیں۔ کیونکہ یہ چت کے وکھشیپ کرنے

والے ارتھات چت کو ڈانواں ڈول کرنے والے ہیں۔ چت کو ایکاگر نہیں ہونے دیتے۔

(۱) **ویادھی**۔ شاریرک اور مانسک دو طرح کی ہوتی ہیں۔ بخار وغیرہ جسمانی کشٹ (بخار) ویادھی ہے۔ اور چنتا وغیرہ مانسک کشٹ مانسک ویادھی ہے۔ مطلب یہ کہ جب شریر میں کوئی بیماری یا من میں کوئی چنتا ہوتی ہے۔ تو اس کشٹ کی وجہ سے من یوگ میں نہیں لگتا۔ اوم کے جپ اور اس کے ارتھ کی بھاونا سے ایشور کی کرپا ہو کر یہ وگھن دور ہو جاتا ہے۔ ارتھات شریر اور من کی آروگیتا پراپت ہوتی ہے۔

(۲) **ستیان**۔ شاریرک یا مانسک کوئی کشٹ تو نہ ہو۔ مگر چت میں ہمیشہ بری بھاونائیں پیدا ہوتی رہتی ہوں، جس سے یوگ کی طرف رغبت ہی نہ ہوتی ہو ارتھات یوگ سادھن کی یوگیتا ہی پیدا نہ ہوتی ہو۔

(۳) **سنشے**۔ یوگ سادھن میں رغبت بھی ہو جائے۔ مگر من میں یہ سنشے یا شنکا ہو کہ میں اسے کر سکوں گا یا نہیں۔ ارتھات مجھے اس میں کامیابی ہوگی یا نہیں۔ اس طرح کا سنشے یوگ مارگ میں بہت بھاری رکاوٹ ہے۔ بھگوان گیتا میں کہتے ہیں، کہ سنشے آتما وِنشتی ارتھات جس کے من میں سنشے ہوتا ہے۔ وہ پرمارتھ کے مارگ سے بھرشٹ ہو جاتا ہے۔

(۴) **پرماد**۔ سنشے بھی مٹ گیا۔ یوگ میں شردھا پیدا ہو گئی۔ مگر اب یہ وچار ہے کہ آج کل موسم خراب ہے۔ گرمی بہت ہے۔ ان دنوں یوگ سادھن نہیں ہو سکتا۔ دو مہینے بعد شروع کریں گے یا ابھی گرہست کے جھنجھٹ بہت ہیں۔ یہ کچھ کم ہو لیں بیٹے یا بیٹی کا بیاہ ہو جاوے۔ تو فارغ ہو کر یوگ سادھن میں لگیں گے۔ اس طرح ٹالتے رہنے کا نام پرماد ہے۔

(۵) **آلسیہ**۔ کسی طرح ہمت کر کے پرماد کو مٹا کر یوگ کے سادھن کو شروع تو کر دیا۔ آسن لگا کر دھیان کرنے بیٹھے۔ مگر بسیار خوری کی وجہ سے چت کا بھاری

ہو جانا یا نیند آ جانا - یہ بھی بہت بڑا وگھن ہے۔

(۶) **آوِرتی** - کسی طرح آلسیہ مٹا کر دت چت ہو کر بیٹھ گئے - مگر اب چت ہے کہ بار بار وِشیوں میں دوڑتا ہے - روکنے پر رکتا ہی نہیں - اس اوستھا کو اُورتی کہتے ہیں۔

(۷) **بھرانتی درشن** - وشیوں کی ترشنا سے ہٹ کر چت ایکاگر تو ہوا - مگر یتھارتھ سوروپ کا گیان نہ ہونے سے متھیا گیان کا ہونا - کچھ کا کچھ دیکھنا یا سمجھنا بھرانتی درشن کہلاتا ہے۔

(۸) **البدھ بھومی کتو** - سمادھی کی اوستھا کو نہ پہنچنا۔

(۹) **ان اوستھتو** - سمادھی اوستھا کو پراپت ہو کر بھی چت کا اس میں بہت دیر تک نہ ٹھیرنا - ارتھات دھیئے (دیرمھ) کا ساکھشاتکار کرنے سے پہلے ہی سمادھی کا چھوٹ جانا۔

یہ نو یوگ کے وگھن ہیں - انہیں کو یگ آنترائے ارتھات یوگ کے وگھن یا نویگ مل (یوگ کے نو وکار) بھی کہتے ہیں - یہ بھگوت بھگتی ارتھات اوم کے جپ سے دور ہوتے ہیں۔

سوترا ۳۱ — وگھنوں کے سہائک

दुःखदौर्मनस्याङ्गमेजयत्वश्वासप्रश्वासा विक्षेपसहभुवः।

سوتر - دکھ - دورمنسیہ - انگمے جیتو - شواس پرشواسا وکھشیپ سہ بھوؤ

پدچھد معہ ارتھ (دکھ) دکھ (دورمنسیہ) من کی بے چینی (انگمے جیتو) جسم کا ہلنا جلنا (شواس پرشواسا) سانس اندر لینا اور باہر نکالنا (وکھشیپ سہ بھوؤ) وکھشیپوں کے ساتھی ہیں (۱)

ارتھ - (۱) دکھ (۲) دَورمنسیہ (۳) انگ مے جیتو (۴) شواس (سانس اندر لینا) (۵) پرشواس (سانس کا باہر نکالنا) یہ پانچ وکھشیپوں ارتھات یوگ کے وگھنوں کے ساتھی - سہائک یا مددگار ہیں - ارتھات ان سے وکھشیپ بڑھتے ہیں -

۱- دکھ - دکھ تین طرح کے ہوتے ہیں - آدھیاتمک دکھ وہ ہیں ، جو جسم اندریہ یا من کے کارن پیدا ہوں - جیسے روگ شوک وغیرہ (۲) آدھی بھوتک دکھ وہ ہیں - جو دوسرے پرانیوں (شیر - چور وغیرہ) کے سمبندھ سے پیدا ہوتے ہیں ، اور (۳) آدھی دیوک دکھ وہ ہیں - جو انسان اپنے شبھ اشبھ کرموں کے باعث مرنے پر یم یاتنا یا نرک کا دکھ بھگتے ہیں - ان دکھوں سے چت بہت ہی بے چین ہو جاتا ہے اور سمادھی میں نہیں لگتا -

(۲) دَورمنسیہ کسی خواہش یا کامنا کے پورا نہ ہونے کے باعث من میں جو بے چینی یا گھبراہٹ پیدا ہوتی ہے - اس کا نام دَورمنسیہ ہے -

انگ مے جیتو - جسم کا کانپنا یا آسن کے ستھر نہ ہونے کے باعث جسم کا ہلنا جلنا - یہ بھی سمادھی میں بہت بڑا وگھن ہے

شواس - اپنی مرضی کے بنا ہی باہر سے ہوا کا تیزی سے اور جلدی جلدی اندر داخل ہونا

پرشواس - بنا مرضی کے اندر سے ہوا کا تیزی سے اور جلدی جلدی باہر آنا

مطلب یہ کہ پران وایو اور اپان وایو کا اپنے بس میں نہ ہونا - یہ پانچوں اپ وگھن ہیں - چونکہ وکھشیپت (ویاکل یا ڈانواں ڈول) چت والوں کو ہوتے ہیں اس لئے یہ وکھشیپوں کے ساتھی یا مددگار کہلاتے ہیں

سوتر ۳۲ - وگھنوں کے روکنے کا سادھن

तत्प्रतिषेधार्थ मेकतत्त्वाभ्यासः ।

سُوتر - تت پرتی شیدھ آرتھم - ایک تتو ابھیاسا ہا (۳۲)

پدچھید معہ ترجمہ (تت) اُن کے (پرتی شیدھ آرتھم) روکنے کے لیئے ایک تتو ابھیاسا ہا - ایک تتو کا ابھیاس کرنا چاہیئے -

ارتھ - اُن (نو گھنوں اور اُپ وگھنوں) کو روکنے کے لیئے ارتھات ان کا ناش کرنے کے لیئے ایک تتو کا ابھیاس کرنا چاہیئے (۳۲)

ویاکھیا - جب تک یہ وگھن ہٹ نہیں جاتے - تب تک چت کی ایکاگرتا پراپت نہیں ہوتی - اور نہ ہی سچا آنند مل سکتا ہے - اس لیئے یوگ کے ابھیاسی کو انہیں روکنے کے لیئے ایک تتو کا ابھیاس کرنا چاہیئے - ایسا سُوترکار کہتے ہیں - اور وہ ایک تتو ایشور کی اُپاسنا ہی ہے - جس کا پہلے بیان کر چکے ہیں - اوم کا جپ کرنا اور ایک تتو (ادوتیہ برمھ) میں من کو لگانے کا ابھیاس کرنا چاہیئے - یہی مُکھیہ اُپائے ہے - اگرچہ کسی ایک وستو (تصویر یا ناک کے اگر بھاگ یا بھروگ مدھیہ وغیرہ) پر چت کو بار بار لگانے سے بھی ایکاگرتا پراپت ہو کر وکشیپوں کا ناش ہو جاتا ہے - مگر یہ معمولی اُپائے ہے - جیسا کہ آج کل مسمریزم والے یا سادھارن یوگی بتلاتے ہیں - اس سے لابھ تو ضرور ہوتا ہے - مگر سب سے اُتم اُپائے ایشور پرنی دھان (ایشور کا دھیان) ہی کہا ہے - چونکہ سب ویدوں - شاستروں اور رشیوں کا مانا ہوا اُپائے ہے -

مہرشی ویاس جی نے چت کا لکشن بتلاتے ہوئے کہا ہے - کہ جو ایک ہو نے پرانیک ورتیوں میں ستھت ہے - اُسے چت کہتے ہیں - چت کے انیک ورتیوں کی طرف جانے کا نام ہی اَنیک وگھن ہے - اسی لیئے سوتر میں کہا گیا ہے - کہ ایک تتو ارتھات واحد لاشریک برمھ کا آشرہ لے کر بار بار اس میں چت کو لگاوے - اسی کا نام ایک تتو کا ابھیاس ہے - چت اگرچہ چنچل ہے - مگر دُنیوی ورتیوں میں اُسے اکثر ایکاگر (یکسو) ہوتے دیکھا گیا ہے - اس لیئے اسے ادویت برمھ (اوم) کے

جپ اور ارتھ کی بھاونا میں لگا کر ایکاگر کیا جا سکتا ہے۔

سوتر تینتیس - چت شدھی کے دیگر سادھن

मैत्रीकरुणामुदितोपेक्षाणां सुखदुःखपुण्यापुण्यविषयाणां भावनातश्चित्तप्रसादनम्।

سوتر: میتری کرونا مدتا اپیکشانام۔ سکھ دکھ پنیہ اپنیہ۔ وشیانام بھاونا تشچ۔ چت پرسادنم (۳۳)

پد چھید معہ ترجمہ (میتری۔ کرونا۔ مدتاہ۔ اپیکشانام) متر تا۔ دیا۔ ہرش (خوشی) اور اپیکشا (اداسینتا یا لاپرواہی) کے (سکھ دکھ پنیہ اپنیہ وشیانام) سکھی دکھی۔ دھرماتما اور پاپیوں کے بارے میں۔ (بھاونات) بار بار بھاونا (خیال کرنے سے) (چت پرسادنم) چت نرمل ہوتا ہے۔ (۳۳)

ارتھ - سکھی۔ دکھی۔ دھرماتما اور پاپیوں کے بارے میں مترتا۔ دیا۔ ہرش (خوشی) اور اپیکشا کی بھاونا کرنے سے بھی چت نرمل ہوتا ہے۔ (۳۳)

ویاکھیا۔ سادھک کا جسم تندرست ہے۔ آسن بھی اچھی طرح لگ گیا ہے مگر بار بار کوشش کرنے پر بھی چت ایکاگر نہیں ہوتا۔ جھٹ ادھر اُدھر بھاگ جاتا ہے۔ اس کا کیا باعث ہے؟ اس کا باعث یہ ہے کہ ہمارے دن بھر کے کام کاج حسد و بغض وغیرہ سے بھرے ہوئے ہیں۔ ہم جب کسی کو آگے بڑھتا ہوا دیکھتے ہیں۔ اور اس کی برابری نہیں کر سکتے۔ تو ہمارے من میں حسد کی آگ پیدا ہو کر ہمیں جلانے لگتی ہے۔ جس سے مغلوب ہو کر ہم اس (اپنے مدمقابل) کی خوبیوں میں بھی عیب دیکھنے لگتے ہیں اور اس پر جھوٹی تہمتیں لگاتے ہیں۔ یہ حسد اور بغض اور اسی قسم کے دوسرے وکار ہمارے ذہنوں میں بیماریں سدا ہی رہتے ہیں جو کہ چت کو ایکاگر نہیں

ہونے دیتے - سدا بے چین یا بے کل رکھتے ہیں - سادھک کو چاہیئے - کہ اس طرح
کے اشبھ سنسکاروں یا اشبھ وچاروں سے اپنے چت کو بچائے رکھے اور ان کی بجائے
اچھے سنسکاروں یا شبھ وچاروں کو اپنے چت میں جگہ دے - اس لئے اسے اپنا
چت اس طرح کا بنا لینا چاہیئے - کہ وہ سکھی یا خوشحال پرشوں میں مترتا کی بھاونا رکھے
نہ کہ حسد کی - اس سے ان کو سکھی دیکھ کر اسے خوشی ہوگی - دکھیوں کو دیکھ کر یہ بھاونا
کرنی چاہیئے کہ کیا اُپائے کیا جائے - جس سے ان کا دکھ دور ہو - یہ کرپا کی بھاونا سادھک
کو نفرت (غرور) اور کسی کو نقصان پہنچانے سے بچا لیتی ہے - اسی طرح دھرماتما
پرشوں کے بارے میں ہرش (خوشی) کی بھاونا کرنی چاہیئے - ارتھات دھرماتما
پرشوں کو دیکھ کر پرسن ہونا چاہیئے - اس سے بغض دور ہوتا ہے اور پاپیوں کے بارے
میں اُپیکشا (اداسینتا) کی بھاونا رکھنی چاہیئے - اس سے دھیرج بڑھتا ہے اس طرح ان چار نیک اپایوں
کو کام میں لانے سے من نرمل ہوتا ہے اور یوگ سادھن کے یوگیہ بنتا ہے:

خلاصہ - سادھک کو چاہیئے - کہ سکھی پرشوں میں مترتا کا بھاو رکھے دکھیوں
پر دیا کا بھاو رکھے - دھرماتماؤں کو دیکھ کر ہرش پرگٹ کرے اور پاپیوں کی طرف سے
اُداسینتا (لاپرواہ) رہے - ایسا کرنے سے اس کا چت نرمل ہو جائے گا کیونکہ
میتری کرنا اور ہرش سے چت میں اُتساہ اور شانتی رہتی ہے اور پاپیوں کی اُپیکشا
کرنے سے کرودھ پیدا نہیں ہوتا - اُتساہ اور شانتی اور کرودھ کے ابھاو سے چت
کی ایکاگرتا جلدی ہو سکتی ہے - یہ چت کے ایکاگر کرنے کا پہلا اُپائے ہے:

سوتر چونتیس (۳۴) — ایکاگرتا کا دوسرا سادھن پرانایام

प्रच्छर्दनविधारणाभ्यां वा प्राणस्य।

سوتر - پرچھردن ودھارنا بھیام وا پرانسیہ (۳۴)

پد چھید معہ ترجمہ (۲ – پرانسیہ) یا پران کے (پرچھردن ودھارنا بھیام) بل پوروک باہر پھینکنے اور ٹھیرانے سے (بھی چت ستھر ہوجاتا ہے۔

ارتھ۔ یا پران کو باہر پھینکنے اور روکنے سے بھی چت ایکاگر ہوجاتا ہے۔

ویاکھیا - چت کو ایکاگر کرنے کا دوسرا اُپائے یہ ہے کہ پران وایو کو ناک کے ذریعے زور سے باہر نکال دے۔ اس کا نام ریچک یا پرچھردن ہے۔ اور پھر اس کو یتھا شکتی باہر ہی روک رکھے۔ اس کا نام کمبھک یا ودھارن ہے۔ اس طرح کے پرانایام کو بھسر کا پرانایام کہتے ہیں یا پران کو بہت ہی آہستہ آہستہ باہر نکالے اور یتھا شکتی روک کر پھر اسی طرح بہت ہی آہستہ آہستہ اندر لے آوے۔ اس پرانایام کے ابھیاس سے بھی چت شانت ہوکر ایکاگرتا ہوجاتی ہے۔ کیونکہ پران کے جیتنے سے چت بھی جیتا جاسکتا ہے۔ پرانایام سے چت کے مل یا پاپ دھل جاتے ہیں اور پاپ دور ہونے سے چت ایکاگر ہوتا ہے۔ پرانایام کا مفصل بیان سادھن پاد سُوتر ۴۹ تا ۵۱ میں بالتشریح کیا جاویگا۔

سُوتر پینتیس — تیسرا اُپائے

विषयवती वा प्रवृत्तिरुत्पन्ना मनसः स्थि-
तिनिबन्धनी।

سُوتر - وِشے وتی وا پرورتی رُتپنّا منسا ستھتی - نبندھنی

پد چھید معہ ترجمہ (وا - وِشے وتی) یا (دویہ گندھ وغیرہ) وشیوں والی - (پرورتی) پرورتی - (اُتپنّا) پیدا ہوکر (منسا) من کی (ستھتی نبندھنی) ستھتی کو باندھنے والی ہوتی ہے۔ (۳۵)

ارتھ۔ یا دویہ گندھ وغیرہ وشیوں والی چت کی ورتی پیدا ہوکر من کی ستھتی کو

باندھنے والی ہوتی ہے ۔(۳۵)

ویاکھیا۔ ناک کے اگر بھاگ میں چت کو سنیم کرنے (پوری لگن سے لگانے) سے دویہ گندھ کا انوبھو ہونے لگتا ہے۔ اسے "گندھ پرورتی" کہتے ہیں۔ جبھا کے اگر بھاگ میں چت کو لگانے سے دویہ رس کا انوبھو ہوتا ہے۔ تالو میں چت کو لگانے سے روپ ارتھات دویہ درشٹی کا۔ جبھا کے مدھیہ بھاگ (درمیان) میں چت لگانے سے دویہ سپرش کا انوبھو ہوتا ہے اور جبھا کے مول بھاگ (جڑ) میں چت لگانے سے شبد گیان (دویہ شرون شکتی) کا انوبھو ہونے لگتا ہے۔ اس طرح دویہ گندھ، رس، روپ، سپرش اور شبد پرورتیاں پیدا ہو کر چت کو ستھر کر کے سنشے (شکوک) کو مٹا دیتی ہیں۔

یہ ورتیاں جلدی انوبھو ہو جاتی ہیں۔ تب وشواس بڑھ جاتا ہے۔ اور من ایشور وغیرہ سوکشم ترین وشیوں میں بھی استھر ہونے لگتا ہے۔ اگرچہ ست شاستروں اور آچاریوں کے اپدیش سے جو بات جانی جاتی ہے۔ وہ ٹھیک ہی ہوتی ہے۔ تو بھی جب تک شاستر کی کوئی بات خود انوبھو میں لاکر پرتیکش نہیں کی جاتی۔ تب تک پورا پورا وشواس نہیں ہوتا۔ اس لئے شاستر اور آچاریہ کی باتوں میں نشچے آتمک (یقینی) بدھی پیدا کرنے کے لئے سادھک کو ان دویہ وشیوں میں سے کم از کم ایک وشے کی سدھی ضرور پراپت کر لینی چاہیئے۔ تاکہ شاستر کے بارے میں اس کے دل میں کسی قسم کا شک نہ رہے اور شردھا پیدا ہو جائے۔ یہ ذاتی انوبھو سے پیدا ہوئی شردھا یوگ مارگ میں سادھک کی ماتا کی طرح رکشا کرتی ہے۔ یہ چت کو ستھر کرنے کا تیسرا اپائے ہے۔

سوتر چھتیس ۳۶ - چوتھا اپائے

विशोका वा ज्योतिष्मती

سوتر - وِشوکا وا جیوتِشمتی (۳۶)

پدچھید معہ ترجمہ - (وِشوکا) یا شوک سے رہت (جیوتِشمتی) جیوتی پرکاش والی ورتی (۳۶)

ارتھ - یا شوک سے رہت اور پرکاش والی پرورتی (پیدا ہو کر من کی ستھتی کو باندھنے والی ہوتی ہے) (۳۶)

ویاکھیا - ہردے کمل میں جب سوشمنا ناڑی میں سینم کیا جاتا ہے یا پران نسارن کیا جاتا ہے - تب ساتوک من کا ساکھشاتکار ہو کر سورج - چاند - گرہ اور منیوں کے پرکاش کی مانند بے حد پرکاش یا نور کا انوبھو ہوتا ہے - اسی طرح ساتوک اہنکار (اسمتا) جو کہ ترنگ رہت سمندر کی مانند شانت ہے - اس میں سینم کرنے سے یوگی کی ورتی بھی پرشانت مہاساگر کی طرح شانت اور نشچل ہو جاتی ہے - اور وہ آتم سوروپ میں مگن رہنے لگتا ہے - من اور اہنکار دونو ساتوک جیوتیاں ہیں - اس لئے ان کے انوبھو یا پرتیکش کرنے سے سکھ ہی سکھ پرتیت ہوتا ہے - دکھ یا شوک کا لیش ماتر بھی نہیں رہتا - اس لئے یہ پرورتی وِشوک (شوک رہت) ہے - اور مہان پرکاش کا انوبھو کرنے والی ہونے سے جیوتِشمتی کہلاتی ہے - پہلی جو من میں سینم کرنے سے پراپت ہوتی ہے - اس کا نام وشے وتی جیوتشمتی ہے - اور دوسری جو ساتوک اہنکار سے پرتیکش ہوتی ہے - وہ اسمتا ماترا جیوتشمتی کہلاتی ہے - چت کو ستھر کرنے کا یہ چوتھا اپائے ہے -

۳۷ سوتر سینتیس - پانچواں اپائے

سوتر - ویت راگ وِشیم وا چتم

वीतरागविषयं वा चित्तम्

پدچھید معہ ترجمہ (وا) یا (ویت راگ) راگ رہت (وشیئم) بھاونا کرنے سے بھی (چِتّم) چِت ستھر ہو جاتا ہے (۳۷)

ارتھ۔ یا وشیوں سے راگ رہت چت بھی ستھر ہو جاتا ہے۔

ویاکھیا۔ کسی چیز کو پاکر اس کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنے کی خواہش کا نام راگ یا موہ ہے۔ راگ سے ہی واسنا بنتی ہے۔ جو کہ بندھن کا کارن ہوتی ہے۔ اس واسنا کے بندھن سے چھوٹنے کا سادھن راگ رہت ہونا ہی ہے۔ یہ چت کو ستھر کرنے کا پانچواں سادھن ہے۔

دوسرا ارتھ

(وا۔ ویت راگ وشیئم) یا راگ رہت مہاتما پرشوں کو وشے کرنے والا (چتم) چت بھی ایکاگر ہو جاتا ہے۔

مطلب یہ کہ شُکدیو۔ وام دیو یاگیہ ولکیہ اور جنک وغیرہ مہاپرش جن میں وشیوں کا راگ نہیں تھا۔ اور اب بھی جو اس طرح کے راگ رہت مہاتما موجود ہیں۔ ان کے جیون کے مطابق .... اپنے جیون کو بنانے سے بھی چت اسی رنگ میں رنگ جاتا ہے۔ اور وشیوں سے متنفر ہو کر شانتی لابھ کرتا ہے۔

سوتر اڑتیس ۳۸ — چھٹا اپائے

स्वप्ननिद्राज्ञानालम्बनं वा ।

سوتر۔ سوپن۔ ندرا گیان آلمبنم وا (۳۸)

پدچھید معہ ترجمہ (وا۔ سوپن۔ ندرا گیان) یا سوپن گیان اور ندرا گیان کا (آلمبنم) آشرہ لینے سے بھی چت ستھر ہو جاتا ہے۔ (۳۸)

ارتھ۔ یا سوپن گیان اور ندرا گیان کا آشرہ لینے سے بھی چت ایکاگر ہو جاتا ہے

ویاکھیا ۔ سُوپن (حالت خواب) میں بیرونی وشیوں کا گیان نہیں رہتا ۔ اور نِدرا (سوشپتی) میں بیرونی اور اندرونی دونو طرح کے وشیوں کا گیان نہیں رہتا ۔ یہی سُوپن اور سوشپتی کی ... اوستھا حالت بیداری میں پیدا کرنے سے یوگی کا من وشیوں سے رہت ہو کر چت کو ستھر کر دیتا ہے ۔ مطلب یہ کہ جاگرت (بیداری) میں تو پُرش ستھول (کثیف) دیہہ میں ورتتا ہے ۔ سُوپن (خواب) میں ستھول دیہہ بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے اور پُرش لطیف (سوکھشم) شریر سے دیکھتا سنتا ہے مگر نِدرا ارتھات سوشپتی کی حالت میں ستھول اور سوکھشم دونو شریر بے کار ہو جاتے ہیں ۔ تب پُرش صرف کارن شریر میں ورتتا ہے ۔ جب بیداری میں بھی سُوپن اور نِدرا کے گیان کو گرہن کرتا ہے ۔ ارتھات ستھول اندریوں کو وشیوں سے ہٹا لیتا ہے ۔ تو اس کا چت ایکاگر ہو جاتا ہے ۔ یہ چھٹا اُپائے ہے

سوتر اُنتالیس ۔ ساتواں سرل اُپائے

سوتر ۔ یتھا ابھی مت دھیاناد وا

यथाभिमतध्यानाद्वा ।

پدچھید معہ ترجمہ (وا یتھا ابھی مت) یا جو ابھی مت ارتھات من کے مطابق ہو ۔ اس کا (دھیانات) دھیان کرنے سے بھی چت ستھر ہو جاتا ہے ۔ (۳۹)

ترجمہ ۔ یا ابھی مت یعنی من چاہی کسی وستو کا دھیان کرنے سے بھی چت ایکاگر ہو جاتا ہے ۔ (۳۹)

ویاکھیا ۔ ہردے کمل ۔ ناک کا اگر بھاگ ۔ نابھی چکر ۔ برہم رندھر وغیرہ میں سے جو زیادہ سے زیادہ اپنے من کے مطابق ہو ۔ اس میں چت لگانے (سنیم کرنے) سے بھی چت ٹھہر جاتا ہے ۔ مطلب یہ جس کی جس وستو میں رغبت ہو ۔ اس کا اسی میں چت لگتا ہے ۔ اس لئے سادھک کو پہلے اپنی سب سے پیاری وستو (خواہ

اندرونی ہو یا بیرونی اس میں) چت کو لگانا چاہیئے۔ جب چت اس میں اچھی طرح ایکاگر ہونے لگ جائے گا۔ تو اس میں ایکاگر ہونے کی قابلیت پیدا ہو جائے گی۔ اس کے بعد اپنی حسب مرضی اُسے آتم سوروپ میں لگا سکتے ہیں۔ یہ چت کے ایکاگر کرنے کا ساتواں اُپائے ہے۔

خلاصہ۔ چت کے ایکاگر کرنے کے سات اُپائے اوپر بتلا دیئے گئے ہیں جو کہ مختصراً مندرجہ ذیل ہیں (۱) سکھی پرشوں میں مترتا۔ دکھیوں پر کرونا (دیا)۔ دھرماتماؤں میں مُدِتا (ہرش یا پرسنتا) اور پاپیوں میں اُپیکشا ارتھات لاپرواہی کا بھاو رکھنے سے (۲) پرانایام سے (۳) وِشیہ وتیوں میں پرورتی ہونے سے (۴) شوک رہت اور پرکاش والی ورتی سے (۵) چت کو راگ رہت کر دینے سے یا راگ رہت مہاتماؤں کے جیون پر وچار کرنے سے (۶) بیداری میں ہی سوپن اور ندرا کے گیان کا آشرے کرنے سے اور (۷) من چاہی وستو میں چت کو لگانے سے چت ایکاگر ہو جاتا ہے۔

اب آگے چت کے ایکاگر ہونے کا پھل بتلاتے ہیں

سوتر چالیس — چت کی ایکاگرتا کا پھل

परमाणु परम महत्त्वान्तोऽस्य वशीकारः।

سوتر۔ پرمانو۔ پرم مہتو۔ آنتو۔ اسیہ وشی کارہا (۴۰)

پدچھید معہ ترجمہ (پرمانو۔ پرم مہتو آنتا) پرمانو سے لے کر پرم مہت (سب سے بڑی وستو) تک (اسیہ) اس چت کا (وشی کارہا) وشی کار ہو جاتا ہے۔

ارتھ۔ پرمانو ارتھات سب سے چھوٹی چیز سے لیکر سب سے بڑی وستو تک اس چت کا وشی کار ہوتا ہے۔ (۴۰)

ویاکھیا - مندرجہ بالا اُپایوں میں سے کسی ایک کا ابھیاس کرنے سے جب یوگی چت
کو ایکاگر کرنے کی قابلیت پراپت کر لیتا ہے۔ چت کو ستھر کرنا سیکھ جاتا ہے
تو سوکھشم میں لگانے سے پرمانو (ارتھات بہت ہی سوکھشم وستو) تک اور مہان
آکاش وغیرہ تک میں جہاں چاہے وہیں چت کو ستھر کر سکتا ہے کوئی رکاوٹ
اس کے راستے میں حائل نہیں ہوتی۔ چت میں ایکاگر ہونے کی قابلیت آگئی ہے
اس کی پہچان یہ ہے کہ وہ اس قدر ہمارے بس میں ہو گیا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی
اور بڑی سے بڑی جس وستو میں تم چاہو۔ اس کو ستھر کر لو۔ جب یہ حالت حاصل
ہو جاتی ہے تو پھر مندرجہ بالا اُپایوں سے کام لینے کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ
اُپائے (سادھن) صرف چت کو ستھر کرنا سکھانے کے لئے ہیں۔ آگے ان کی ضرورت
نہیں پڑتی۔ اب آگے سمادھی اور اس کے بھیدوں کا ورنن کرتے ہیں

سوتر اکتالیس - سماپتی ارتھات تدرُوپتا

क्षीणवृत्तेरभिजातस्येव मणेर्ग्रहीतृ ग्रहण-
ग्राह्येषु तत्स्थतदञ्जनता समापत्तिः ।

سُوتر - کھشین ورِتیر ابھی جاتسئیو - منے رگرہی تری گرہن گراہیے
شُو تتستھ - تد انجنتا - سماپتی (۴۱)

پد چھید مع ترجمہ - (کھشین ورِتے) جس کی ورتیاں کھشین (کشٹ) ہو گئی ہیں
ایسے چت کا (گرہی تری - گرہن - گراہیشو) گرہیتا - گرہن اور گراہیہ میں (تتستھ)
ستھر ہو کر (ابھی جاتسیہ) نرمل (منے - اِو) منی کی طرح (تدنجنتا) انہیں
کے سروپ کو پراپت ہو جانا ارتھات تداکار ہو جانا (سماپتی) سماپتی کہلاتی ہے
ارتھ - جس کی ورتیاں کھشین ارتھات مندرجہ کمزور ہو گئی ہیں۔ ایسے چت کا گرہیتا

اسمتا روپ - اہنکار و شِشٹ آتما) گرہن (اندریاں) اور گراہیہ (یا ہیہ ستھول یا سوکھشم وشیہ میں ستھر (ایکاگر) ہو کر شدھ بلّور منی کی طرح انہیں کے سوروپ کو پراپت ہو جانا یا تداکار ہو جانا سماپتی کہلاتا ہے

دیاکھیا - اس سوتر میں سماپتی کا لکشن بتلایا گیا ہے شدھ نرمل بلّور منی میں اپنا کوئی رنگ نہیں ہوتا - مگر اس میں یہ گن ہوتا ہے - کہ اس کے پاس جس طرح کے رنگ کی کوئی چیز رکھی جائے - وہ اسی رنگ کا دکھائی دینے لگتا ہے - اس کے پاس اگر سرخ رنگ کے پھول کو رکھیں تو وہ سرخ ہی سرخ دکھائی دینے لگتا ہے - ایسے ہی نیلے پیلے وغیرہ رنگ والی کسی چیز کے پاس رکھنے سے وہ ویسا ہی دکھائی دینے لگتا ہے - اسی طرح جب چت راجس اور تامس سب طرح کی ورتیوں سے رہت ہو جاتا ہے - تو وہ بھی بلّور منی کی طرح اتنا شدھ نرمل ہو جاتا ہے - کہ جس وستو میں اس کو ایکاگر کیا جاتا ہے اسی کے روپ کو گرہن کر کے تداکار ہو جاتا ہے - ارتھات اسی کو ساکشات کرا دیتا ہے اگر اسے گراہیہ ارتھات کسی بیرونی ستھول یا سوکھشم وشیے میں لگایا جاتا ہے تو اسی کو ساکشات کراتا ہے - اسی طرح گرہن ارتھات اندریاں اور گرہیتا ارتھات (اہنکار و شِشٹ آتما) میں لگانے سے انہیں کا ساکشات کراتا ہے۔

یہاں پہلے گراہیہ ارتھات ستھول و سوکھشم باہیہ وشیے میں چت کی ایکاگرتا ہوتی ہے - پھر گرہن (اندریوں) میں اور پھر گرہیتا ارتھات آتما میں - ایسا سمجھنا چاہیئے - اس کا نام سمپرگیات سمادھی ہے - جس کا ذکر پہلے سوتر ۱۷ میں کر آئے ہیں - اس سماپتی کی چار قسمیں ہیں - جن کا بیان آگے کرتے ہیں۔

سوتر بیالیس — سوترک سماپتی (سمادھی)

तत्र शब्दार्थज्ञानविकल्पैः संकीर्णा सवितर्का

سُوتر ۔ تتر شبد ارتھ گیان ۔ وکلپیٔ سنکیرنا ۔ سوِتر کا ہا (۴۲) समापत्तिः

پدچھید معہ ترجمہ ۔ (تتر) ان میں (شبد ۔ ارتھ گیان) شبد ارتھ اور گیان کے (وکلپیٔ) وکلپوں سے (سنکیرنا) ملی ہوئی سوِتر کا ہا ۔ سوِتر کا سماپتی ہے ۔ (۴۲)

ارتھ ۔ ان میں جو شبد ۔ ارتھ اور گیان کے وکلپوں سے ملی ہوئی ہے ۔ وہ سوِتر کا سماپتی کہلاتی ہے ۔

ویاکھیا ۔ گراہیہ ارتھات بیرونی وشیوں کے ستھول اور سوکھشم دو بھید ہوتے ہیں پہلے ستھول میں چت کو ایکاگر کرنے سے جو سمادھی ہوتی ہے ۔ اسے وترک سماپتی کہتے ہیں ۔ اس کے بھی دو بھید ہیں ۔ سوِتر اور نرِوتر کا ۔ اسی طرح سوکھشم وشئے میں جو وچار سمادھی ہوتی ہے ۔ اس کے بھی سوِچار اور نروچار دو بھید ہیں ۔

سنسار میں جتنی چیزیں ہیں ۔ اتنے ہی نام ہیں ۔ شبد ارتھات نام کا گیان ہونے سے ارتھ ارتھات وستو کا گیان ہو جاتا ہے ۔ یوگی جب کسی ستھول وستو پر دھیان لگاتا ہے ۔ تو پہلے پہل اُسے اس وستو میں شبد (نام) ارتھ (وستو) اور گیان (جاننا) ان تینوں کا انوبھو ہوتا ہے ۔ جب تک ان تینوں سے ملا ہوا انوبھو رہتا ہے ۔ تب تک وہ سوِتر کا سمادھی ہے ۔

مثال کے طور پر اگر گائے کی کلپنا کریں ۔ تو اس میں تین باتیں آتی ہیں (۱) گائے کا شبد (نام) (۲) اس کا ارتھ پشو وشیش (۳) شبد اور ارتھ ان دونوں کو ملانے سے جو کچھ سمجھا جاتا ہے ۔ وہ گیان ۔ اگر یوگی گائے میں چت لگا دے ۔ اور چت لگانے سے جب تک اس کے چت میں یہ تینوں وکلپ (شبد ۔ ارتھ اور گیان) رہیں ۔ تب تک اس سمادھی کو سوِتر کا کہیں گے ۔ مگر جب آگے سمادھی دریڑھ ہونے پر شبد مٹ کر ارتھ ماتر کا گیان رہ جاتا ہے ۔ تب اُسے نروِترکا سمادھی کہتے ہیں جس کا ذکر اگلے سوتر میں ہے ۔

سوتر تینتالیس — نروِترکا سماپتی

स्मृतिपरिशुद्धौ स्वरूपशून्येवार्थमात्र-
निर्भासा निर्वितर्का।

سوتر۔ سمرتی پری شدھو۔ سوروپ شونئے وارتھ ماترا۔ نربھاسا۔ نروِترکا

پدچھید معہ ترجمہ (سمرتی پری شدھو) سمرتی کے صاف ہونے پر۔ مٹ جانے پر (سوروپ شونیا اِو) سوروپ سے شونیہ کی مانند (ارتھ ماترا نربھاسا) ارتھ ماتر کو پرکاش کرنے والی (نروِترکا) نروِترکا سماپتی ہے (۴۳)

ارتھ۔ سمرتی کے مٹ جانے پر سوروپ سے شونیہ ہوئی کی مانند جو ارتھ ماتر کو پرکاشت کرتی ہے۔ وہ نروِترکا سماپتی ہے۔

ویاکھیا۔ مطلب یہ کہ جب تک شبد کی سمرتی بنی ہوئی ہے۔ تب تک سوترکا سماپتی ہے مگر جب چت شبد (نام) کو مٹا کر ارتھ ماتر (وستو بعض) کی طرف جھک جاتا ہے۔ تب شبد کی سمرتی مٹ کر صرف ارتھ کا ہی انوبھو ہوتا ہے۔ یہی نروِترکا سمادھی ہے اگرچہ اس اوستھا میں گیان تو بنا رہتا ہے۔ مگر وہ بھی شونیہ (نہ رہنے کے) برابر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس وقت الگ پرتیت نہیں ہوتا۔ گویا اپنے سوروپ کو تیاگ کر گراہیہ کے سوروپ سا ہی بن جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ گیان کا سوروپ اگرچہ بنا رہتا ہے۔ مگر وہ نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ کیونکہ الگ پرتیت نہیں ہوتا۔ سوتر ۱۷ میں جو ستھول وشئے کا وترک یوگ کہا ہے۔ اسی کے یہ سوترک اور نروِترک دو بھید کئے گئے ہیں جن کو سوکلپ اور نروِکلپ بھی کہتے ہیں۔ یہ دو نو طرح کا یوگ ستھول وشئے میں ہوتا ہے۔

سوتر چوالیس۔ (۴۴) سوِچار اور (۴۴) نروِچار سمادھی

एतयैव सविचारा निर्विचारा च सूक्ष्म-विषया व्याख्याता।

سُوتر - ایتیَ و - سوِچارا نِروِچارا چ سُوکھشم - وِشیا ویاکھیاتا (۴۴)

پدچھید معہ ترجمہ (ایتیا - ایو) اس سے ہی (سوِچارا - رچ - نروِچارا) سوِچارا اور نِروِچارا (سوکھشم وِشیا) سوکھشم وشیوں ہی ویاکھیا (ویاکھیاتا) ویاکھیان کی گئی (جانی چاہیے)

ارتھ - اسی سے ہی سوکھشم وشے والی سوِچارا اور نِروِچارا سماپتی کی بھی ویاکھیا کی گئی سمجھنی چاہیے - ارتھات جیسی ویاکھیا ستھول وشے میں سوِترک اور نروِترک سماپتی کی ہے - ویسی ہی سوکھشم وشے میں سوِچار اور نروِچار کی بھی سمجھنی چاہیے۔

ویاکھیا - سُوتر ۴۲ میں جس کو ستھول وشے میں وِچار سمپرگیات یوگ کہا ہے اسی کے یہاں دو بھید کیے گئے ہیں - جس طرح کسی ستھول وشے پر چِت کو استھر کرنے اور شبد - ارتھ اور گیان تینوں کا انو بھو بنے رہنے کو سوِترک اور صرف ارتھ گیان رہ جانے کو نِروِترک سماپتی کہتے ہیں - اسی طرح کسی سوکھشم وشے پر چِت لگانے اور شبد ارتھ اور گیان تینوں کا انو بھو بنے رہنے کو سوِچار (وِچار سہت) اور اسی سوکھشم وشے کے ارتھ کے گیان کو نروِچارا (وچار رہت) سماپتی کہتے ہیں ارتھات جو کسی شبد آدی کے آشرے سے سمادھی ہے اسے سوِچارا اور آشرے رہت ارتھ کا سمادھی نروِچارا ہے۔

چار طرح کی سماپتی (سمادھی) کا بیان ہو چکا - اب یہ بتلاتے ہیں کہ سوکھشم وشے کی حد کہاں تک ہے

سوتر پینتالیس — سوکھشم وشے

सूक्ष्मविषयत्वं चालिङ्ग-पर्यवसानम्।

سُوتر - سُوکھشم - وِشیتوم - چالِنگ - پریوسانم (۴۵)

پدچھید معہ ارتھ - (رچ سوکھشم وِشیتوم) اور سوکھشم وشے (الِنگ) النگ

رہت کارن او ستھا والی پرکرتی (پردھان) تک ہیں (۴۵)

ارتھ۔ اور سوکشم وشیوں کی حد لنگ (چنہہ ارہت کارن او ستھا والی پرکرتی تک ہے

دیاکھیا۔ پرتھوی۔ جل۔ اگنی۔ وایو اور آکاش۔ یہ پنچ مہا بھوت ستھول وشے ہیں

ان میں سوترکا اور پرونترکا سماپتی ہوتی ہے۔ ان کو ساکھشات کرکے چت بتدریج پنچ

تن ماترا آدی سوکشم وشیوں کو سوچار اور نرو چار سماپتی کے ذریعے ساکھشات کرتا

ہے۔ پنچ مہا بھوتوں سے پنچ ماترا سوکشم ہیں۔ پنچ ماتراؤں سے اہنکار۔ اہنکار سے

مہت تو اور مہت تو سے ست رج اور تم کی سامیہ او ستھا والی پرکرتی سوکشم ہے۔ جو

پراکرتک سوکشم وشیوں کی حد ارتھات اس سے سوکشم اور کچھ نہیں ہے۔

سوتر چھیالیس۔ سبیج سمادھی

सूत्र۔ ता एव सबीजः समाधिः। تا ایو سبیجا سمادھی

پد چھید معہ ترجمہ۔ (تا ایو) وہ ہی (سبیجاہ) بیج (سمادھی) سمادھی ہے۔

ارتھ۔ وہ ارتھات مندرجہ بالا چار طرح کی سماپتی ہی سبیج سمادھی ہے۔

دیاکھیا۔ سوترک۔ نروترک۔ سوچار اور نروچار۔ یہ چار سماپتیاں ہی سبیج

سمادھی کہلاتی ہیں۔ ارتھات یہاں تک سنسار کا بیج (چت) بنا رہتا ہے کیونکہ

ابھی تک پرش پرکرتی سے پرے نہیں ہوا۔ ارتھات سادھک کا چت ایکاگر

تو ہو گیا ہے مگر نرودھ نہیں ہوا۔

ان چاروں میں نروچار سماپتی آخری منزل ہے۔ یہ بتلاتے ہیں۔ کیونکہ اسی

سے نربیج سمادھی پیدا ہوتی ہے۔

سوتر سینتالیس۔ نروچار سمادھی کی فضیلت

निर्विचारवैशारद्येऽध्यात्मप्रसादः।

سوتر - نِروچار - ویٔ شاردیے - ادھیاتم پرسادا ہا (۴۷)

پد چھید معہ ترجمہ (نِروچار ویٔ شاردیے) نِروچار سمادھی کی نِربلتا میں ادھیاتم پرساداہا) ادھیاتم پرسنتا ہوتی ہے۔

ارتھ - نِروچار سمادھی جب نِرمل (ورِدھ) ہو جاتی ہے۔ تب اس اوستھا میں ادھیاتم پرسنتا پراپت ہوتی ہے۔ ارتھات بدھی پرم ساتوک (نرمل) ہو جاتی ہے

ویاکھیا - نِروچار سمادھی جوں جوں پختہ ہوتی جاتی ہے۔ توں توں تموگن اور رجوگن کا ناش ہو کر پرگیا ارتھات بدھی ساتوک ہوتی جاتی ہے اور نِروچار سمادھی کے بالکل نرمل ارتھات پختہ ہو جانے پر بدھی بھی بالکل ساتوک ہو جاتی ہے۔ جس کے پرکاش میں یوگی کو مول پرکرتی تک کے سارے پدارتھ آئینہ کی طرح بالکل صاف دکھائی دینے لگتے ہیں۔ ارتھات یوگی کا چِت اتنا نرمل ہو جاتا ہے کہ مول پرکرتی تک کوئی چیز بھی اسے مخفی نہیں رہتی۔ اس حالت میں جس طرح پہاڑ پر کھڑا ہوا پرش نیچے کے لوگوں (نیچے اور چھوٹا) دیکھتا ہے۔ اسی طرح یوگی ساتوک بدھی کی چوٹی پر چڑھ کر پرش اور پرکرتی کے بھید کو ساکھشات کرتا ہوا دکھ اور شوک سے بالاتر ہو کر شوک میں ڈوبے ہوئے سنساری لوگوں کو نیچے دیکھتا ہے۔

سُوتر اڑتالیس ——— رِتمبھرا پرگیہ

سُوتر - رِتم بھرا تتر پرگیا (۴۸)

ऋतम्भरा तत्र प्रज्ञा।

پد چھید معہ ترجمہ - (تتر) اس میں (رِتم بھرا) رِتم بھرا ارتھات سچائی کو دھارنا کرنے والی (پرگیا) بدھی ہوتی ہے۔

ارتھ - اُس (نِروچار سمادھی کی پختگی کی حالت) میں پرگیا (بدھی) رِتم بھرا کہلاتی ہے

ویاکھیا۔ اس نرمل اوستھا میں جو پرگیا (بدھی) ہوتی ہے۔ شاستر میں اس کو رِتم بھرا کہا ہے۔ کیونکہ وہ ستیہ (آتما) کو دھارن کرتی ہے۔ ارتھات پرکرتی اور پرش کے بھید کو پورے طور پر جان لیتی ہے۔ اور اس میں اب بھرانتی کی بو تک نہیں ہوتی۔

سوتر انچاس۔ رِتم بھرا پرگیا کی مہما

श्रुतानुमानप्रज्ञाभ्यामन्यविषया विशेषार्थत्वात्।

سوتر۔ شرت انومان۔ پرگیا بھیام انیا وشیا وشیش ارتھ توات

پدچھید معہ ترجمہ۔ (شرت۔ انومان پرگیا بھیام) شاستر اور انومان کی پرگیا سے (انیا وِشیا) الگ وِشے والی ہے (وشیش ارتھ توات) وشیش ارتھوں والی ہونے سے۔ (۴۹)

ارتھ۔ یہ (رِتم بھرا پرگیا) وشیش ارتھ والی ہونے سے شاستر اور انومان کی پرگیا سے (بالکل) الگ ہے۔

ویاکھیا۔ ہر ایک چیز کے دو روپ ہوتے ہیں۔ ایک سامانیہ (عام) اور دوسرا وشیش (خاص) عام وہ ہوتا ہے۔ جو اُس طرح کی سب چیزوں میں پایا جاتا ہے اور خاص وہ ہوتا ہے۔ جو ہر ایک وستو کا اپنا اپنا روپ ہے۔ وید شاستر اور انومان سے وستو کے یا ہیہ ارتھات عام روپ کا ہی گیان ہوتا ہے۔ مثلاً "پشو" اس شبد کو سن کر جو ہمیں پشو کا گیان ہوگا وہ ایسا ہوگا۔ کہ جو سب پشوؤں پر راست آسکے۔ اسی طرح انومان سے جو گیان ہوگا۔ وہ بھی ویسا ہی ہوگا۔ جو سارے پشوؤں پر گھٹ سکے۔ مگر جب ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ تب اس کا

وہ سوروپ جو دوسرے لیشوؤں سے وشیش (خاص) ہے - ہماری آنکھوں کے سامنے آتا ہے - شاستر اور انومان اس سوروپ کو نہیں دکھلا سکتے - صرف پرتیکھش میں ہی یہ شکتی ہے - کہ وہ اس وشیش روپ کو دکھلا سکے - مگر پرتیکھش بھی ستھول چیزوں کے سوروپ کو ہی دکھلا سکتا ہے - سوکھشم چیزوں میں اس کی بھی پہنچ نہیں ہے - پنچ تن ماترائیں - اہنکار - مہ تتو اور مول پرکرتی ان سوکھشم پدارتھوں کو پرتیکھش نہیں تبلا سکتا - پس وشیش روپ کے جاننے میں شاستر اور انومان وغیرہ باہیہ سادھن کچھ کام نہیں دے سکتے - یہ شکتی صرف رتم بھرا پرگیا میں ہی ہے - جو کہ نروچار اسمادھی میں پیدا ہوتی ہے - اس لئے رتم بھرا پرگیا (بدھی) شاستر پرگیا اور انومان پرگیا سے بالکل جدا ارتھات الوکک ہے - مطلب یہ کہ شاستروں اور انومان کی پرگیا سے صرف شرون (سننا) درشن (دیکھنا) اور منن ہوتا ہے مگر رتم بھرا پرگیا سے ندھیاسن ارتھات انوبھو یا ساکھشاتکار بھی ہوتا ہے - اس لئے یہ دونوں سے وشیش ارتھات الوکک ہے

خلاصہ - شاستر اور انومان سے پیدا ہوتی بدھی سے ہم وستو کے صرف باہیہ سوروپ کو دیکھتے ہیں - حقیقی سوروپ کو دکھانے والی صرف رتم بھرا پرگیا ہے اس لئے وہ وشیش ارتھات غیر معمولی پرگیا ہے - اس کی مہما مہان ہے

اب اگلے سوتر میں اس پرگیا کا پھل کہتے ہیں -

سوتر پچاس — رتم بھرا کا پھل

तज्जः संस्कारोऽन्यसंस्कारप्रतिबन्धी ।

سوتر - تج جا سنسکارو انیہ سنسکار پرتی بندھی (۵۰)

پدچھید معہ ترجمہ (تج جا) اس سے پیدا ہونے والا (سنسکاراہ)

سنسکار (انیہ سنسکار پرتی بندھی) دوسرے سنسکاروں کو روکنے والا ہوتا ہے۔

ارتھ اُس (رتم بھرا پرگیا) سے پیدا ہونے والا سنسکار دوسرے (واسناؤں) سے پیدا ہونے والے سنسکاروں کو روکنے والا ہوتا ہے۔

ویاکھیا سمادھی سے پہلے کی حالت میں چیت میں صرف واسناؤں کے سنسکار بھرے ہوتے ہیں۔ مگر نروچارا سمادھی کی حالت میں یوگی کو جو تتو کا انوبھو ہوتا ہے اس کے بھی سنسکار پڑتے ہیں۔ یہ شدھ ساتوک سنسکار پہلے پڑے ہوئے رجوگن اور توگن کے سنسکاروں کو دباتے ہیں۔ کیونکہ تتو کا انوبھو کرنیوالے ہونے سے وہ زیادہ بلوان ہوتے ہیں۔ پھر... جوں جوں تتو کا انوبھو بڑھتا ہے۔ توں توں یہ نئے سنسکار زیادہ پربل ہوتے جاتے ہیں۔ اور ان سے پھر نربیج سمادھی پرگیا بنتی ہے۔ جس سے پھر اور بھی پربل سنسکار پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح سمادھی سنسکار پشٹ ہو کر واسناؤں کے سنسکاروں کو بالکل مٹا دیتے ہیں اور سادھک کو نربیج سمادھی تک پہنچا دیتے ہیں

اب نربیج سمادھی کا بیان کرتے ہیں۔

سوتر اکاونْ ۵۱ — نربیج سمادھی

तस्यापि निरोधे सर्वनिरोधान्निर्बीजः समाधिः।

سُوتر - تسیہ - اَپی نِرودھے سرب نِرودھان نِربیجا سمادھی (۵۱)

پدچھید معہ ترجمہ - (تسیہ) اس کے (اپی نرودھے) بھی رُک جانے پر (سرب نرودھات) سب کے رُک جانے سے (نربیجا سمادھی) نربیج سمادھی ہوتی ہے

ارتھ - اس (سبیج سمادھی یا رتم بھرا پرگیا) کے سنسکاروں کے بھی رُک جانے پر نربیج یا اسمپرگیات سمادھی کی سدھی ہو جاتی ہے (۵۱)

ویاکھیا

بیبیج سمادھی نے ویوتھان (داسناؤں) کے سنسکاروں کو روک دیا اب بیبیج سمادھی کے سنسکار چت کو بار بار سمادھی پر گیا پر لے جاتے ہیں ۔ اور چت کی ایکاگر ورتی کے ذریعے یوگی پرش اور پرکرتی کے بھید کو دیکھ لیتا ہے اور جان جاتا ہے ۔ کہ کوئی بھی ورتی آتما کا سوروپ نہیں ہے ۔ بلکہ چت کا ہی روپ ہے ۔ یہ ایکاگر ورتی بھی آتما کے سامنے ابھی تک ایک درشیہ ہی ہے کیونکہ اس کی مدد سے آتما اپنے سوروپ کو دیکھ رہا ہے ۔ مگر یہ آخری منزل ہے کیونکہ اب آتما اس کو بھی مٹا کر اپنے سوروپ میں ستھت ہو جاتا ہے ۔ جس سے سمادھی پر گیا کے سنسکار بھی رک جاتے ہیں ۔ اور چت کا بھی لے ہو جاتا ہے ۔ اب ساری ورتیوں کا نرودھ ہو گیا ۔ ارتھات سب ورتیاں رک گئیں اور درشٹا کے سامنے کوئی درشیہ باقی نہیں رہا ۔ پس وہ اپنے سوروپ میں قائم ہو جاتا ہے ۔ جو اس کا سچدانند سوروپ ہے ۔ سوروپ میں ستھت ہو جانے سے اس کے سب بندھن کٹ جاتے ہیں ۔ بس یہی منزل مقصود ہے ۔ اس سے آگے اور کچھ نہیں ۔ اس اوستھا کے بارے میں شرتی نے کہا ہے کہ برہم کے جاننے والا برہم کو ہی پراپت ہو جاتا ہے شریمد بھگوت گیتا میں سوروپ ستھتی کا پھل اس طرح کہا گیا ہے ۔

"جیتے ہوئے چت والا یوگی سدا سوروپ میں قائم رہ کر برہم میں ستھتی روپ پرم شانتی کو پراپت کر لیتا ہے (۶ - ۱۵) جب یوگی کا چت ایکاگر ہو کر بیرونی وشیوں کو تیاگ کر صرف آتما میں ہی ستھر ہو جاتا ہے ۔ تب ساری کامناؤں سے رہت ہوا پرش یوگ یکت کہا جاتا ہے (۶ - ۱۸) جس طرح ہوا سے خالی جگہ میں رکھا ہوا دیپک نہیں ڈولتا ۔ ویسی ہی حالت جیتے ہوئے چت والے آتم یوگی کی ہوتی ہے (۱۹) جس اوستھا میں یوگ ابھیاس سے رکا ہوا چت بالکل شانت ہو جاتا ہے اور جس اوستھا میں آتما سے آتما کو دیکھتا ہوا آتما میں ہی

سنتشٹ رہتا ہے ارتھات آتم سروپ میں قایم ہو جاتا ہے اور اندریوں سے پرے صرف ساتوِک بدھی سے جاننے لایق جو اننت آنند ہے۔ اس کو جس اوستھا میں انوبھو کرتا ہے اور جس اوستھا میں آتم سروپ میں قایم ہوا وہ یوگی تتو (سروپ) سے نہیں ڈولتا ہے۔ اور جس حالت میں آتم سروپ پرم لابھ کو پاکر اس سے بڑھ کر اور کوئی لابھ نہیں سمجھتا۔ اور جس آتم ستھتی میں قایم رہ کر وہ یوگی بڑے بھاری دکھ سے بھی چلایمان نہیں ہوتا۔ دکھ کے سنیوگ سے بالکل رہت اس اوستھا کو یوگ ارتھات آتم ستھتی کہتے ہیں۔ پوری ستعدی سے اور نشچے پورک من سے ایسے یوگ کا ابھیاس کرنا چاہیئے (۶- ۲۰ تا ۲۳)

سمادھی پاد سمپورنم
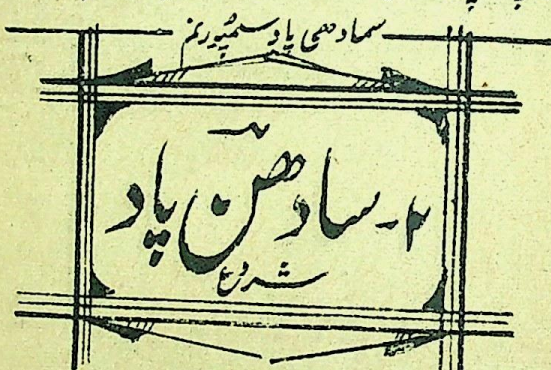
پہلے پاد میں یوگ کا سروپ ۔ اس کی قسمیں اور اس کا پھل بتلایا گیا ہے۔ پھر اس کی پراپتی کے ابھیاس اور ویراگیہ دو سادھن کہے ہیں۔ ابھیاس ارتھات چت کو ایکاگر کرنے کے لئے کئی اُپائے بھی بتلائے گئے ہیں۔ مگر یہ اُپائے صرف اسی سے ہو سکتے ہیں، جس کا چت شدھ ہو کر ابھیاس اور ویراگیہ میں لگ سکتا ہے۔ مگر جس کا چت ڈانواں ڈول ہے۔ سنساری وشیوں کی چاہ بنی ہوئی ہے۔ اور یوگ میں پوری شردھا بھی پیدا نہیں ہوئی ہے۔ اس کے لئے ابھیاس اور ویراگیہ

کے سادھن آسان نہیں ہیں۔ اس کو تو پہلے اپنے چت کو شدھ کر کے ابھیاس اور ویراگیہ کے سادھنوں کے یوگیہ بناتا ہے۔ اس لئے اس کے لئے سمادھی یوگ کی نسبت سادھن یوگ زیادہ مفید ہے۔ جس میں یوگ کے وہ آٹھ انگ بتلائے جائیں گے۔ جو چت کی شدھی کے یقینی سادھن ہیں۔ ان میں سب سے پہلے چت شدھی کا ایک بڑا سرل اور لابھ کاری اُپائے کریا یوگ بتلاتے ہیں۔

سُوتر پہلا ـــــ کریا یوگ

तपः स्वाध्यायेश्वरप्रणिधानानि क्रियायोगः

سُوتر۔ تپہ سوادھیائے ایشور پرنی دھانانی کریا یوگاہ

پد چھید مع ارتھ۔ (تپہ) تپ (سوادھیائے) سوادھیائے (ایشور پرنی دھانانی) اور ایشور پرنی دھان (کریا یوگاہ) کریا یوگ ہے (۱)

ارتھ۔ تپ۔ سوادھیائے اور ایشور پرنی دھان۔ ان تینوں کا نام کریا یوگ ہے

تشریح۔ اُتم ادھکاریوں کے لئے سمادھی یوگ کا اُپدیش کر کے اب مند ادھکاریوں کے لئے جن کا چت شدھ نہیں ہے۔ کریا یوگ کا اُپدیش کرتے ہیں۔ وہ کریا یوگ تپ۔ سوادھیائے اور ایشور پرنی دھان روپ ہے۔ جن کی ویاکھیا نیچے کیجاتی ہے

تپ۔ برہمچریہ کے نیموں کا دھارن کرنا۔ دوندو ارتھات سردی گرمی سکھ دکھ وغیرہ کا برداشت کرنا۔ گورو کی سیوا کرنا۔ نیک کمائی سے کمایا ہوا ساتوک بھوجن بھوگ رکھ کر کھانا۔ سچ بولنا۔ اپنے آشرم دھرم کے پالن میں جو کشٹ آویں انہیں خوشی برداشت کرنا۔ سونے اور جاگنے میں باقاعدگی رکھنا وغیرہ تپ کہلاتے ہیں اپنے جسم کو سکھانا۔ پنچ اگنی تاپنا وغیرہ تپ نہیں کہلاتے۔ کیونکہ شریر میں وات پت اور کف کے بگڑنے سے یوگ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ روگ پیدا ہو کر چت اشانت ہو جاتا

ہے - اور یتھا یوگیہ بیوہار کرنے سے چت پرسن رہتا ہے اور ایکاگر ہو کر یوگ میں لگتا ہے - پس یتھا یوگیہ بیوہار کا نام ہی تپ ہے -

۲ - سوادھیائے

جن سے آتم گیان اور برہم ودیا کا اُپدیش ملے - ایسے وید - اُپنشد اور دیگر ادھیاتم سمبندھی شاستروں کا آتمک اُدنتی کے لئے ہر روز باقاعدہ وچار پوروک پاٹھ کرنا سوادھیائے کہلاتا ہے اذکار اور گایتری وغیرہ کا ارتھ سہت جپ بھی سوادھیائے کہلاتا ہے - اس کے علاوہ اپنے کئے ہوئے کاموں پر روز روز وچار کرنا اور بُرے کاموں کو چھوڑ کر اچھے کاموں اور وچاروں کو گرہن کرنا بھی سوادھیائے میں داخل ہے - سادھک پرش کو شام یا رات کو سوتے وقت نت وچار کرنا چاہیئے - کہ آج میں نے جو کرم کئے ہیں - وہ آتما کو اُٹھانے والے ہیں یا گرانے والے - اس طرح وچار کر کے بُرے کاموں کو ترک کرنے کی ورڑھ پرتگیا کرنی چاہیئے - اور صبح کے وقت شبھ کرموں کے کرنے کا سنکلپ کرنا چاہیئے - اس طرح روزانہ اپنے کئے ہوئے کرموں کی چھان بین کرنے اور بُرے کرموں کو تیاگ کر اچھے کرموں کو گرہن کرنے سے آتمک اُدنتی میں بہت مدد ملتی ہے - ہر روز ایسا وچار کرنا چاہیئے - کہ آتما اوناشی ہے اور جسم ناشوان - خواہ کتنے ہی سالوں تک جئے - پھر بھی یہ جسم ایک دن ضرور ناش ہوگا - یہ ہمیں صرف سادھن کے لئے ملا ہے - اس لئے ان جسم کے موہ میں پڑ کر آتما کو بھول جانا سخت نادانی ہے - پس مجھے چاہیئے - کہ میں اس فانی جسم کو اچھے کاموں میں لگاؤں - گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں - ایسا سمجھ کر جی جان سے بھلے کرم کرنا اور آتمک اُدنتی کے مارگ میں ہمیشہ خبردار رہنا بھی سوادھیائے میں شامل ہے -

۳ - ایشور پرنی دھان

نشکام بھاو سے سارے کرم کرنا اور پھل کی

چاہ کو تیاگ کر انہیں ایشور کے سمرپن کر دینا - ایشور کا ہی بھروسہ رکھنا - باقی سب بھروسے تیاگ دینا - ایشور کے پریم میں ہی مگن رہنا - اس کا نام ایشور پرنی دھان ارتھات ایشور پراین ہونا ہے - گیتا میں بھگوت بچن ہے - کہ

"کرم میں ہی تیرا ادھکار ہے - پھل میں کبھی نہیں" اور

"ہے ارجن! جو کچھ تو کرم کرتا ہے - جو کچھ کھاتا ہے - جو کچھ تو یگیہ ارتھات پوجا کرتا ہے اور جو کچھ دان دیتا اور جو تپ کرتا ہے وہ میرے ارپن کر دے۔" (ادھیائے ۹ شلوک ۲۷) اور ہے ارجن! من سے سارے کرموں کو میرے ارپن کر کے میرے پراین (آشرے) ہو کر دویک بدھی کا آشرہ کر کے سدا مجھ میں چیت لگا۔ (۱۸ - ۵۷) مجھ میں من لگا - میرا بھگت بن - میرے لئے یگیہ کر - مجھے نمسکار کر - ایسا کرنے سے تو مجھے پراپت ہوگا - کیونکہ تو میرا پیارا ہے - سب دھرموں ارتھات کرموں کے آشرے کو تیاگ کر ایک میری شرن لے - میں تجھے سب پاپوں سے چھڑا دوں گا - تو شوگ مت کر (۱۸ - ۶۵ و ۶۶)

اس طرح ایشور پراین ہونے کا نام ایشور پرنی دھان ہے۔

اب دوسرے سوتر میں اس کریا یوگ کا پھل کہتے ہیں :-

دوسرا سوتر — کریا یوگ کا لابھ

समाधिभावनार्थः क्लेशतनूकरणार्थश्च।

سوتر - سمادھی بھاونارتھاہ کلیش تنوکرن آرتھشچ (۲)

پد چھید معہ ترجمہ (سمادھی بھاونارتھا) سمادھی کو پیدا کرنے کے لئے (چ) اور (کلیش تنوکرن آرتھا) کلیشوں کو سوکھشم کرنے کے لئے۔

ارتھ - یہ کریا یوگ سمادھی اوستھا کو پراپت کرنے اور کلیشوں کو سوکھشم کرنے

ارتھات کم کرنے کے لئے ہے۔ (۲)

ویاکھیا۔ کریا یوگ سے چت شدھ ہو کر کلیش گھٹتے ہیں۔ ارتھات جو پہلے سدا بنے رہتے تھے۔ اب کبھی کبھی پیدا ہوتے ہیں۔ جس سے سمادھی کی پراپتی میں آسانی ہوتی ہے۔ پھر جب سمادھی میں وویک کھیاتی پیدا ہوتی ہے تو سارے کلیش جڑ سے اکھڑ جاتے ہیں۔

اب جن کلیشوں کو کریا یوگ سوکھشم کرتا ہے۔ وہ کون کون سے ہیں یہ بتلاتے ہیں

تیسرا سوتر — پانچ طرح کے کلیش

अविद्यास्मितारागद्वेषाभिनिवेशाः क्लेशाः।

سوتر۔ اَوِدیا اَسمِتا راگ دویش ابھی نویش کلیشا ہا (۳)

ارتھ (۱) اودیا (۲) اسمِتا (۳) راگ (۴) دویش اور (۵) ابھی نویش یہ پانچ کلیش ہیں

ویاکھیا۔ یہی پانچ وپریہ ارتھات متھیا گیان بھی کہلاتے ہیں۔ اگرچہ وپریہ صرف اودیا ہی ہے مگر باقی چاروں کا مُول کارن ہونے سے یہ بھی وپریہ کہلاتے ہیں۔ اور اس لئے اودیا کے ناش سے سبھی کا ناش ہو جاتا ہے اس لئے چوتھے سوتر میں یہ بتلاتے ہیں۔ کہ اودیا ہی دوسرے کلیشوں کا مُول ہے

چوتھا سُوتر — اودیا ہی کلیشوں کا کھشیتر ہے

अविद्या क्षेत्रमुत्तरेषां प्रसुप्ततनु विच्छि-
न्नोदाराणाम्।

سوتر۔ اَودیا۔ کھشیترم اُتریشام پرسُپت تنو۔ وچھن۔ اُدارانام (۴)

پدچھید۔ (اودیا) اودیا (کھشیترم) کھشیتر ہے (اُتریشام) باقی چاروں کا (پرسُپت تنو

وِچھِن - اُدارانام - پرسپت تنُو - وِچھِن اور اُداروں کا (۴)

ارتھ - پرسپت - تنُو - وِچھِن اور اُدار - ان چار بھیدوں والے جو اسمتا وغیرہ چار کلیش ہیں - ان کا کھشیتر (پیدا ہونے کا ستھان) اودیا ہے ۔ (۴)

ویاکھیا - اسمتا - راگ - دویش اور ابھی نویش یہ چاروں کلیش چار طرح کے ہیں - (۱) پرسپت - جو سوئے ہوئے ہیں (۲) تنُو - جو سوکشم ہو گئے ہیں (۳) وِچھِن - جو ٹوٹ گئے ہیں - اور (۴) اُدار - جو موجود ہیں - ان چاروں کی ویاکھیا نیچے دی جاتی ہے ۔

(۱) پرسپت - جو کلیش چت میں موجود تو ہیں - مگر ابھی جاگے نہیں - سوئے پڑے ہیں - اس لئے اپنا اثر نہیں دکھلاتے - وہ پرسپت کہلاتے ہیں - جب ان کے جاگنے کا وقت آتا ہے - تب جاگ اُٹھتے ہیں - جیسے بچپن میں بالک کی وشئے واسنا سوئی ہوتی ہے اور جوانی میں جاگ اٹھتی ہے - ایسے ہی ودیہہ اور پرکرتی لئے پرشوں کے کلیش بھی پرسپت ہوتے ہیں - (دیکھو سوتر ۱۹ پاد پہلا)

(۲) تنُو - کریا یوگ کے انوشٹھان سے جن کے کام کرنے کی شکتی کمزور کر دی گئی ہے وہ کلیش تنُو کہلاتے ہیں - یہ کلیش ابھیاسیوں کو بہت نہیں ستاتے اور جب تک ان کو پھر بڑھنے کا سامان نہ ملے - تب تک بے اثر رہتے ہیں - اکثر دیکھا جاتا ہے - کہ معمولی آدمیوں کو کلیش جلدی ستاتے ہیں - کیونکہ وہ معمولی معمولی باتوں سے راگ دویش کے بس میں ہو جاتے ہیں - مگر ابھیاسیوں پر ان معمولی باتوں کا کچھ بھی اثر نہیں ہوتا - اس کی وجہ یہی ہے - کہ ابھیاسیوں کے وہ کلیش سوکشم (کمزور) ہو گئے ہیں وہ انہیں کچھ بھی کلیش نہیں دے سکتے ۔

(۳) وِچھِن (۴) اُدار - یہ دونو کلیش سنساری پرشوں کو ہوتے ہیں - وِچھِن ارتھات شکستہ اور اُدار ارتھات موجود - جب چت کے اندر راگ (موہ) ہوتا ہے تو کرودھ

یا ودلیش وچھن ہوتا ہے اور راگ اُدار اور جب کرودھ آتا ہے ۔ تب راگ وچھن اور کرودھ اُدار ہوتا ہے ۔ اس طرح راگ وچھن ہو ہو کر پھر اُدار ہوتا ہے ۔ اور ایسے ہی کرودھ بھی وچھن ہو ہو کر پھر پھر ادار ہوتا ہے ۔ جب کسی ایک وشے میں راگ ہوتا ہے ۔ تب دوسرے وشیوں میں پرسُپت ۔ تنُو یا وچھن ہوتا ہے ۔

جب تک برہم گیان ہو کر اودیا کا بالکل ناش نہیں ہو جاتا تب تک کلیش بنے رہتے ہیں ۔ اودیا کے ناش ہونے پر کلیشوں کا بھی ناش ہو جاتا ہے ۔

سوال پیدا ہوتا ہے ۔ کہ اُدار اوستھا والے ورتمان کلیش تو دکھ دیتے ہیں ۔ اس لئے وہ کلیش ہیں ۔ مگر پرسُپت ۔ تنُو اور وچھن تو جیو کا کچھ نہیں بگاڑتے ۔ پھر ان کو کلیش کیوں کہا ؟ اس کا جواب یہ ہے ۔ کہ اگرچہ پرسُپت ۔ تنُو اور وچھن اوستھا میں یہ کچھ کلیش نہیں دیتے ۔ مگر جب تک ان کی جڑ قائم ہے ۔ تب تک یہ ہرے بھرے ہو کر کسی وقت کلیش کا کارن ہو سکتے ہیں ۔ اس لئے یہ کلیش ہیں اور برہم گیان سے ان سب کو جڑ مُول سے نشٹ کر دینا چاہیئے ۔

اب اودیا کے لکشن بتلاتے ہیں

سوتر پانچ ــــــ اودیا کے لکشن

अनित्याशुचिदुःखानात्मसु नित्यशुचि-
सुखात्मख्यातिरविद्या।

سوتر - اَنِتیہ اشُچی دُکھ اناتم سُو - نِتیہ شُچی - سُکھ آتم کھیاتی رودیا

پد چھید و ترجمہ :- اَنِتیہ - اشُچی - دُکھ - اناتم سُو) انتیہ (فانی) اپوتر - دکھ اور اناتم میں (نِتیہ - شُچی - سُکھ آتم - کھیاتی) نِتیہ - پوتر - سُکھ اور آتما کی بھاونا کرنا (اودیا) اودیا ہے - (۵)

ارتھ - انتیہ (فانی) اپوتر - دُکھ اور اناتما (جڑ) میں نتیہ (لافانی) پوتر، سکھ اور آتما کی بھاونا ہونا اودیا ہے۔

انتیہ کو نتیہ ماننا | جو کچھ پیدا ہوا ہے۔ وہ سب فانی ہے۔ اس کو لافانی سمجھنا اودیا ہے۔ جیسے فلاں کرم کرنے سے سورگ میں جنم ملتا ہے۔ جہاں موت کا عمل دخل نہیں ہے۔ ارتھات یہاں سب کے لئے موت ہے۔ وہاں کسی کے لئے موت نہیں۔ اس کے علاوہ سنسار۔ دھن دولت۔ استری بچے وغیرہ سب فانی ہیں۔ یہ بات بھول کر انہیں لافانی سمجھنا اس کا نام اودیا ہے۔

۲ - اپوتر میں پوتر بھاونا | یہ جسم ماتا کے رج اور پتا کے ویریہ سے بنا ہے۔ جو کہ اشدھ ہیں۔ مل موتر میں اس کی پرورش ہوتی ہے۔ جب ماتا کے گربھ سے باہر آتا ہے۔ تو خون وغیرہ اپوتر چیزوں سے بھرا ہوتا ہے۔ پھر اس کے اندر بھی مل موتر۔ کف پت اور پسینہ بھرا ہوا ہے۔ اس طرح یہ سرتا پا اپوتر ہے مگر پرش اسے پوتر مان کر اسی میں مست رہتے ہیں۔ کسی سُندری استری کو دیکھ کر کہتے ہیں۔ کہ یہ چاند کی مانند مکھ والی ہے۔ اس کی آنکھیں نیل کمل کے پتے کی مانند ہیں۔ یہ پوترتا کی مورتی ہے وغیرہ الیسا جان کر اس پر موہت ہو جاتے ہیں اسی طرح استری کا پرش پر موہت ہونا بھی سمجھنا چاہیئے - یہ اپوتر میں پوتر کی بھاونا کرنا ہے یا من میں تو کام کرودھ۔ لوبھ۔ موہ اور اہنکار کا میل بھرا ہے۔ مگر پھر بھی اپنے آپ کو پوتر سمجھنا۔ من میں لیش ماتر بھی دھرم کا وچار نہیں ہے مگر ظاہری آڈمبر رچ کر اپنے آپ کو دوسروں سے بڑا سمجھنا۔ پاپ سے کمائے ہوئے دھن کو جو حقیقت میں ارتھ ہے۔ اس کو ارتھ ماننا وغیرہ اپوتر کو پوتر ماننا روپ اودیا ہے

۳ - دکھ کو سکھ سمجھنا | سنساری وشیوں کو جن کا انجام دکھ ہے۔ ان کو سکھ روپ سمجھنا اودیا ہے۔ کیونکہ جتنے بھی وشے بھوگ کے سکھ ہیں۔ وہ وچار کرنے

سے دکھ روپ ہی ثابت ہوتے ہیں۔

۴. اناتم میں آتم بھاونا جسم اندریہ اور چت جو کہ اناتم ارتھات جڑ ہیں اور آتما ارتھات اپنے سوروپ سے بالکل جدا وستو ہیں۔ انہیں کو آتما ارتھات اپنا سوروپ مان لینا اودیا ہے ارتھات جڑ کو چیتن مان لینا اودیا ہے یا یہ ماننا کہ آتما کوئی چیز نہیں۔ پنچ تتوں کے ملنے سے جسم میں چیتنا پیدا ہو جاتی ہے اور ان کے جدا ہونے سے جسم اچیتن ہو جاتا ہے۔ ایسی متھیا کلپنا کرنا بھی اناتم میں آتم بھاونا روپ اودیا ہے۔

اس طرح چار طرح کی یہ اودیا ہے۔ جو کہ سنسار میں باندھنے والی ہے انہیں چاروں اودیاؤں کا ناش ہونے سے آتما سنسار بندھن سے چھوٹ جاتا ہے۔ اب آگے اسمتا کا سوروپ بتلاتے ہیں۔

سوتر چھ ـــــ اسمتا کا سوروپ

दृग्दर्शनशक्त्योरेकात्मतैवास्मिता।

سوتر۔ درگ۔ درشن۔ شکتیو ریک آتم تیو اسمتا (۶)

پدچھید معہ ترجمہ (درگ درشن۔ شکتیوہ) درشٹا اور درشن شکتی کا (ایک آتم تا) ایک سوروپ سا ہونا (اسمتا) اسمتا ہے (۶)

ارتھ۔ درگ۔ شکتی (درشٹا) اور درشن شکتی (بدھی) کا ایک سوروپ سا ہونا ارتھات ان کو ایک مان لینا اسمتا کہلاتا ہے (۶)

ویاکھیا۔ پرش یا آتما درگ شکتی ارتھات درشٹا ہے اور درشن شکتی (دکھلانے والی شکتی) بدھی یا انتہ کرن کہلاتی ہے۔ آتما چیتن ہے اور بدھی جڑ ارتھات دونو بالکل جدا جدا وستو ہیں۔ مگر ان دونو کا ایک سا پرتیت ہونا ارتھات آتما اور انتہ کرن

کو ایک ہی سمجھ لینا اسمتا ہے ۔ آتما شدھ ۔ اداسین اور بے تعلق اور چیتن ہے ۔ بدھی اشدھ ۔ راگ دویش والی اور جڑ ہے ۔ یہ بھید نہ دیکھتے ہوئے بدھی میں بھرانتی سے آتم بھاونا کر لینا ارتھات بدھی یا انتہ کرن کو ہی اپنا سوروپ سمجھ لینا اسمتا ہے اس اسمتا کو ہی برہم گیانی لوگ ہردے گرنتھی کہتے ہیں ۔ سکھ دکھ کا بھوگ بدھی کرتی ہے آتما کیول درشٹا ہے ۔ وہ سکھ دکھ سے رہت سچدانند سوروپ ہے ۔ مگر بھرم سے بدھی کے دھرم کو اپنا دھرم مان کر میں سکھی ہوں ۔ یا میں دکھی ہوں ۔ ایسا مانتا ہے یہی اسمتا روپ اودیا ہے ۔

سوال ۔ اناتم میں آتم بدھی کرنا اودیا ہے ۔ ایسا پہلے کہ آئے ہیں ۔ اب بدھی جو اناتم وستو ہے ۔ اس میں آتم بدھی کرنا اسمتا کہا ہے ۔ ان دونوں میں کیا بھید ہے

جواب ۔ پانی میں چاند کا جو عکس پڑتا ہے ۔ پرش پہلے بھرم سے اسے چاند سمجھتا ہے ۔ پھر عکس کے میلا ہونے سے چاند کو میلا اور عکس کے ڈولنے سے چاند کو ڈولتا ہوا مانتا ہے ۔ اسی طرح جیو پہلے بھرم سے بدھی کو آتما سمجھتا ہے یہ اودیا ہے ۔ پھر اس کے شانت ۔ گھور اور موڑھ ہونے سے اپنے کو شانت ۔ گھور اور موڑھ مانتا ہے ۔ یہ اسمتا ہے ۔ اودیا کارن ہے اور اسمتا کاریہ ۔ بس یہی فرق ہے ۔ حقیقت میں دونوں ہی بھرانتی ہیں

اودیا اسمتا کو پیدا کرتی ہے اور اسمتا راگ دویش وغیرہ کو پیدا کرتی ہے اس لئے آگے بتدریج راگ اور دویش کے لکشن کہتے ہیں

ساتواں سوتر ــــــ راگ کے لکشن

सुखानुशयी रागः

سوتر ۔ سکھ انوشئی راگاہا

ترجمہ (سکھ انوشئی) سکھ کے پیچھے رہنے والی ابھلاشا کا نام (راگاہا) راگ ہے

ارتھ۔ سُکھ انوبھو کرنے کے پیچھے رہنے والی ابھلاشا کا نام راگ ہے۔
ویاکھیا۔ جس چیز سے جس نے سُکھ اُٹھایا ہے۔ اس کو اسی سُکھ کی یاد کر کے اس سُکھ میں یا سُکھ کے سادھن اس وستو میں جو ابھلاشا یا ترشنا رہ جاتی ہے۔ جو ہے پھر اسی وستو کے پراپت کرنے کے لئے اُبھارتی ہے۔ اسے راگ کہتے ہیں جہاں ہی منش کوئی سُکھ اٹھاتا ہے۔ توں ہی اس کے من میں اس کے لئے راگ (موہ) پیدا ہو جاتا ہے۔ اس لئے راگ کو سکھ انوبھو کے پیچھے کی ابھلاشا کہا گیا ہے۔
اس راگ اردوغات موہ کا اُلٹا دویش ہے۔ جو اگلے سوتر میں کہتے ہیں۔

آٹھواں سُوتر — دویش کا لکشن

दुःखानुशयी द्वेषः। (८)

سوتر۔ دُکھ انوشئی دویشاہا (۸)
ترجمہ (دُکھ انوشئی) دُکھ بھوگنے کے بعد پیچھے رہنے والی نفرت کو (دویشاہا) دویش کہتے ہیں۔ (۸)
ارتھ۔ دُکھ بھوگنے کے بعد پیچھے رہنے والی نفرت کا نام دویش ہے۔
تشریح۔ جن چیزوں سے سنسار میں منش کو دُکھ ہوا کرتا ہے۔ اس سے منش میں نفرت یا غصے کا بھاو پیدا ہوتا ہے۔ جس کے زیر اثر ہم ان دکھدائی چیزوں یا سادھنوں کو اپنے سے پرے ہٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کو دویش کہتے ہیں۔ دویش سے ابھی نویش پیدا ہوتا ہے۔ جس کے لکشن اگلے سوتر میں بتلاتے ہیں۔

نواں سوتر — ابھی نویش کے لکشن

स्वरसवाही विदुषोऽपि तथारूढोऽभिनिवेशः

سوتر۔ سورس واہی۔ ودوشوپی۔ تتھارُڈھوابھی نویشاہا (۹)

پد چھید و ترجمہ - (سورس واہی) سوبھاو ارتھات قدرتی طور سے بہنے والا (ودوشواپی) ودوان کے لئے بھی (تتھارُوڑھا) ویسا ہی ہونے والا (ابھی نویشاہا) ابھی نویش ہے - (۹)

ارتھ - موت کا جو بھئے یا ڈر قدرتی طور پر سب پرانیوں کے اندر یکساں طور سے بہ رہا ہے - اور ودوان اور مورکھ سبھی کے لئے ایک جیسا ہے - وہ ابھی نویش ہے - مطلب یہ کہ موت کا ڈر جو کہ ہر کہ و مہ سب کے لئے یکساں ہوتا ہے ابھی نویش کہلاتا ہے

ویاکھیا - ہر ایک ذی رُوح کو اپنی ہستی کے لئے یہ خواہش ہمیشہ بنی رہتی ہے کہ میں ہمیشہ جیتا رہوں - کوئی بھی جاندار مرنا نہیں چاہتا - یہ مرنے کا ڈر ہی ابھی نویش کہلاتا ہے - یہ ڈر کہیں باہر سے نہیں آیا - بلکہ ہر ایک جیو میں قدرتی طور سے موجود ہے - ایک چھوٹے سے چھوٹا کیڑا بھی جس نے نہ کبھی موت کو دیکھا نہ سُنا - جب اس کو کوئی مارنے والا نظر آتا ہے - تو وہ اپنی زندگی کو بچانے کے لئے جی جان سے بھاگتا ہے - اگر جینے کی یہ خواہش قدرت نے اس کے اندر نہ ڈال دی ہوتی - تو جس کو ابھی تک مرنے کا کوئی انوبھو ہی نہیں ہوا - وہ کیوں اتنا ڈرتا؟ یہی قدرتی بھاو اس کی ہستی کو قائم رکھتا ہے - اگر یہ بھاو اس میں قدرتی نہ ہوتا تو دنیا کی جد و جہد میں وہ اپنی ہستی کو قائم نہ رکھ سکتا - مگر صرف قدرتی کہہ دینے سے ہم اس بات کو ٹال نہیں سکتے - ہمیں وچارنا ہوگا کہ یہ بات اس میں کیوں ہے؟ جہاں جیو وہاں خواہش بھی ہے مگر وہ خواہش گیان کے پیچھے رہتی ہے جس چیز کو ہم جانتے ہیں کہ وہ سکھ دیتی ہے اس کی اِچھا ہم میں پیدا ہوتی ہے - اور جس چیز سے دُکھ ملنے کا خیال ہو - اس سے بچنے کی خواہش ہوتی ہے - مگر یہ بات ہمیں گیان سے ہی معلوم ہوتی ہے کہ فلاں سے ہمیں دُکھ ملتا ہے اور فلاں چیز سے سکھ - گیان جب تک پہلے آکر ہمیں یہ بتا

دے۔ کہ یہ تمہارے لئے سکھدائی ہے اور یہ دکھدائی۔ تب تک گرہن یا تیاگ کی خواہش
پیدا نہیں ہوتی۔ اب یہ گیان دو طرح سے ہوتا ہے (۱) یا تو ہم اس وقت انوبھو کر رہے
ہیں یا پہلے کبھی انوبھو ہوا ہو۔ اور اب وہ اپنے سنسکاروں کے باعث جاگ پڑے
اب وچارنا چاہیئے۔ کہ ایک چھوٹا سا کیڑا جو اس طرح موت سے ڈر کر اس سے بچنا
چاہتا ہے۔ یہ بچنے کی خواہش ہے۔ اور اس سے پہلے یہ گیان ہونا ضروری ہے
کہ موت دکھدائی ہے۔ اس کے بغیر بچنے کی خواہش اس کے دل میں کبھی پیدا نہیں
ہو سکتی۔ اس لئے یہ گیان اُسے ضرور ہوا ہے۔ تبھی وہ ڈر کر بھاگا ہے۔ اب دیکھنا
یہ ہے۔ کہ یہ گیان اُسے کب ہوا؟ ظاہر ہے کہ اب اس کو یہ نیا انوبھو نہیں ہو رہا ہے
کیونکہ ابھی وہ مر نہیں رہا۔ مرنے سے بچنے کی کوشش میں ہے۔ اگر وہ وہاں کھڑا
رہتا اور مارا جاتا۔ تب تو اُسے انوبھو ہو جاتا۔ کہ موت دکھدائی ہے۔ مگر وہ یہ
پہلے ہی بھاگ رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس کو پہلے ہی انوبھو ہو چکا
ہوا ہے کہ موت دکھدائی ہے۔ اب اس پہلے دُکھ کو یاد کر کے بھاگ رہا ہے اب
ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ یہ انوبھو اُسے کب ہوا؟ اس جنم میں تو اس نے موت کو نہ دیکھا
نہ سُنا اور نہ ہی اس نے کبھی موت کا انومان ہی کیا ہے پھر یہ ڈر کہاں سے آیا؟
صاف ثابت ہے کہ یہ ڈر اس جنم کا نہیں۔ بلکہ ان جنم جنمانترول کا ہے جن کو وہ پیچھے
بھوگ کر مرتا چلا آیا ہے۔ اس لئے یہ ڈر اب اس میں قدرتی طور پر رہ رہا ہے مطلب
یہ کہ یہ ڈر اس نے یہاں آ کر نہیں سیکھا۔ بلکہ اپنے جنم کے سنسکاروں سے اپنے
ساتھ ہی لایا ہے۔ اس سے پہلے جنم کی سدّھی کیسی صاف طور سے ہو جاتی ہے

اب اپنی ہستی کا ابھی نویش (موت کا ڈر) جیسا ایک مورکھ میں پایا جاتا ہے
ویسا ہی ایک پڑھے لکھے ودوان میں بھی ہے۔ کیونکہ بس لگے کوئی بھی مرنا نہیں
چاہتا۔ سوال ہوتا ہے کہ مورکھ اور ودوان گیانی کو تو موت کا ڈر ہونا ٹھیک ہے

نگر ودوان کو گیان سے دُور ہو جانا چاہیئے۔ اسی شک کو مٹانے کے لئے سوتر میں سورس واہی۔ قدرتی طور پر بہنے والا کہا ہے۔ انیک جنموں کے موت کے دکھوں کے انوبھو سے پیدا ہوا یہ موت کا ڈر ایسا ہے۔ جو جیو ماتر میں یکساں طور سے بہ رہا ہے۔ اور جب تک آتم گیان ارتھات نربیج سمادھی پراپت ہو کر جیو مکت نہیں ہو جاتا۔ تب تک مُورکھ اور ودوان سب کو یکساں طور پر سے بھے کا دینے والا ہے۔

اودیا۔ اسمتا۔ راگ۔ دویش اور ابھی نویش ان پانچ کلیشوں کو ہی بتدریج تمس۔ موہ۔ مہا موہ۔ تامسر اور اندھ تامسر بھی کہتے ہیں۔ اور اسی کو پنچ پروا (پانچ جوڑوں والی) اودیا بھی کہا جاتا ہے۔ مول پرکرتی۔ مہاتتو۔ اہنکار۔ شبد سپرش۔ رُوپ۔ رس اور گندھ۔ ان آٹھ اناتماؤں (جڑ) میں آتم بُدھی ہونے کو اودیا یا تمس کہتے ہیں۔ اینما۔ مہما۔ گریما۔ لگھما۔ پراپتی۔ پراکامیہ۔ ایشتو اور وشتو۔ ان آٹھ سدّھیوں میں اہم بھاو ماننا کہ میں چھوٹا ہوں۔ میں بڑا ہوں۔ میں بھاری ہوں۔ میں ہلکا ہوں وغیرہ یہ اسمتا یا موہ ہے۔ اس موہ سے ستھول و سوکشم وشیوں میں پریتی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی کو راگ یا مہا موہ کہتے ہیں اور ان وشے بھوگوں کی پراپتی میں جو وگھن ہوتے ہیں۔ ان میں دویش ہونے کو تامسر کہتے ہیں۔ اور اینما آدی سدّھیوں اور وشے بھوگوں کا کارن جو شریر ہے اس کے ناش ہونے کے بھے یا ڈر کو ابھی نویش یا اندھ تامسر کہتے ہیں

پانچ کلیشوں کے نام اور ان کے لکشن بتلا دئے گئے ہیں۔ اب اگلے سوتر دلا میں ان کو دُور کرنے کے اپائے بتلاتے ہیں

سُوتر دس — کلیشوں کے مٹانے کے اُپائے

ते प्रतिप्रसवहेयाः सूक्ष्माः।

سُوتر - تے پرتی پرسو ہیئے آسُوکھشما (۱۰)

ترجمہ (تے) وہ کلیش (سوکھشما) جو سوکھشم ہیں (پرتی پرسوہیئے آ) پرتی پرسو (کارن میں لین ہونے سے) ہٹانے یوگیہ ہیں - (۱۰)

ارتھ - ان کلیشوں میں سے جو سوکھشم ہیں - ارتھات کریا یوگ (دیکھو پاد ۲ سوتر ۲) سے جو سوکھشم ہو گئے ہیں - ان کو پرتی پرسو ارتھات اپنے کارن میں لوٹا دینا چاہیئے دیا کھیا - اوپر جو پانچ کلیش بتلائے گئے ہیں - وہ کریا یوگ سے سوکھشم ہو جاتے ہیں - مگر ان کی جڑ نہیں جاتی - پرکرتی لے یوگیوں اور سمپرگیات سماودھی میں بھی وہ سیشت پانچ رُوپ سے بنے رہتے ہیں - اُن کے ناش کرنے کا اُپائے اس سوتر میں بتلایا ہے کہ چت کے ناش ہونے سے ان کا ناش ہو سکتا ہے - دوسرا کوئی اُپائے نہیں - چت کے لے ہونے سے اس کے ساتھ ہی سب کلیشوں کا بھی ناش ہو جاتا ہے - مطلب یہ کہ دویک کھیاتی کے بعد جب اسمپرگیات سماودھی یا نردودھ اوستھا آتی ہے تب اودیا کے ناش ہو جانے اور آتم گیان ہو جانے سے چت آتما میں لین ہو جاتا ہے - اور اس کے ساتھ ہی سوکھشم کلیش بھی نشٹ ہو جاتے ہیں - اور دُکھ کا نام و نشان تک مٹ کر سدا رہنے والا آتم آنند پراپت ہو جاتا ہے

سوتر گیارہ ــــ ستھول ورتیوں کو مٹانے کا اُپائے

ध्यानहेयास्तद्वृत्तयः

سوتر - دھیان ہیئے آس تد ورتیا

ترجمہ - (تت ورتیا) ان کی ستھول ورتیاں (دھیان ہیئے آ) دھیان سے ہٹانے یوگیہ ہیں (۱۰)

ارتھ - ان کلیشوں کی ستھول ورتیوں کو دھیان سے ہٹانا چاہیئے -

دیا کھیا۔ جو کلیش کی ستھول ورتیاں سکھ دکھ اور موہ کے دینے والی ہیں۔ وہ دھیان سے تیاگنے یوگیہ ہیں۔ جیسے بہت میلے کپڑے کو پہلے ڈنڈے سے کوٹ کر دھوتے ہیں۔ پھر جب کچھ میل کم ہو جاتی ہے تب صابن لگا کر دھوتے ہیں۔ اس کے بعد جو میل کپڑے کے سوت کے اندر رہ گئی ہے۔ اس کا بالکل ناش کپڑے کے ناش ہونے پر ہوتا ہے۔ اسی طرح کریا یوگ سے بہت ہی گھنے (ستھول) کلیش سوکشم ہوتے ہیں۔ ارتھات بہت کم ہو جاتے ہیں۔ پھر وہ دھیان سے اور بھی سوکشم ہو جاتے ہیں اور جب آتم گیان سے چت کا ناش ہو جاتا ہے۔ تو کلیشوں کا بیج بھی نشٹ ہو جاتا ہے اسی بات کو اور بھی سمجھا کر بتلاتے ہیں۔

کلیش پہلے (۲-۴) میں چار طرح کے بتلا آئے ہیں (۱) پرسپت (۲) تنو۔ (۳) وچھن اور (۴) اُدار۔ جب کلیش ورتمان ہوتے ہیں۔ تب اُن کی اُدار اوستھا ہوتی ہے۔ دویش جب انسان میں پرگٹ ہوتا ہے۔ تو وہ اس کی اُدار اوستھا ہے اور یہی ستھول دویش ہے۔ پرسپت۔ تنو اور وچھن اور اُدار میں دویش سوکشم روپ سے چت میں رہتا ہے۔ اسی طرح اودیا وغیرہ دوسرے کلیشوں کے بارے میں بھی جان لینا چاہیئے

کلیش جب اُدار (موجود) ہوتے ہیں تو کلیش میں ڈالے رکھتے ہیں۔ لگے جو سوکشم ہیں۔ وہ بھی موقع پا کر کلیش میں ڈالینگے ہی۔ اس لئے ہمیں اُدار (موجود یا ستھول) اور سوکشم دونو طرح کے کلیشوں کو دور کرنے کا اُپائے کرنا چاہیئے۔ جب تک اِن کی جڑ نہ کھود ڈالی جاویگی۔ تب تک جب جب چھوٹیں گے۔ تب تب کلیش ہی دینگے۔

ستھول کلیشوں کو دور کرنے کا اُپائے تو یہ ہے کہ انہیں پہلے کریا یوگ (تپ سوادھیائے اور ایشور پرنی دھان) سے سوکشم کرنا چاہیئے۔ اور ان کے دوشوں کو دھیان میں لانا چاہیئے۔ مثلاً دویش کے بارے میں اس طرح وچار یا دھیان کرنا چاہیئے۔ دویش

کی آگ اندر ہی اندر آدمی کو جلاتی رہتی ہے۔ اور اس سے لابھ تو کچھ ہوتا نہیں نقصان بہت ہوتا ہے۔ وہ دویش دل میں رکھ کر اپنے خیال میں میں دوسرے کو جلانے کی کوشش کرتا ہوں۔ مگر سمجھے یہ شدھ نہیں۔ کہ میں اس سے خود ہی جل رہا ہوں۔ پس اس آگ کو میں اپنے اندر سے مٹا دوں گا۔ جس سے میں اور میرا مخالف دونو ہی بچ جائینگے اس طرح جب کبھی کلیش تمہارے چت میں پرگٹ ہو اُسے دھیان سے باہر کر دو اور یہ وچار دھیان تب تک جاری رکھو۔ جب تک یہ کلیش سوکھشم ہو کر بے کار نہیں ہو جائے

اب جو سوکھشم کلیش ہیں۔ ان کا بیج ناش کرنے کے لئے نربیج سمادھی ہے نربیج سمادھی کے ذریعے جب آتما اپنے سوروپ میں قایم ہو جاتا ہے۔ تب وہ ان کلیشوں کی پہنچ سے پرے ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ جب تک آتما اپنے سوروپ میں نہیں آجاتا۔ تبھی تک چت کام کرتا رہتا ہے آتما کے اپنے سُوروپ میں قایم ہو جانے کے بعد چت کا کوئی کام نہیں رہتا۔ اس لئے وہ اپنے کارن میں لین ہو جاتا ہے۔ اسی کو پرتی پرسو کہتے ہیں۔ چت کے لین ہونے پر اس کے ساتھ سوکھشم کلیش بھی جڑ سے اُکھڑ جاتے ہیں

خلاصہ مطلب یہ کہ چت کے ستھول بل (کلیش) تو کریا یوگ اور دھیان سے دُور کئے جاتے ہیں۔ مگر اُن کی جڑ کو اکھاڑنے کے لئے نربیج سمادھی تک پہنچنا چاہیئے کلیش دُکھدائی ہیں۔ اس لئے تیاگنے یوگیہ ہیں۔ اب وہ کس طرح سے دُکھ کا کارن بنتے ہیں۔ یہ آگے بیان کرتے ہیں

سُوتر بارہ — کلیش کا مُول کرم آشے ہے

क्लेशमूलः कर्माशयो दृष्टादृष्टजन्मवेदनीयः।

سُوتر۔ کلیش مُولاہا۔ کرم آشیو۔ درشٹ ادرشٹ جنم ویدنی آ (۱۲)

پد چھید معہ ترجمہ (کلیش مولاہا) کلیش کا مول (کرم آشے) کرم آشے ارتھات کرموں کی واسنائیں ہیں جو (درِشٹ ادرِشٹ جنم ویدنی آ) درشٹ اور ادرشٹ جنم کی جاننی چاہئیں۔ (۱۲)

ارتھ۔ کلیش کا مول کرم آشے (کرموں کی واسناؤں کا سموہ) ہے جو درِشٹ (موجود) اور ادرشٹ (آنے والے) جنم میں جاننے یا بھوگنے یوگیہ ہوتا ہے۔ (۱۲)

ویاکھیا۔ راگ دویش اور موہ کے بس میں ہو کر انسان بھلا یا برا جیسا کرم کرتا ہے اس کا بیج اس کے چت میں بویا جاتا ہے۔ جو آگے جا کر درشٹ (اس جنم میں) یا ادرشٹ (اگلے جنم میں) پاپ اور پنیہ کا پھل دیتا ہے۔ اسی بیج کو واسنا یا کرم آشے کہتے ہیں۔ یہی وہ دھرم اور ادھرم روپ ساتھی ہے۔ یہ مرنے کے بعد جیو کے ساتھ جاتا ہے۔ یہ انسان کے اپنے بس میں ہے کہ پرلوک میں ساتھ جانے والے اپنے اس ساتھی کو شبھ کرموں سے اچھا یا سکھدائی بنالے یا برے کرموں سے برا یا دکھدائی بنالے۔ اس نے کچھ کہنا نہیں ہے۔ اس کو جیسا بناؤ گے ویسا ہی ساتھ چل پڑے گا۔ اور جیسا ہے۔ ویسا ہی پھل دے گا۔

یہ ضروری نہیں۔ کہ یہ کرم آشے (واسناؤں کا سموہ) پرلوک ارتھات اگلے جنم میں ہی جا کر پھل دے۔ بلکہ کبھی کبھی اس کا پھل اسی جنم میں مل جاتا ہے اور کبھی پرلوک میں ہی ملتا ہے اور کبھی یہاں اور وہاں دونو جگہ ملتا ہے۔ اکثر بڑے بڑے دھرم کے کاموں کو اسی جنم میں بار آور ہوتے دیکھا گیا ہے۔ اگرچہ پرلوک میں جا کر وہ اور بھی زیادہ پھیلتے ہیں۔ مگر اس دنیا میں بھی کچھ نہ کچھ پھل ضرور دیتے ہیں۔ اسی طرح پاپ کرم بھی اپنا مزا جہاں اسی دنیا میں چکھا دیتے ہیں۔ وہاں اگلے جنم میں بھی بار آور ہو کر کشٹ دیتے ہیں۔ مطلب یہ کہ جو کچھ کرم ہم کرتے ہیں۔ وہ بیج یا واسنا روپ سے ہمارے چت میں جمع ہوتے رہتے ہیں۔ اور لوک و پرلوک

دونو جگہوں میں اپنا پھل دیتے ہیں) ۔ اسی لئے کہا ہے ۔ کہ کیا ہوا کرم ہر حالت میں بھوگنا ہی پڑتا ہے ۔ بقول

کلجگ نہیں کرجگ ہے یہ یاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے

خلاصہ یہ کہ انسان) راگ دویش اور موہ سے مغلوب ہوکر جو بھلے بُرے کرم کرتا ہے ۔ ان کا پھل بھوگنے کے لئے وہ آگے سنسار چکر میں دھکیلا جاتا ہے ۔ اور جب تک یہ کرم آشے پانچ رُوپ واسناؤں کا جڑ مُول سے ناش نہیں ہو جاتا ۔ تب تک آواگون کا چکر چلتا ہی رہتا ہے ۔

سُوتر تیرہ —— کرم آشے کا پھل

सति मूले तद्विपाको जात्यायुर्भोगाः ।

سُوتر ۔ ستی مُولے تدوپاکو جاتی آیور بھوگاہا (۱۳)

پدچھید معہ ترجمہ ۔ ستی مُولے (جڑ کے ہوتے ہوئے) تدوپاکاہا) اس کا پھل (جاتی ۔ آیور ۔ بھوگاہا) جاتی ۔ آیو اور بھوگ ہوتا ہے ۔

ارتھ ۔ مُول (جڑ) کے رہتے ہوئے اُن کا پھل جاتی آیُو اور بھوگ ہوتا ہے دیاکھیا ۔ جس طرح کے منش کے بھلے یا بُرے کرم ہوتے ہیں ۔ اس کے مطابق ہی اس کا کرم آشے بنتا ہے ۔ جس کے مطابق اگلے جنم میں جاتی ۔ آیو اور بھوگ ملتے ہیں ۔ مطلب یہ کہ پرانی جب پیدا ہوتا ہے تو وہ منش پشو یا پکھشی یا ستھاور وغیرہ جس جاتی میں جنم لیتا ہے ۔ وہ اس کے پہلے جنم کے کرموں کی واسناؤں کا پھل ہے جو اس کے انتہ کرن میں بھری ہوتی ہیں ۔ اسی طرح جتنی اس نے عمر بھوگنی ہے اور ساری عمر میں جتنے بھوگ (سکھ دکھ) بھوگنے ہیں ۔ وہ بھی اس کے پہلے ذخیرہ

شدھ کرموں کے پھل روپ ہی ہیں۔ جاتی - آیو اور بھوگ۔ ان تینوں میں سے جاتی تو پہلے جنموں کے کرموں سے ہی بنتی ہے۔ مگر آیو اور بھوگ کو سنش اپنے بھلے بُرے کرموں سے گھٹا بڑھا بھی سکتا ہے۔ شبھ کرم کرنے سے اور چیت کو پرسن رکھنے نیز پرانایام کرنے سے عمر بڑھ جاتی ہے اور نشے بازی و بیبھچار وغیرہ کرنے سے عمر گھٹ کر اکال مرتیو بھی ہو سکتی ہے۔ ایسے ہی بھوگ بھی گھٹ بڑھ جاتے ہیں۔ مطلب یہ کہ آیو اور بھوگ جو پچھلے کرموں کے مطابق ملتے ہیں۔ ان کا گھٹانا بڑھانا یا اچھا بُرا بنانا اب بھی انسان کے ہاتھ میں ہے۔

کرم آشے یا واسنا کا درخت تبھی تک پھلتا ہے۔ جب تک اس کی جڑھ موجود رہتی ہے۔ جڑ کے کٹ جانے پر یہ سُوکھ جاتا ہے۔ پھر یہ سکھ دکھ روپی پھل نہیں دے سکتا۔ کلیش (اَودّیا وغیرہ) کرم آشے کی جڑ ہے۔ جب وویک کھیاتی (آتم گیان) سے اس جڑ کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ تو پھر جنم نہیں ہوتا۔ ارتھات آواگون کا بندھن کٹ جاتا ہے۔ تب آتما اپنے سوروپ میں قایم ہو جاتا ہے۔ اسی لئے کہا ہے کہ جڑ کے ہوتے ہوئے ہی اگلے جنم میں جاتی آیو اور بھوگ روپی اس کا پھل لگتا ہے۔ کلیش ہی کرم آشے کو پیدا کرتے ہیں اور کلیش ہی اس کے پھلنے میں مددگار ہوتے ہیں۔ جب کلیش مٹ جاتے ہیں۔ تب کرم آشے (واسنا یا جنم کا بیج) بھی جل جاتا ہے۔ کیونکہ اس کی جڑ کٹ گئی ہے۔ جڑ نہ رہنے سے وہ اب تین کال میں پھر ہرا نہیں ہو سکتا۔ اسی کا نام موکش ہے۔

سوال - جاتی - آیو اور بھوگ کرم کے پھل ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جنم کرم سے ہوتا ہے۔ تو کیا ایک ہی کرم ایک جنم کے لئے کافی ہوتا ہے۔ یا بہت سے کرم ملکر ایک جنم کا کارن ہوتے ہیں؟

جواب - ایک ہی جنم میں انیک کرم سنچت (ذخیرہ) ہو جاتے ہیں۔ اگر ایک

ایک کرم ایک ایک جنم دینے لگے ۔ تو ایک ہی جنم کے کرموں کا مٹنا مشکل ہو جاتا ہے
اور پھر ساتھ ہی ساتھ ان جنموں میں بھی انیک اور کرم سنچت ہو جاتے ہیں ۔ اور
پہلے جنموں کے بھی اسی طرح سنچت ہوتے چلے آتے ہیں ۔ اس لئے ان کے مطابق
سلسلے وار پھل بھوگنا نا ممکن ہے ۔ جب ایسا ہونا ہی نا ممکن ہے تو پھر ایک ہی
کرم انیک جنموں کا کارن تو کبھی مانا ہی نہیں جا سکتا ۔

سوال ۔ تو پھر کیا سارے کرم مل کر ایک جنم دیتے ہیں ؟

جواب ۔ یہ بھی نہیں ہو سکتا ۔ کیونکہ اگر ایسا ہو ۔ تو جو جنمتے ہی مر گیا ہے
اس کا پھر جنم کن کرموں کا پھل ہو گا ؟

اس لئے اس کی بیوستھا اس طرح پر ہے ۔ کہ جو جو کرم پُنیہ پاپ رُوپ کئے
جاتے ہیں ۔ ان سب کی واسنائیں چِت پر جمتی رہتی ہیں ۔ جب تک پراربدھ کرموں
کا پھل یہ "جنم" بھوگ رہے ہیں ۔ تب تک یہ واسنائیں دبی رہتی ہیں ۔ اور جب
مرنے کے وقت پراربدھ کرموں کا بھوگ ختم ہو چکتا ہے ۔ تب یہ پرگٹ ہوتی
ہیں ۔ کیونکہ اب ان کے بھوگ دینے کا وقت ہے ۔ جس طرح بچپن سے لے کر
بڑھاپے تک کے ہمارے سارے کرموں کی ایک تصویر ایک جگہ کھینچنے کے لئے الگ
الگ رنگ بھر دئے جاویں ۔ تو وہ تصویر جیسی عجیب و غریب ہو گی ۔ ٹھیک اسی طرح
ہمارا چِت بھی ان بھانت بھانت کی واسناؤں سے منقش ہو رہا ہے ۔ اب یہ
واسنائیں مرنے کے وقت جب جاگ اُٹھتی ہیں ۔ تو جن جن واسناؤں میں منش کی رُچی
پربل ہوتی ہے ۔ یا جو جو واسنائیں پربل ہوتی ہیں ۔ وہ جنم دینے کا کارن بن جاتی ہیں ۔ اور
جو واسنائیں کمزور یا ڈھیلی ہوتی ہیں ۔ ان کی تین حالتیں ہوتی ہیں ۔

(۱) یا تو وہ پربل واسناؤں کے ساتھ ہی مل کر ان کی مددگار بن جاتی ہیں اور بیچ
بیچ میں موقعہ پا کر اپنا اپنا پھل دیتی ہیں ۔ اسی لئے سکھی سے سکھی آدمی بھی اپنی

زندگی میں کبھی نہ کبھی دُکھ کی چوٹ سہتا ہی ہے۔ اور بے حد دکھی آدمی بھی کسی وقت سکھ کا انوبھو کرتا ہی ہے۔

(۲) اگر ایسا نہ ہو سکے۔ تو وہ واسنائیں چت میں اُس وقت تک چپ چاپ پڑی رہتی ہیں۔ جب تک کہ کسی نہ کسی جنم میں انہیں پھل دینے کا موقعہ نہیں ملتا جوں ہی اُن کو پرگٹ کرنے والا کوئی اُن جیسا سنسکار مل جاتا ہے۔ توں ہی وہ اپنا پھل دکھا دیتی ہیں۔

(۳) یا بنا کے ارتھات پھل دئے ہی وہ واسنائیں نشٹ ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ سچے دل سے ایشور کی بھگتی یا سوادھیائے کرنے سے ملین واسناؤں کا ناش ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے۔ کہ وہ کرم پھل دئے بنا اپنے آپ ہی نشٹ ہو گئیں۔ نہیں بلکہ وہ کرم کے پھل کو کھا کر نشٹ ہوئی ہیں۔ یہی ان کا دیا ہوا پھل ہے جب تمہارے اندر کوئی ملین واسنا نہیں ہے۔ تو سوادھیائے سے تمہارا چت جلدی شدھ ہو جائیگا۔ اور اگر ملین واسنائیں موجود ہیں۔ تو دیر اسی لئے لگیگی۔ کہ پہلے اُس سے یہ واسنائیں دُور ہونگی۔ اتنی دیر تک جو تم آتم گیان سے محروم رہے گے یہی اُن ملین واسناؤں کا پھل آپ کو ملا ہے۔ اس لئے کوئی کرم پھل دئے بنا نشٹ نہیں ہوتا۔

خلاصہ۔ کلیش کا مُول واسنائیں ہیں۔ انہیں واسناؤں کے چت میں رہنے سے ان کرموں کا پھل جاتی آیو اور بھوگ کے روپ میں کرتا کو ملتا ہے۔ جاتی کا مطلب منش جاتی پشو جاتی پکشی جاتی وغیرہ جونیاں ہیں۔ عمر کا ماپ تول (اندازہ) سالوں پر نہیں بلکہ سانسوں کی تعداد سے کیا جاتا ہے۔ انسان پرانایام وغیرہ سے سانسوں کو لمبا کر کے اپنی عمر کو بڑھا سکتا ہے اور برے کرموں سے بیمار ہو کر گھٹا بھی سکتا ہے۔ اسی طرح بھوگ بھی بھلے بُرے کرموں کے مطابق گھٹ بڑھ سکتے ہیں۔

اب اگلے سوتر میں یہ بتلاتے ہیں - کہ کرموں سے کے پھل جاتی آیو اور بھوگ ہیں - وہ کرموں کے مطابق ہی اچھا یا بُرا پھل دیتے ہیں

سوتر چودہ —— کرموں کے پھل

ते ह्लादपरितापफलाः पुण्यापुण्यहेतुत्वात्।

سوتر - تے ہلاد پری تاپ پھلا ہ پنیہ اپنیہ ہیتوتوات

پد چھید معہ ترجمہ - (تے) وہ جاتی آیو اور بھوگ (ہلاد پری تاپ پھلا) سکھ دکھ روپی پھل دینے والے ہیں (پنیہ اپنیہ ہیتوتوات) پنیہ اور پاپ روپی کارن سے ۱۴

ارتھ - پنیہ اور پاپ روپی کارن سے وہ (جاتی - آیو اور بھوگ) سکھ دکھ روپ پھل والے ہوتے ہیں - (۱۴)

ویاکھیا - جاتی - آیو اور بھوگ ہمارے ہی سابقہ شبھ اشبھ کرموں کے پھل ہیں اس لئے ہمیں یہ سکھ دکھ دیتے ہیں - شبھ ارتھات پنیہ کرموں کا پھل سکھ ہے اور بُرے کرموں کا پھل دکھ ہوتا ہے - اس لئے کلیشوں کی طرح ان کو بھی مٹانا چاہیئے -

سوال - دکھ تو بُری وستو ہونے کی وجہ سے قابل ترک ہیں - مگر سکھ تو اچھی چیز ہے - سکھ کو ہر کوئی چاہتا ہے - اس لئے دکھ دینے والے جنم - آیو اور بھوگ ہی مٹانے چاہئیں - سکھ دینے والے جاتی - آیو اور بھوگ کے مٹانے کی کیا ضرورت ہے ؟

جواب - سنسار کے جتنے سکھ ہیں - وہ سب دُکھ سے ملے ہیں - ان کو وہی لوگ سکھ سمجھتے ہیں - جنہیں سکھ دکھ کا پورا گیان نہیں ہے - گیانی پرشوں کے لئے یہ سکھ بھی دکھ کی طرح ہی قابل ترک ہے - جیسا کہ اگلے سوتر میں بتلاتے ہیں

سوتر پندرہ — یہ سب دکھ ہی ہیں

परिणामतापसंस्कारदुःखैर्गुणवृत्तिविरोधाच्च दुःखमेव सर्वं विवेकिनः।

شُدھ متن۔ پرینام تاپ سنسکار دکھیٔ رگن ورتی ورودھاچ۔ دکھمیو سروم وویکنہ۔ (۱۵)

پدچھید معہ ترجمہ۔ (وویکنہ) گیانی پرش کو تو (پرینام تاپ سنسکار۔ دکھیٔ) پرینام۔ تاپ اور سنسکاروں کے دکھ سے (چ) نیز (گن ورتی) گُن ورتیوں کے (ورودھات) ورودھ سے (سروم دکھم ایو) سب دکھ ہی ہے (۱۵)

ارتھ۔ چونکہ (وشئے سکھ کے بھوگ کال میں بھی) پرینام دکھ۔ تاپ دکھ اور سنسکار دکھ بنا رہتا ہے اور گنوں کے سوبھاو میں بھی ورودھ ہے۔ اس لئے گیانی پرش کے لئے سب کچھ (وشیوں کا سکھ بھی) دکھ ہی ہے۔ (۱۵)

ویاکھیا۔ جس طرح زہر ملے ہوئے بھوجن کو خواہ وہ کتنا ہی میٹھا اور لذیذ کیوں نہ ہو۔ سمجھدار آدمی دکھ روپ ہی سمجھتا ہے۔ اسی طرح گیانی پرش کو وشیوں کا سکھ ہمیشہ دکھ ہی پرتیت ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ

پرینام دکھ } وشئے سکھ کا انجام دکھ ہے۔ اس کے بھوگنے سے ترشنا نہیں مٹتی بلکہ اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جوں جوں آدمی بھوگوں کو بھوگتا ہے۔ توں توں اس کا راگ (موہ) ان میں بڑھتا جاتا ہے اور اندریوں کو ان کے بھوگنے سے سیری نہیں ہوتی۔ جیسا کہ منوسمرتی (۲ — ۹۴) میں کہا ہے کہ وشئے واسنا وشیوں کے بھوگنے سے کبھی شانت نہیں ہوتی۔ بلکہ گھی ڈالنے سے اگنی کی طرح اور بھی زیادہ بھڑکتی ہے۔ وشئی پرش جوں جوں وشیوں کا سیون کرتا

ہے۔ توں توں اس کی دشیوں میں کامنا زیادہ سے زیادہ بڑھتی چلی جاتی ہے۔ کبھی اس سے سیری نہیں ہوتی۔ پوری طرح بھوگ بھوگ چکنے پر بھی دل میں بھڑاس بنی رہتی ہے کہ ہائے اب اور زیادہ کیوں نہیں بھوگ سکتا۔ اگر بھوگوں سے اندریوں کی سیری ہو کر ہمیشہ کے لئے شانتی مل جاتی۔ تو اس کا نتیجہ سکھ ہوتا۔ مگر اس میں تو سیری یا شانتی کا نام تک نہیں۔ ہاں اندریوں کی اشانتی اور بھی بڑھ جاتی ہے اور اشانت پرش کو سکھ کہاں؟ یہ گیتا میں بھگوت بچن ہے۔ اس طرح یہ وشے سکھ آخر کار دکھ کے دلدل میں پھنسا دیتا ہے۔ شریمد بھگوت گیتا میں بھگوان کہتے ہیں

"وشے اور اندریوں کے سمبندھ سے جو سکھ پہلے امرت کی مانند لگتا ہے (یاد رکھو) وہی آخر کار زہر کی مانند بن جاتا ہے۔ یہ سکھ راجس ہے ستوک نہیں اس لئے انت میں دکھ دینے والا ہے۔ یہی پرنام دکھ ہے۔

تاپ دکھ جس چیز کو ہم اپنے لئے سکھدائی سمجھتے ہیں۔ اس کے حاصل کرنے یا بھوگنے میں کبھی رکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ ان رکاوٹوں کے لئے ہمارے دل میں غصہ یا دویش پیدا ہوتا ہے۔ سنتاپ ارتھات جلن ہوتی ہے۔ وہ دویش سکھ بھوگ کے وقت بھی بنا رہتا ہے۔ اور یہ سکھ مجھ سے چھن نہ جائے۔ اس ڈر سے سکھ بھوگ کے وقت بھی اس کے مخالف سادھنوں میں دویش کئے یا چنتا بنی ہی رہتی ہے۔ یہ چنتا یہ چت کی جلن سکھ بھوگ کے وقت بھی دکھ دیتی ہے۔ اور بھی اطمینان کا سانس نہیں لینے دیتی۔ یہی تاپ دکھ ہے۔

سنسکار دکھ سکھ کے انوبھو سے چت پر اس کے سنسکار پڑ جاتے ہیں جس سے راگ (موہ) بڑھتا ہے۔ پھر موہ سے مغلوب ہو کر اس سکھ کے حصول کے لئے جائز ناجائز سبھی طریقے کام میں لائے جاتے ہیں۔ اور جو لوگ اس میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ ان کے ساتھ دشمنی ہو کر ان کا انشٹ چنتن کیا جاتا ہے

اس طرح پاپ پُنیہ (راگ دویش) کے سنسکاروں کو ساتھ لے کر جب جیو مرتا ہے۔ تو اگلے جنم میں پھر اسی دکھ سُکھ کا انو بھو کرتا ہے ۔ اور ان سے پھر ویسے ہی سنسکار پیدا ہو کر جنم جنمانتروں تک اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے ۔ اور جیو بہت دکھی ہوتا ہے اس کا نام سنسکار دکھ ہے ۔

اس طرح ہر ایک وشے سُکھ میں یہ تین دکھ ملے ہونے سے گیانی اُسے بھی دکھ رُوپ ہی جانتے ہیں ۔

گُن ورتی ورودھ

ستو ۔ رج اور تم ۔ ان تین گنوں کا کام سکھ دکھ اور موہ ہے ۔ یہ تینوں گن ساتھ ساتھ رہتے ہیں ۔ ان میں سے جو بڑھ کر دوسروں کو دبا لیتا ہے ۔ اس کا کام چل پڑتا ہے ۔ جب ستو گن بڑھتا ہے اور رج اور تم دبے رہتے ہیں ۔ تب سکھ پرگٹ ہوتا ہے ۔ مگر جیسے یہاں رج دب گیا ہے ۔ ویسے ہی اس کا کام دکھ بھی دبا ہوا ہے ۔ نشٹ نہیں ہوا ۔ دبا ہوا ہونے کی وجہ سے پرگٹ نہیں ہوتا ۔ موقعہ ملنے پر وہ ستو کو دبا کر ضرور پربل ہو گا ۔ کیونکہ گن بھی چنچل ہونے کی وجہ سے بدلتے رہتے ہیں ۔ اس لئے تغیر پذیر یا فانی ہونے سے وشے سکھ بھی فانی ہی ہیں ۔

اگرچہ ان دکھوں کا وچار اگیانی پُرش نہیں کرتے ۔ وہ وشے سکھوں میں پھنس کر ان کے انجام کو نہیں دیکھتے ۔ جیسا کہ پرندہ دانے کے لوبھ میں آ کر جال کو نہیں دیکھتا مگر جب ان کا نتیجہ بھوگنا پڑتا ہے تو دکھی ہوتا ہے اور بھوگ لینے کے بعد پھر بھول جاتا ہے ۔ مگر گیانی آدمی کو وشے سکھ میں بھرا ہوا دکھ اسی وقت کھٹکتا ہے ۔ اور وہ اس میں نہیں پھنستا ۔ وہ گیان کی ہی شرن لیتا ہے ۔

خلاصہ ۔ دکھ اور سکھ کا لکشن اس طرح کیا گیا ہے کہ جو بھوگ کرنے والی اندریوں کی سیری روپ شانتی ہے ۔ اس کو سکھ کہتے ہیں ۔ اور جو وشے بھوگ کی کامنا

سے اندریوں میں چنچلتا آ جانے سے اشانتی (بے چینی) ہوتی ہے۔ وہ دکھ ہے اس لئے اندریوں کو وِشئے بھوگ سے سیری سکھ اور اُن کی کامنا کی اپورتی (عدم تکمیل) ہی دکھ ہے اس سے صاف ہے۔ کہ سنسار میں جسے سکھ کہتے ہیں۔ وہ بھی اندریوں کے بھوگ ہی کا نام ہے۔ مگر گیانی انہیں سکھ نہیں سمجھتا۔ کیونکہ سنسار کے جتنے سکھ بھوگ ہیں۔ سب تغیر پذیر اور انجام کار دکھ دینے والے ہیں۔ صاف کپڑا لمحہ بہ لمحہ میلا ہوتا رہتا ہے۔ جوانی لمحہ بہ لمحہ بڑھاپے میں بدلتی جاتی ہے۔ جس بیوی کی خوبصورتی کو دیکھ کر پتی لٹو ہوتا ہے۔ وہ لمحہ بہ لمحہ گھٹ رہی ہے۔ مطلب یہ کہ سنسار میں بھوگ کوئی بھی ایسا نہیں جو دیرپا ہو۔ یہی پرینام دکھ ہے۔

انسان جب سکھوں کو بھوگتا ہے۔ تو اس کو اس سکھ کے مٹ جانے کا ہمیشہ خدشہ لگا رہتا ہے۔ اس لئے سکھوں میں جو یہ دکھ موجود رہتا ہے۔ وہی تاپ دکھ ہے۔ اور انسان جب شبھ کرم کرتا ہے۔ تو اسے سکھ ملتا ہے۔ جس سے اس میں راگ پیدا ہو کر ویسے ہی سنسکار چت میں جمتے رہتے ہیں۔ اور مرنے پر ان سنسکاروں کے مطابق پھر جنم لینا پڑتا ہے۔ اس لئے سکھ کی کامنا چھوڑے بنا کبھی آواگون سے چھٹکارا نہیں مل سکتا۔ گیانی پُرش کیلئے یہ جنم مرن کا چکر بہت دکھدائی ہوتا ہے یہی سنسکار دکھ ہے۔

ست۔ رج اور تم تینوں گُن ورودھی سوبھاؤ والے منش میں کام کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں۔ کبھی سکھ کبھی دکھ اور کبھی موہ پیدا کرتے ہیں۔ پس یہ بات اچھی طرح صاف ہو گئی۔ کہ گیانی پرش کے لئے سنسار کے ونئے سکھ بھی دکھ ہی ہیں۔ اس لئے وہ بھی قابل ترک ہیں

اس طرح اس سنسار کے سکھ بھی دکھ ہی ہیں۔ اور سارا سنسار دکھ سے بھرا ہے۔ یہ اس سوتر میں بتلایا ہے۔ اب اگلے سوتر میں یہ بتلاتے ہیں۔ کہ کون سا دکھ تیاگا جا سکتا ہے

سوتر سولہ — تیاگنے یوگیہ دُکھ

हेयं दुःखमनागतम्।(१६)

سوتر۔ ہیئے ام۔ دُکھم۔ اناگتم (۱۶)

ترجمہ (اناگتم) آنے والا (دُکھم) دُکھ (ہیئے ام) قابل ترک ہے (۱۶)

ارتھ۔ آنے والا دُکھ ہی ہیئے ارتھات قابل ترک ہے (۱۶)

ویاکھیا۔ جو دُکھ گذر گیا وہ تو گذر گیا۔ اس کے ہٹانے کا اُپائے عبث ہے۔ جو دُکھ ہو رہا ہے ارتھات بھوگا جا رہا ہے۔ وہ بھی پہلے کرموں کا پھل ہونے کی وجہ سے روکا نہیں جا سکتا۔ اس لئے ان کو بھوگنا ہی چاہئیے صرف آنے والے دُکھ کے لئے کا اُپائے کرنا چاہئیے۔ کیونکہ اب (زمانہ حال) میں جو کرم ہم کرتے ہیں۔ انہیں کا پھل وہ آنے والا دُکھ ہو گا۔ اس لئے ہم اپنے زمانہ حال کے کرموں کو ٹھیک کر کے آنے والے دُکھ کو روک سکتے ہیں۔ پس آنے والا دُکھ ہی ہیئے ارتھات قابل ترک ہے اب ہیئے ہیتو ارتھات سنسار دُکھ کا کارن بتلاتے ہیں

سوتر سترہ - سنسار دکھ کا کارن

द्रष्टृदृश्ययोः संयोगो हेय हेतुः।

سوتر۔ درشٹری درشیو سنیوگو ہیئے ہیتُو (۱۷)

پدچھید معہ ترجمہ (درشٹری درشیوہ) درشٹا اور درشیہ کا (سنیوگا) سنیوگ ملاپ (ہیئے ہیتُو) دُکھ کا کارن ہے۔ (۱۷)

ارتھ۔ درشٹا اور درشیہ کا سنیوگ ہیئے ہیتُو (سنسار دُکھ کا کارن) ہے (۱۷)

ویاکھیا۔ درشٹا چیتن آتما ہے اور درشیہ پرکرتی سے پیدا ہوئے شریر، روپ رس وغیرہ وشے اندریاں اور بدھی ہیں۔ چیتن آتما اپنے سوروپ کو بھول کر اس

درشیہ کے دیکھنے میں مگن ہو جاتا ہے ۔ یہی درشٹا اور درشیہ کا سنیوگ ہے اور یہی سنسار دکھ کا کارن ہے ۔ جب یہ سنیوگ مٹ جاتا ہے اور آتما درشیہ سے ہٹ کر اپنے سوروپ میں قائم ہو جاتا ہے تب سنسار دکھ سے نجات ارتھات کیوش ہو جاتی ہے ۔ اب آگے درشیہ کا سوروپ کام اور پریوجن (مقصد) بتلاتے ہیں ۔

سوتر اٹھارہ — درشیہ کا سوروپ

प्रकाशक्रियास्थितिशीलं भूतेन्द्रियात्मकं भोगापवर्गार्थं दृश्यम्।

سوتر ۔ پرکاش ۔ کریا ۔ ستھتی ۔ شیلم ۔ بھوت ۔ اندریہ ۔ آتمکم ۔ بھوگ اپ ورگ آرتھم ۔ درشیم (۱۸)

پدچھید معہ ارتھ ۔ (پرکاش ۔ کریا ۔ ستھتی ۔ شیلم) پرکاش ۔ کریا اور ستھتی جس کا سوبھاؤ ہے (بھوت ۔ اندریہ گرام آتمکم) بھوت اور اندریاں جس کا سوروپ ہیں (بھوگ اپ ورگ آرتھم) بھوگ اور اپ ورگ (مکتی) جس کا پریوجن (مقصد) ہے (درشیم) وہ درشیہ ہے ۔ (۱۸)

ارتھ ۔ پرکاش ۔ کریا اور ستھتی جس کا سوبھاؤ ہے ۔ بھوت اور اندریاں جس کا سوروپ ہیں ۔ بھوگ اور اپ ورگ (مکتی) جس کا پریوجن (مقصد) ہے وہ درشیہ ہے ۔ (۱۸)

ویاکھیا ۔ پرکرتی کے تین گن ستو ۔ رجس اور تمس اور ان تینوں گنوں سے جو کچھ بنا ہے وہ درشیہ ہے ۔ ان میں سے ستوگن کا شیل ارتھات سوبھاؤ پرکاش (گیان) ہے رجوگن کا کریا یا کرم اور تموگن کا ستھتی یا ٹھیرنا ارتھات پرکاش اور کریا ان دونوں کو روک دینا ہے ۔ ہماری گیان اندریاں ۔ کرم اندریاں اور انتہ کرن سب

انہیں گنوں کے کاریہ ہیں اور اس درشیہ کا پریوجن (مقصد) پُرش (جیو آتما) کے لئے بھوگ اور مکتی دینا ہے۔ سنسار کے سکھ دکھ بھوگ ہیں۔ جو کہ رجوگن اور تموگن کا کاریہ ہیں اور ستوگن کا کام وویک کھیاتی کے ذریعے سنسار کے سکھ دکھوں سے چھڑا کر مکتی کی طرف لے جانا ہے۔ مطلب یہ کہ باہیہ ورتی ارتھات باہر گنوں کے کاریوں کی طرف دیکھنا بھوگ ہے اور انتر ورتی یا اپنے سوروپ کو دیکھنا اپورگ (مکتی) ہے۔ یہ دو ہی درشن ہیں۔ ان کے سوا تیسرا درشن ہو نہیں سکتا۔ ارتھات یا تو پُرش باہر گنوں کے کاریوں کو دیکھتا ہے یا اپنے سوروپ میں قایم ہو جاتا ہے باہر کی طرف دیکھنا بھوگ اور سوروپ میں قایم ہونا مکتی ہے۔

اگرچہ سبھی کام ان گنوں سے ہی ہوتے ہیں۔ اور یہ گن بُدھی میں رہتے ہیں آتما سے ان کا کچھ سمبندھ نہیں ہے۔ تو بھی سوکھش اور بھوگ جو ان کے پھل ہیں ان کا بھوگنے والا جیو آتما ہی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اگر پرکرتی کے ان تین گنوں کا سمبندھ جیو آتما سے نہ ہو۔ تو پھر یہ کچھ نہیں کر سکتے۔ کیونکہ جڑ ہیں ان میں جو کچھ کریا ہے وہ چیتن آتما ہی کا پرکاش ہے۔ جو جیو آتما کے سمبندھ سے ان میں آ جاتا ہے۔ من اور بُدھی وغیرہ خودج کی مانند اس کے سادھن ہی کہے جاتے ہیں۔ جس طرح فوج کے کارناموں کا سارا جس راجہ کو ملتا ہے۔ اسی طرح جیو آتما ہی ان سب اندرونی و بیرونی کارنوں کا مالک ہے کرتا اور جگتا کہا جاتا ہے۔ اب آگے درشیہ کا سوروپ کھول کر بتلانے کے لیے اس کی اوستھاؤں کا بیان کرتے ہیں

سوتر اُنیس — درشیہ کی اوستھائیں

विशेषाविशेषलिङ्गमात्रालिङ्गानि गुणपर्वाणि १९

سوتر۔ وشیش۔ اوی شیش۔ لنگ ماترا۔ النگانی۔ گن پروانی (۱۹)

ترجمہ و پدچھید (وشیش - اوی شیش - لنگ ماتر - النگانی) وشیش - اوی شیش - لنگ ماترا و رالنگ (گن پروانی) یہ گنوں کی اوستھائیں ہیں (۱۹)

ارتھ - وشیش - اوی شیش - لنگ ماتر اور النگ - یہ چار گنوں کی اوستھائیں ہیں - (۱۹)

ویاکھیا رستہ - راجس اور تمس ندوپ جو پرکرتی یا مایا ہے - اس کی مندرجہ ذیل چار حالتیں یا قسمیں ہیں (۴)

۱- وشیش - پرتھوی - جل - اگنی - وایو - آکاش - یہ پانچ مہابھوت - آنکھ کان - ناک - ترچا اور رسنا - یہ پانچ گیان اندریاں - بانی - ہاتھ - پاؤں - لنگ اور اپستھ یہ پانچ کرم اندریاں اور ایک من - یہ سولہ وشیش کہلاتے ہیں - وشیش اس لئے ہیں کہ خاص طور پر یہی سکھ دکھ اور موہ کو پرگٹ کرتے ہیں -

۲- ادی شیش - شبد - سپرش - روپ - رس اور گندھ - یہ پانچ تن ماترا جن سے ستھول بھوت پیدا ہوتے ہیں اور ششٹا اہنکار - جس سے اندریاں پیدا ہوتی ہیں - یہ چھ ادی شیش ہیں - ارتھات وشیش کو پیدا کرنے والے ہیں -

۳- لنگ ماتر مہہ تتو ہی لنگ ماتر ہے

۴- النگ - تینوں گنوں کی سامیہ اوستھا النگ کہلاتی ہے - یہ پرلے کال کی اوستھا ہے - جب تینوں گن سامیہ (برابر برابر) ہو جاتے ہیں - تو اپنا کچھ پربھاو نہیں دکھلا سکتے - اس اوستھا کو مول پرکرتی - پردھان - اویکت یا مایا بھی کہتے ہیں - چونکہ یہ اوستھا نہ بھوگ کے کام کی ہے نہ مکتی کے کام کی - اس لئے نتیہ کہلاتی ہے - یہ اوستھا پرش کو کسی پریوجن میں نہیں لگاتی - اور گنوں کی اصلی اوستھا کہلاتی ہے -

باقی وشیش - ادی شیش اور لنگ ماتر - یہ تین اوستھائیں گنوں کی پرنمتا (تبدیلی)

بدھی) سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے وہ کاریہ اور فانی ہیں۔ سرشٹی کی پیدائش
اس طرح ہوتی ہے کہ الِنگ جو پرلے اوستھا ہے۔ اس میں جب وشمتا آتی ہے۔ تو
سب سے پہلے مہتتو پیدا ہوتا ہے۔ جو لنگ ماتر ہے۔ پھر اس سے چھ اوی شیش
(پنج تن ماترا اور اہنکار) اور پھر ان سے سولہ وشیش پیدا ہوتے ہیں۔ سوتر میں پہلے
وشیش پھر اوی شیش۔ پھر لنگ ماتر اور پھر الِنگ اس لئے بتلائے ہیں۔ کیونکہ
پہلے ستھول کو دیکھتے ہیں۔ پھر سوکشم کو۔ پھر سوکشم تر کو اور پھر سوکشم ترین کو
اس طرح یہ چوبیس پدارتھ درشیہ کہلاتے ہیں۔ جنہیں سانکھیہ شاستر بھی مانتا
ہے۔ اس طرح درشیہ کو تفصیل سے بتلا کر اب اگلے سوتر میں درشٹا کا سوروپ
دکھلاتے ہیں

سوتر بیس — درشٹا کا سوروپ

द्रष्टा दृशिमात्रः शुद्धोऽपि प्रत्ययानुपश्यः

سوتر: درشٹا دِرشی۔ ماترا۔ شدھو اپی پرتیہ انوپشیہ (۲۰)
پد چھید مع ارتھ (درشٹا) دیکھنے والا (درشی ماترا) دیکھنے کی شکتی محض۔ (شدھا۔ اپی) شدھ نرمل۔ نردکار ہو کر بھی (پرتیہ یا انوپشیہ) ورتیوں کے پیچھے دیکھنے والا ہے۔ (۲۰)

ارتھ۔ درشٹا جو دیکھنے کی شکتی (گیان) ماتر ہے۔ وہ شدھ (نردکار) ہو کر بھی ورتیوں کے پیچھے دیکھنے ارتھات ورتیوں کے مطابق جاننے والا ہے۔

ویاکھیا۔ درشٹا پرش دیکھنے یا جاننے کی شکتی محض ہے۔ اسے دیکھنا یا اُسے دیکھنا یہ اس کا سوروپ نہیں ہے۔ بلکہ دونوں جگہوں پر نہ شکتی۔ وہ گیان یا وہ چیتنا۔ جس کے ہونے سے اِس یا اُس کا دیکھنا ہوتا ہے۔ درشٹا ہے۔ جب ہم

کسی چیز کو دیکھتے یا جانتے ہیں تو درشٹا میں کوئی وکار پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ سدا ہی دیکھنے والا ہے۔ وہ چت کی ورتیوں کا دیکھنے والا ہے۔ اور چت میں کوئی نہ کوئی تبدیلی بنی ہی رہتی ہے۔ اس لئے وہ سدا درشٹا ہونے سے وکار رہت ہے۔ یہ جو باہر کے درشیوں کو ہم کبھی دیکھتے ہیں اور کبھی نہیں دیکھتے۔ اس سے جو تبدیلی ہوتی ہے۔ وہ درشٹا آتما میں نہیں۔ بلکہ چت میں ہوتی ہے۔ مگر چت میں خواہ کتنا ہی تغیر و تبدل ہوتا ہے۔ درشٹا پرش کا اس سے کچھ بھی سمبندھ نہیں ہے۔ وہ سدا ہی اس سے الگ کیول درشٹا ہے۔ چت جیسا ہوگا۔ ویسا ہی اس کو دیکھ لیگا۔ دیکھنے یا نہ دیکھنے کا جو بھید ہوتا ہے۔ وہ چت میں ہوتا ہے۔ یعنی چت پہلے باہر کی چیزوں کو نہیں دیکھتا تھا۔ اب دیکھنے لگا ہے ارتھات نہ دیکھے ہوئے کو دیکھنے کی تبدیلی چت میں ہوتی ہے۔ اس تبدیلی کو آتما نروکار نہ کر دیکھ لیتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ درشٹا دیکھنے یا جاننے کی شکتی ماتر ہے۔ وہ شدھ ارتھات وکار رہت ہے۔ مگر نروکار رہ کر بھی چت کی ورتیوں کو دیکھنے یا جاننے والا ہے۔

آتما کو گنی اور اس کے گیان (دیکھنے یا جاننے) کو گن کہہ کر بتلانا بھی سوتر کار کا اشٹ نہیں ہے۔ بلکہ گیان یا شکتی ماتر کہنے کا مطلب یہ ہے کہ آتما گیان سوروپ ہے۔ سوروپ ستا حقیقی وستو = THING ITSELF کو کہتے ہیں۔ اور اس ستا میں جو مثلاً دیا وغیرہ کی مانند ہوتے ہیں۔ وہ گن کہلاتے ہیں۔ سوتر کار کا مطلب یہ ہے کہ گیان یا شکتی درشٹا آتما کا گن نہیں۔ بلکہ اس کی ستا یا سوروپ ہے۔

درشیہ اور درشٹا کا سوروپ بتلا کر اب درشیہ کا پریوجن (مدعا) بتلاتے ہیں۔

سوتر اکیس — درشیہ درشٹا کے لئے ہے

तदर्थ एव दृश्यस्यात्मा
سوتر۔ تدارتھ ایو درشیہ آتما

پدچھید (تدارتھ ایو) اس (درشٹا) کے لئے ہی (درشیہ اسیہ) درشیہ کا (آتما) سوروپ ہے (۲۱)

ارتھ۔ درشیہ ارتھات پرکرتی کا سوروپ صرف درشٹا کے لئے ہے (۲۱)

ویاکھیا۔ یہ سارا درشیہ (جڑ جگت) درشٹا پرش کے بھوگ اور اپ ورگ (مکتی) کے لئے ہے۔ جب مکتی کی پراپتی ہو جاتی ہے۔ تو پھر درشیہ اس کے لئے بیکار ہو جاتا ہے۔ تب دوسرے جیووں کے بھوگ اور اپ ورگ کے کام آتا ہے۔ یہ اگلے سوتر میں کہتے ہیں۔

سوتر بائیس۔ درشیہ بھوگ مول سے نشٹ نہیں ہوتے

कृतार्थ प्रति नष्टमप्यनष्टं तदन्यसाधारणत्वात्
سوتر۔ کرتارتھم پرتی نشٹم اپی تدانیہ سادھارن توات (۲۲)

پدچھید و ترجمہ۔ (کرت آرتھم پرتی) کرتارتھ (مکت) کے لئے (نشٹم اپی) نشٹ ہوا بھی (تد۔ انیہ سادھارن توات) وہ دوسروں کے ساتھ سادھارن ہونے سے (انشٹم)۔ نشٹ نہیں ہوتا (۲۲)

ارتھ۔ کرتارتھ (مکت پرش) کے لئے اگرچہ درشیہ (پراکرتک بھوگ) نشٹ ہو جاتا ہے۔ مگر دوسروں کے لئے (جو ابھی مکت نہیں ہوتے ہیں) سادھارن ہونے سے (بنے رہنے یا سانجھا ہونے) سے نشٹ نہیں ہوتا (۲۲)

ویاکھیا۔ یہ درشیہ جیو ماتر کے لئے سانجھا ہے۔ یہ جیو ماتر کے استعمال کے لئے بنا ہوا ہے۔ اس لئے جب کوئی درشٹا (جیو) مکتی کو پراپت کر کے کرتارتھ (ستاد کام) ہو جاتا ہے۔ ارتھات پراکرتک بھوگوں سے مستغنی ہو جاتا ہے۔ تو

اس کے لئے اگرچہ یہ بھوگ کسی کام کے نہیں رہتے - تو بھی یہ نشٹ نہیں ہو جاتے بلکہ دوسرے جیووں کے بھوگ اور مکتی کے سادھن میں لگ جاتے ہیں - مطلب یہ کہ درشیہ (سنساری بھوگ وغیرہ) درشٹا (جیو) کے ہی بھوگ کے کام میں آتے ہیں یا یم نیم آدی سادھنوں کے ساتھ بھوگنے سے اس کی مکتی کا کارن بنتے ہیں جب یہ کسی ایک جیو کو بھوگ اور آپ ورگ دلا کر فارغ ہو جاتے ہیں - تو دوسرے جیووں کے بھوگ اور آپ ورگ کے سادھن بن جاتے ہیں - اس طرح جیووں کی خدمت کے لئے یہ سدا بنے رہتے ہیں - مکت پرش کے لئے نشٹ ہو کر بھی دوسرے جیووں کے لئے نشٹ نہیں ہوتے -

درشٹا اور درشیہ دونو کا سوروپ بتلا دیا گیا - اب ان دونو کا جو سنیوگ (ملاپ) ہے - اس کا سوروپ بتلاتے ہیں

سوتر ۲۳ — سنیوگ کا سوروپ

स्वस्वामिशक्त्योः स्वरूपोपलब्धिहेतुः संयोगः ।

سوتر - سوا سوامی شکتیو - سوروپ - اُپ لبدھی ہیتوہ سنیوگا ۔ (۲۳)

پدارتھ (سوا سوامی شکتیو) سوا شکتی ارتھات ملکیت اور سوامی شکتی ارتھات مالک کے (سوروپ اُپ لبدھی ہیتو) سوروپ کے ساکھشات کرنے کا ہیتو ارتھات کارن (سنیوگا) سنیوگ کہلاتا ہے (۲۳)

ارتھ - سو شکتی (ملکیت) اور سوامی شکتی (مالک) کے سوروپ کے ساکھشات کرنے کا ہیتو (کارن) سنیوگ ہے -

ویاکھیا - یہ سارا درشیہ (پراکرتک جگت) پرش ارتھات جیو کے لئے بھوگ اور اَپ ورگ (مکتی) کے دینے والا ہے - جڑ ہونے سے یہ خود اپنے کسی کام

میں نہیں آسکتا۔ جیو ہی اسے کام میں لاتا ہے۔ اس لئے پُرش ارتھات جیو اس کا بھوگتا ارتھات مالک ہے اور درشیہ (پرکرتی) اس کی ملکیت یا بھوگیہ وستو ہے خلاصہ یہ کہ جیو بھوگتا مالک ہے۔ پرکرتی بھوگیہ ملکیت۔ پرکرتی جڑ ہونے سے اندھی ہے۔ وہ اپنے آپ کو آپ نہیں دیکھ سکتی۔ نہ اپنا بھوگ آپ کر سکتی ہے مگر پرش (جیو) چیتن (ذی روح) ہے۔ وہ اسے دیکھ اور بھوگ سکتا ہے۔ وہ دیکھنے کے لئے ہی اس کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ اس ملاپ (سنیوگ) سے یہ درشیہ تاریکی میں نہیں رہا۔ روشنی میں آگیا ہے۔ مطلب یہ کہ اب درشیہ یا بھوگ ادرشیہ (مخفی) یا ابھوگ نہیں رہا۔ درشیہ یا بھوگ بن گیا ہے۔ اب جیو اس کے ساتھ ملا ہوا اس درشیہ کو دیکھتا یا بھوگتا ہے۔ اس طرح یہ جڑ چیتن (پرکرتی اور جیو) کا سنیوگ (ملاپ) یا ملکیت اور مالک کا سنیوگ یا بھوگ اور بھوگتا کا سنیوگ سو شکتی (پرکرتی ملکیت یا بھوگ) کے سوروپ کے دیکھنے میں اور سوامی شکتی کے سوروپ کی پراپتی میں کارن ہے۔ ارتھات درشٹا اور درشیہ کا یہ سنیوگ ایک طرف تو درشیہ کے سوروپ کو روشنی میں لاتا ہے۔ اور دوسری طرف درشٹا کو اپنے سوروپ کا گیان کراتا ہے۔ اس سنیوگ سے جو درشیہ کے سوروپ کی پراپتی ہوتی ہے۔ اس کا نام بھوگ یا درشیہ ہے۔ اور جو درشٹا کے سوروپ کی پراپتی ہے۔ وہی اپ ورگ ارتھات مکتی ہے۔ یہ دونو بھوگ اور مکتی درشٹا اور درشیہ کے سنیوگ (ملاپ) کے پھل ہیں اس کو سوا سوامی بھاو۔ درشیہ درشٹری کا بھاو اور بھوگیہ بھوکتری بھاو سمبندھ کہتے ہیں۔

اس سنیوگ ارتھات پرکرتی کے ساتھ پرش کے سمبندھ (بندھن) کا کارن کیا ہے۔ یہ بتلاتے ہیں

سوتر چوبیس - سنیوگ کا کارن اودیا

سوتر۔ تسیہ ہیتورودیا

तस्य हेतुरविद्या ।

پدارتھ (تسیہ) اُس کا (ہیتُو) کارن (اودیا) اودیا ہے

ارتھ۔ پرکرتی اور پرش کے اس سنیوگ کا کارن اودیا ہے

ویاکھیا۔ پرش چیتن ہے اور پرکرتی ارتھات درشیہ جڑ۔ پرش ست (لافانی) ہے اور پرکرتی است (فانی)۔ اس لئے دونو ایک دوسرے سے قطعی جُدا ہیں۔ پھر بھی پرش اس درشیہ (پرکرتی) کے ساتھ ایسا جُڑا ہوا ہے۔ کہ وہ اپنے آپ کو الگ نہیں دیکھتا۔ اس کا کارن کیا ہے؟ اودیا جس کو متھیا گیان۔ وپریہ گیان (الٹا گیان) بھرانتی اور مایا وغیرہ بھی کہہ سکتے ہیں۔ گوسوامی تلسی داس جی نے کیا ہی اچھا کہا ہے:

ایشور انش جیو اوناشی۔ چیتن امل سہج سکھ راسی!
سو مایا بس بھیو گسائیں۔ بندھیو کیر مرکٹ کی نائیں
جڑ چیتن ہی گرنتھی پڑ گئی۔ یدپی مرشا چھوٹت کٹھنئی
تب تے جیو بھیو سنساری۔ گرنتھی نہ چھوٹ نہ ہوئی سکھاری

دا متھیا

اس طرح ہیئے ارتھات دکھ اور ہیئے ہیتُو ارتھات سنیوگ اور اس کے کارن اودیا کا بیان کیا گیا ہے اب اگلے سوتر میں ہان ارتھات دکھ کے سروتھا مٹنے کا ورنن کرتے ہیں۔

سوتر پچیس ہان (دُکھ کے سروتھا ابھاو) کے لکشن

तदभावात्संयोगाभावो हानं तद्दृशेः कैवल्यम् ।

سوتر۔ تد ابھاوات۔ سنیوگ ابھاوہ۔ ہانم۔ تد درشے کیولیم (۲۵)

پدارتھ (تد۔ ابھاوات) اس کے ارتھات اودیا کے ابھاو سے (سنیوگ ابھاوہ)

سنیوگ کا ابھاو (ہانم) ہان ہے (تد) وہ (درشے) چیتن سوروپ پرش کا (کیولم) کیولیہ ارتھات موکش ہے - (۲۵)

ارتھ - اس (اودیا) کے ابھاو سے سنیوگ کا ابھاو ہو جاتا ہے - یہی ہان دوکھوں سے بالکل چھوٹ جانا کہلاتا ہے - اور یہی چیتن پرش کا کیولیہ ارتھات مکت ہونا ہے - (۲۵)

ویاکھیا - پہلے بتلا آئے ہیں کہ درشٹا ارتھات پرش کیول درشتری شکتی (دیکھنے کی شکتی محض) یا چت شکتی ہے - اور درشیہ یا پرکرتی جڑ ارتھات است ہے۔ یہ دونو ایک دوسرے سے بالکل مختلف ارتھات جدا جدا ہیں - پھر بھی درشن یا بھوگ کے لئے درشٹا کا درشیہ یا پرکرتی سے سنیوگ ہوا ہے - اس سنیوگ کا کارن اودیا ہے - درشٹا پرش اپنے سے بالکل مختلف درشیہ کے ساتھ ایسا مل گیا ہے - کہ وہ اپنے آپ کو اس سے الگ نہیں دیکھتا - اور اکرتا ابھوگتا ہو کر بھی اپنے کو کرتا اور بھوگتا مانتا ہے - اس سنیوگ یا ملاپ میں وہ باہر کے درشیوں کو دیکھتا رہا ہے اور بھرانتی سے درشیہ کو ہی اپنا سوروپ مان کر اپنے شدھ سوروپ کو بھولا ہوا ہے - اسی بھول یا بھرانتی کا نام اودیا ہے - جوں ہی یہ اودیا دور ہو جاتی ہے - توں ہی سنیوگ ارتھات میل بھی ٹوٹ جاتا ہے - اب یہ سنیوگ کسی طرح رہ نہیں سکتا - کیونکہ جس اودیا نے اسے ایسا بھلایا تھا - کہ وہ پرکرتی سے الگ ہو کر بھی اپنے آپ کو الگ نہیں مانتا تھا وہ اودیا اب دور ہو گئی ہے - تب وہ سنیوگ اب کیسے رہ سکتا ہے؟ جو اسی بھول کا نتیجہ تھا - اب جو سنیوگ کا ابھاو ہے - یہی ہان ارتھات ہیئے روپ جو دکھ ہے - اس کا پورے طور پر چھوٹنا ہے - پنچ شکھ آچاریہ نے بھی ایسا ہی کہا ہے - کہ

"بدھی کا سنیوگ جو دکھ کا ہیتو ہے - اس کے چھوڑنے سے دکھ کا انتہائی

ناش ہو جاتا ہے ۔ مطلب یہ کہ دکھ کے کارن کے مٹ جانے سے دکھ کا بند ہو جانا ہان ہے ۔ اب وہ چت شکتی جو درشیہ میں مل رہی تھی ۔ اس سے رہت ہو گئی ہے ۔ یہی کیولیہ ارتھات کیول (واحد) ہو جانا یا نکھر جانا ہے ۔ یہی چت شکتی کی اپنے سروپ میں ستھتی ہے ۔ یہی موکش ارتھات بندھن سے چھوٹنا ہے ۔

ہان کو بتلا کر اب اس ہان کی پراپتی کا اُپائے کہتے ہیں

سوتر چھبیس ۲۶ ۔ ہان ارتھات دکھ نورتی کے اُپائے

विवेकख्यातिरविप्लवा हानोपायः।

سوتر ۔ وویک کھیاتی ۔ رویپلوا ہان اُپایا ہا (۲۶)

پدارتھ ۔ (اوی پلوا وویک کھیاتی) اڈول یا ستھر وویک کھیاتی (ہان اوپایا ہا) ہان کا اُپائے ہے (۲۶)

ارتھ ۔ اڈول یا ستھر وویک گیان ہی ہان (دکھوں سے چھوٹنے یا موکش) کا اُپائے ہے (۲۶)

ویاکھیا ۔ یہ جسم اندریہ من بدھی اور اہنکار مجھ سے بالکل الگ ارتھات جڑھ ہیں اسَت ہیں اور میں چیتن (درشٹا آتما) ان سے الگ ہوں ۔ میرا ان کا کچھ بھی سمبندھ نہیں ہے ۔ اس گیان کا نام وویک کھیاتی یا وویک گیان ہے ۔ اور یہی گیان ہان ارتھات تینوں طرح کے دکھوں کو مٹانے کا ایک پاتر اُپائے ہے اگرچہ یہ گیان کہ میں آتما شریر سے بالکل الگ ہوں گورو اور شاستر کے اُپدیش یا انومان سے بھی ہو جاتا ہے ۔ مگر وہ دیر پانہ ہونے سے ہان کا اُپائے نہیں ہو سکتا ۔ ستھر اڈول یا اٹل گیان (وگیان سے ہی) دکھوں کا ناش ہو کر موکش مل سکتی ہے ۔ کیونکہ انسان شاستر گورو اور انومان کی مدد سے یہ مانتا بھی ہو کہ میں جسم نہیں اس سے الگ ہوں

مگر جب اس کے جسم کو ذرا سی بھی تکلیف ہوتی ہے یا من میں ذرا سا بھی کلیش ہوتا ہے تو جھٹ معلوم ہو جاتا ہے - کہ نہ جسم یا من کو ہی اپنا آپ سمجھتا ہے - پس ایسا ڈولنے والا وویک گیان ہان کا اُپائے نہیں ہو سکتا - اڈول ستھر (یقینی) وویک گیان ہی ہان کا اُپائے ہے - اور یہ وویک گیان تبھی ہوتا ہے - جب سمادھی کے ذریعے آتما کو ساکھشات کر لیا جاتا ہے - جب اس طرح ساکھشات آتما کو دیکھ لیا جاتا ہے - تب سارا بھرم ارتھات متھیا گیان واسنا سمیت مٹ جاتا ہے - یہی ستھر یا اڈول وویک گیان ہے - جسے بھگوت گیتا کے دوسرے ادھیائے میں بھگوان نے براہمی ستھتی کا نام دیا ہے - اس سے متھیا گیان کا بیج جل جاتا ہے اور بھنے ہوئے بیج کی طرح پھر پیدا نہیں ہوتا - یہی ہان ارتھات موکش کا حقیقی مارگ ہے

خلاصہ سمادھی کے ذریعے جب چت کی شدھی ہو کر آتم درشن ہوتا ہے تب یہ حقیقی طور پر معلوم ہو جاتا ہے - کہ میں درشٹا آتما اس درشیہ (جسم وغیرہ) سے بالکل الگ ہوں - اور یہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ درشٹا اور درشیہ کا یہ سمبندھ ہی بندھن یا دکھ کا کارن ہے - ایسا وویک گیان ہو جانے سے آتما جسم وغیرہ درشیہ سے اپنا سمبندھ ہٹا کر اپنے سوروپ میں ہی قائم ہو جاتا ہے - اور سب طرح کے دکھوں سے قطعی چھوٹ جاتا ہے - اسی کا نام موکش ہے - وویک کھیاتی ارتھات نرمل گیان (میں جسم وغیرہ سے الگ چیتن آتما ہوں) کا متواتر ابھیاس کرتے رہنے سے متھیا گیان کا بیج جل جاتا ہے - جس سے رجوگن اور تموگن کا ناش ہو کر ستوگن کا پرکاش ہو کر چت مدد درجہ شدھ نرمل اور اڈول ہو جاتا ہے - متھیا گیان کے دور ہونے سے وویک گیان بڑھتا ہے اور وویک گیان کے بتدریج بڑھتے رہنے سے متھیا گیان دور ہوتا جاتا ہے - یہی وہ اُپائے ہے - جس کا ابھیاس ہونا چاہیے وویک کھیاتی میں بدھی درڑھ ہونے پر اس کی پرگیا کیسی ہوتی ہے - یہ اگلے سوتر

ہیں تبلاتے ہیں۔

سوتر ستائیس — سات بھومی والی پرگیا

तस्य सप्तधा प्रान्तभूमिः प्रज्ञा।

شوتر - تسیہ - سپت دھا پرانت بھومی پرگیا (۲۷)

پدارتھ - (تسیہ) اس کی (سپت دھا) سات پرکار کی (پرانت بھومی) پرانت بھومی والی (پرگیا) پرگیا بدھی ہوجاتی ہے - ارتھ - اسکی سات پرکار کی سب سے اونچی اوستھا والی پر پرگیا (بدھی) ہوجاتی ہے - ویاکھیا - پرانت بھومی - پرانت کہتے ہیں دوسرے کنارے کو - بھومی ارتھات یوگ بھومی - مطلب یہ کہ یوگی اس اوستھا کو پہنچ جاوے - جس میں اس کی پرگیا پرلے کنارے ارتھات سب سے اونچی اوستھا کو پہنچ جاوے - جس میں مندرجہ ذیل سات بھاوناؤں کے علاوہ اور کوئی پرتیتی باقی نہ ہے۔

سات پرکار کی سب سے اونچی اوستھا والی پرگیا

۱ - گئے شونیہ اوستھا - جو کچھ جاننا تھا - وہ جان لیا ہے - اب کچھ جاننے لایق باقی نہیں رہا - اس لئے جگیاسا ارتھات جاننے کی اچھا کا بھی خاتمہ ہوگیا - مطلب یہ کہ جتنا تینوں گنوں کا کاریہ درشیہ ہے (دیکھو اسی پاد کا سوتر ۱۸ و ۱۹) وہ پرنیام تاپ اور سنسکار دکھوں سے اور گن ورتی ورودھ سے دکھ روپ ہی ہے - اس لئے ہیئے ارتھات قابل ترک ہے - یہ میں نے حقیقی طور پر جان لیا ہے اب اور کچھ جاننے لایق باقی نہیں رہا۔

۲ - ہیئے شونیہ اوستھا - جو کچھ چھوڑنا تھا - مٹانا تھا - اُن اودیا آدی پانچ کلیشوں (دکھوں) کو مٹا دیا - اب کچھ مٹانے لایق (ہیئے) باقی نہیں رہا - اس لئے چھوڑنے

یا مٹانے کی جگیاسا کا بھی خاتمہ ہو گیا۔

۳- پراپیہ پراپت اوستھا - پراپت کرنے یا پانے یوگیہ (ہان یا موکھش) جو کچھ تھا - وہ پالیا - اب کچھ پانے یوگیہ باقی نہیں رہا - اس لئے اب پانے یا پراپت کرنے کی اچھا کا بھی خاتمہ ہو گیا۔

۴- چکیرشا شونیہ اوستھا - جو بنانا یا کرنا تھا - ارتھات ترل ہو دیک کھیاتی جو ہان کا اُپائے ہے وہ بنا لیا یا کر لیا - اب کچھ کرتویہ باقی نہ رہنے سے بنانے یا کرنے کی اچھا (چکیرشا) کا بھی خاتمہ ہو گیا - یہ چار طرح کی پرگیا کی اونچی اوستھا کاریہ وِمکتی پرگیا کہلاتی ہے - ارتھات کاریہ (کرتویہ) سے خلاصی پالی ہے اب کوئی کام باقی نہیں رہا - یہ چاروں کریا یوگ یا اپنے پرشارتھ سے سِدھ ہوتی ہیں

۵- بدھی ستو کرتارتھا - بدھی یا چت کا کام پورا ہو گیا - ارتھات اس لئے جو کچھ بھوگ اور موکھش روپ پھل دینا تھا - وہ دے دیا - اب اس کا کوئی ادھکار باقی نہیں رہا - ارتھات یہیں (موکھش) تک چت کا سمبندھ تھا - جو موکھش مل جانے سے ٹوٹ گیا - سنسار ساگر کو پار کر لیا - اب جہاز کی ضرورت نہیں ہی اس لئے

۶- گن لینتا - چت کے بنانے والے تینوں گن اب اپنے اپنے کارن مُول پرکرتی میں اس طرح لین ہو رہے ہیں - جیسے پہاڑ کی چوٹی سے گرے ہوئے پتھر کہیں ٹھکانہ نہ پا کر نیچے ہی نیچے چلے جاتے ہیں - یا ندیاں جیسے زور سے بہ کر سمندر میں جا گرتے ہیں - اب یہ پھر پیدا نہیں ہونگے - کیونکہ ان کا کوئی پریوجن یا کام اب باقی نہیں رہا -

۷- آتم ستھتی - پرکرتی کے تینوں گنوں سے پرے ہو کر آتما کی اپنے سروپ میں ستھتی ہو گئی - ارتھات وہ اپنے سچدانند سوروپ میں قائم ہو کر ہمیشہ کے لئے دکھوں سے چھوٹ گیا - مکت ہو گیا -

ان تینوں طرح کی پرگیا کی اوستھا کو چت وِمکتی کہتے ہیں۔ ارتھات اس میں آتما کا چت سے بھی سمبندھ چھوٹ جاتا ہے۔ اور وہ کیول ارتھات سوروپ ماتر میں استھت پرش رہ جاتا ہے۔ یہ تینوں وویک کھیاتی کے بعد اپنے آپ پراپت ہو جاتی ہے۔

ان سات طرح کی پرانت بھومی پرگیا (پرگیا یا ستو بدھی کی سب سے اونچی اوستھاؤں) کو انوبھو کرتا ہوا پرش دھنیہ یا جیون مکت کہا جاتا ہے۔ یہ منش کا انتہائی منزل مقصود ہے۔ جس بھاگیہ وان پرش نے اس اوستھا کو پراپت کر لیا۔ اسی کا جنم لینا سپھل سمجھنا چاہیئے۔

یہاں تک نرمل وویک کھیاتی کا جو کہ ہان ارتھات موکش کا اُپائے ہے۔ بیان کر دیا گیا۔ اب اس کی اُتپتی کا سادھن جو اشٹانگ یوگ ہے۔ اس کا اگلے سوتروں میں تفصیل سے اُپدیش کرینگے

اشٹانگ یوگ کا اُپدیش

سوتر اٹھائیس۔ اشٹانگ یوگ سے لابھ

योगाङ्गानुष्ठानादशुद्धिक्षय ज्ञानदीप्तिरा
विवेकख्यातेः।

سوتر۔ یوگانگا انوشٹھانا دشُدھی کھشئے گیان دِیپتی راوِویک کھیاتے۔

پدارتھ (یوگ انگا انوشٹھانات) یوگ کے انگوں کے انوشٹھان سے (اشُدھی کھشئے) اشُدھی کے کھشئے ہونے (مٹنے پر) (گیان دیپتی) گیان کا پرکاش (آوویک کھیاتی) وویک کھیاتی تک ہوتا ہے۔ (۲۸)

ارتھ - یوگ کے انگوں کے انوشٹھان سے (اشٹانگ یوگ کو عمل میں لانے سے) اشدھی کے ناش ہونے پر جب تک دویک کھیاتی کی پراپتی نہیں ہو جاتی۔ تب تک گیان کا پرکاش بڑھتا جاتا ہے۔

ویاکھیا - مطلب یہ کہ اشٹانگ یوگ (یوگ کے آٹھ انگوں) کے انوشٹھان میں جوں جوں آدمی آگے بڑھتا ہے - توں توں چت پر سے واسناؤں کا میل اترتا جاتا ہے - اور جوں جوں واسناؤں کا میل نشٹ ہو کر اشدھی کا ناش ہو کر چت شدھ ہوتا جاتا ہے - توں توں گیان کا پرکاش چت میں بڑھتا جاتا ہے - اور وہ پرکاش ویویک کھیاتی کے پراپت ہونے پر پورن ہو جاتا ہے - کیونکہ ویویک کھیاتی سے آتم گیان ہونے پر آگے اس کی ضرورت نہیں رہتی - خلاصہ یہ کہ اشٹانگ یوگ کے انوشٹھان سے اشدھی کا ناش ہوتا ہے اور اشدھی کے ناش ہونے پر ویویک کھیاتی کی پراپتی ہوتی ہے - انسان کا چت جب تموگن اور رجوگن سے بھرا رہتا ہے - تب وہ اشدھ ہوتا ہے - مگر جب اس میں ستوگن کا پرکاش بڑھنے لگتا ہے - تب وہ شدھ ہونے لگتا ہے - رج اور تم کو ہٹا کر چت کو شدھ کر کے گیان کا پرکاش بڑھانے کے لئے اشٹانگ یوگ کا سادھن کرنا چاہیئے - جو کہ مندرجہ ذیل ہے -

سوتر انتیس ۲۹ — یوگ کے آٹھ انگ

यमनियमासनप्राणायाम प्रत्याहारधारणाध्या-
नसमाधयोऽष्टावङ्गानि ।

سوتر - یم - نیم - آسن - پرانایام - پرتیاہار - دھارنا - دھیان - سمادھی - یو اشٹاونگانی (۲۹)

ارتھ - یم ...... سمادھی - یہ یوگ کے آٹھ انگ ہیں -

ویاکھیا ۔ ان میں سے یم ۔ نیم تو یوگ کے راستے کی رکاوٹیں مٹاتے ہیں اور آسن سے لے کر پرتیاہار تک ایک دوسرے کی سدھی میں مددگار ہیں اور دھارنا اور دھیان سمادھی کو ساکھشات کراتے ہیں ۔ اور سمادھی میں وویک کھیاتی کو پاکر آتم سوروپ میں قائم ہو کر پرش مکت ہو جاتا ہے۔

سوتر ۳۰ ــــــ یم پانچ ہیں

अहिंसासत्यास्तेयब्रह्मचर्यापरिग्रहा यमाः।

سوتر ارتھ ۔ اہنسا (۲) ستیہ (۳) استیے (۴) برہم چریہ (۵) اپری گرہ یہ پانچ (یماہ) یم ہیں (۳۰)

ویاکھیا ۔ وشیوں سے من سمیت اندریوں کے ہٹا لینے کا نام یم ہے ۔ جو کہ پانچ طرح کا ہے ۔ پانچوں کا بیان نیچے دیا جاتا ہے ۔

(۱) اہنسا ۔ من بچن اور کرم سے کسی پرانی کو کشٹ دینا ہنسا کہلاتا ہے اور ہر حالت میں ہمیشہ اس سے بچے رہنا اہنسا ہے ۔ مطلب یہ کہ کسی سے دشمنی نہ رکھنا ۔ کسی کو دکھ نہ دینا اور کسی کو جان سے نہ مارنا اہنسا ہے ۔ جیسا کہ مہابھارت بن پرب میں کہا ہے ۔ کہ من بچن اور کرم سے پرانیوں کے ساتھ مترتا رکھنا ۔ ان پر دیا کرنا اور ان کو سب طرح سے سکھ دینا ۔ یہی سجنوں کا سناتن دھرم ہے ۔ یہی اہنسا پرم دھرم ہے ۔ پھر انوشاسن پرب میں کہا ہے ۔ کہ جس طرح ہم کو اپنے پران پیارے ہیں ویسے ہی دوسرے پرانیوں کو بھی اپنے پران پیارے ہیں ۔ اس لئے بدھیمان اور وچارشیل منشیوں کو دوسرے جیووں کو بھی اپنے ہی مانند سمجھنا چاہیئے ۔ یہی سب سے اُتم اہنسا ہے ۔

۲ ۔ ستیہ ۔ جو بات جیسی دیکھی سُنی یا کی ہو ۔ یا جیسی وہ من میں ہو اس کو اسی طرح بانی کے ذریعے پرگٹ کرنا ستیہ بولنا کہلاتا ہے ۔ انسان کو صرف ستیہ بولنا

ہی نہ چاہیئے۔ بلکہ ستیہ کا ہی وچار من میں لانا چاہیئے اور ستیہ ہی کرم بھی کرنے چاہئیں
مطلب یہ کہ من۔ بچن اور کرم سے ستیہ کا پالن کرنا چاہیئے۔ ستیہ ایشور کا سوروپ ہے
اس لئے جس کے ہردے میں ستیہ کا واس ہے۔ اس کے ہردے میں ایشور کا
واس ہے۔ جیساکہ کہا ہے ؎

سانچ برابر تپ نہیں جھوٹ برابر پاپ
جا کے ہردے سانچ ہے تا کے ہردے آپ

اُپنشدوں میں بھی کہا ہے۔ کہ ستیہ کے برابر کوئی دھرم نہیں اور استیہ کے
برابر پاپ نہیں ہے۔ اسی طرح ستیہ سے بڑھ کر اور کوئی گیان نہیں ہے۔
ستیہ کی مہما میں چانکیہ نیتی میں کہا ہے۔ کہ ستیہ سے ہی پرتھوی قایم ہے۔ ستیہ
سے ہی سورج تپ رہا ہے اور ستیہ سے ہی ہوا بہ رہی ہے۔ ستیہ میں ہی سب
سنسار قایم ہے" ستیہ کی ہی جے ہوتی ہے۔ جھوٹ کی کبھی نہیں۔ ستیہ سے
پرماتما ملتے ہیں اور سب طرح کا کلیان ہوتا ہے۔ من۔ بانی اور کرم تینوں میں ایکتا
رکھنا ہی ستیہ ہے۔

۳۔ استیئے ارتھات من۔ بچن اور کرم سے چوری کا تیاگ۔ کرنا ارتھات جس
پیز پر کسی دوسرے کا حق ہے اُسے نہ اُٹھانا نہ لینا استیئے کہلاتا ہے

پردھن مٹی سم لکھے۔ پردارا ماتا سمان
آتم ورت سب کو لکھے گیانی پُرش مہان

ارتھات: جو دوسرے کی استری کو اپنی ماتا کی مانند اور دوسرے کے دھن کو
مٹی کے ڈھیلے کی مانند دیکھتا ہے اور سب پرانیوں کے سکھ دکھ کو اپنے ہی سکھ
دکھ کے سمان دیکھتا ہے۔ کسی کے سکھ کو دیکھ کر اپنا من میلا نہیں کرتا۔ وہی سچا
گیانی پرش ہے اور اسی نے حقیقی طور پر استیئے کا پالن کیا ہے۔

برہم چریہ

برہم کا ارتھ ہے ایشور یا ودیا۔ سو ایشور یا ودیا کی پراپتی کے لئے جو آچرن کیا جائے۔ اس کا نام برہم چریہ ہے۔ مگر عام طور پر آج کل برہم چریہ کا ارتھ ویریہ رکھشا ہی لیا جاتا ہے۔ پس جتیندریہ رہنا۔ آٹھ طرح کے میتھنوں سے بچنا اور کام واسنا کو بالکل من میں نہ آنے دینا۔ اس کا نام برہم چریہ ہے۔ بنا ویریہ رکھشا کئے اور کام واسنا کو جیتے یوگ کا نام لینا بھی مورکھتا ہے۔ کیونکہ برہم چریہ کے دھارن نہ کرنے سے عمر۔ بل۔ ویریہ۔ بدھی۔ لکشمی۔ تیج۔ یش۔ پنیہ پریم وغیرہ سب اچھے گنوں کا ناش ہو جاتا ہے۔ اس لئے ویریہ رکھشا بھی پرم دھرم ہے اس سے کام واسنا کا ناش ہو کر پرماتما میں من لگتا ہے اور یہی سچا برہم چریہ ہے

۵۔ اپری گرہ

پری گرہ ارتھات ملکیت۔ اس سے الگ رہے سنسار کی کسی وستو پر اپنا حق نہ جمائے۔ بھوگ کے سادھنوں کا سنگرہ نہ کرے۔ لوبھ کر کے کسی چیز کا ذخیرہ رکھنا پری گرہ ہے۔ اس کے خلاف جو ہے وہی اپری گرہ ہے۔ مطلب یہ کہ یوگی کو جیون یاترا کو سکھ سے ویتیت کرنے کے لئے جتنے دھن وغیرہ کی ضرورت ہو۔ اس سے زیادہ اپنے پاس نہیں رکھنا چاہیئے۔ اگر زیادہ آتا ہو۔ تو اُسے مستحقوں میں دان کر دینا چاہیئے۔ اور ایشور پر بھروسہ رکھ کر کبھی لوبھ یا لالچ کو اپنے نزدیک نہ پھٹکنے دینا چاہیئے۔ اپنے پاس جو ضرورت سے زیادہ دھن وغیرہ وستوئیں ہیں۔ ان کو پراوپکار میں لگا کر ان کی چنتا یا اُن کے لوبھ سے ہمیشہ آزاد رہنا اپری گرہ ہے

ان پانچ یموں میں اہنسا ہی سب کی جڑ ہے۔ سب کی بنیاد ہے۔ اہنسا سے ہی ستیہ میں پرورتی ہوتی ہے۔ اور استیہ ارتھات جھوٹ اور چوری سے بچ کر پرش برہم چریہ ارتھات برہم چنتن میں لگتا ہے۔ جس سے سنساری چیزوں کا لوبھ مٹ کر اپری گرہ کی پراپتی اپنے آپ ہو جاتی ہے۔ اسی لئے اہنسا کو پرم دھرم کہتے ہیں۔ یہ

باقی سب دھرموں یا کلیان کی جڑ ہے۔

پانچ یم بتلا دئے اب ان کی سب سے اونچی اوستھا کا ورنن کرتے ہیں۔

سوتر اکتیس ـــ یموں کی سب سے اونچی اوستھا

जातिदेशकालसमयानवच्छिन्नाः सार्व-
भौमा महाव्रतम्।

سوتر - جاتی دیش کال سمے آن اوچھنا - سارو بھوما مہا ورتم (۳۱)

پدچھید معہ ترجمہ (جاتی - دیش - کال - سمے - آن اوچھنا) جاتی - دیش - کال اور وقت کی حد سے پرے (سارو بھوم) عالمگیر اوقات سب حالتوں میں ہونے والے (مہا ورتم) مہابرت ہیں (۳۱)

ارتھ - جب یہ پانچوں یم جاتی دیش - کال اور وقت کی حد کو پار کر جاتے ہیں اور عالمگیر ہو جاتے ہیں - تب یہ مہابرت کہلاتے ہیں (۳۱)

ویاکھیا - شروع شروع میں یموں کا پوری طرح سے پالن کرنا مشکل ہونے سے ان کی حد ٹھیرالی جاتی ہے اور وہ حد جاتی - دیش - کال یا وقت کی ہوتی ہے - مثلاً جو آدمی اہنسا کی حد مقرر کر کے اس کا پالن کریگا - وہ یہ عہد کرے گا - کہ وہ اپنی جاتی میں کسی سے دشمنی نہیں کرے گا - اس کی یہ اہنسا جاتی کی حد میں ہے یا ماہی گیروں کی مچھلیوں میں ہی ہنسا ہوتی ہے - دوسرے پرانیوں میں اُن کی اہنسا ہوتی ہے یہ اہنسا بھی جاتی کی حد میں ہے - اسی طرح کسی تیرتھ یا کسی خاص مقام میں ہنسا نہیں کرونگا - یہ ہنسا دیش کی حد میں ہے - فلاں فلاں دن ہنسا نہیں کرونگا - فلاں فلاں دن کے سوائے باقی دنوں میں ہنسا نہیں کرونگا - یہ ہنسا کال کی حد میں ہے - اور فلاں غرض کے سوائے کبھی ہنسا نہیں کرونگا یا اپنے لئے کسی پرانی کی ہنسا نہیں کرونگا - دوسروں کے بھلے کے لئے

کرونگا - یہ ہنسا سمے کی حدمیں ہے - یہی جاتی دیش - کال اور سمے کی حدود ہیں - جوکہ ستیہ - استیے - برہم چریہ اور اپری گرہ کے بارے میں بھی سمجھ لینی چاہئیں - یموں کا اس طرح کا مشروط پالن محدود ہے - ایک خاص حد تک ہے عالمگیر نہیں ہے - اس لئے نامکمل ہے - مگر جب یوگی جاتی - دیش - کال وغیرہ کی حدوں کو توڑ کر عالمگیر طور پر ان یموں کا پالن کرتا ہے - جب اس کا اہنسا وغیرہ دھرم ساری جاتیوں کے لئے - سارے دیشوں کے لئے - سارے کالوں کے لئے اور ہر ایک موقعہ کے لئے عالمگیر ہو جاتا ہے اور خواہ کچھ بھی ہو - وہ ان یموں کے پالن میں ذرا بھی کمی نہیں آنے دیتا - تب یہ مہابرت ہو جاتے ہیں

خلاصہ - گائے اور براہمن کو نہ ماریں گے - دوسروں کو مارنے میں کچھ ہرج نہیں یہ اہنسا جاتی کی حد میں ہے - ہردوار میں رہ کر کہاں شکار نہ کرونگا - باقی جگہوں کے لئے پابندی نہیں ہے - یہ اہنسا دیش کی حد میں ہے - ایکادشی کے دن ماس نہ کھاؤنگا باقی دنوں میں کھانا ممنوع نہیں ہے - یہ ہنسا کال کی حد میں ہے - اپنے لئے کسی پرانی کی اہنسا نہ کرونگا - دوسروں کے لئے مارنے میں ہرج نہیں - یہ ہنسا سمے یا موقعہ کی حد میں ہے - ان حدوں کو توڑ کر جب اہنسا عالمگیر ہو جاتی ہے - تب اُسے مہابرت کہتے ہیں - اسی طرح باقی یموں کے بارے میں بھی سمجھ لینا چاہیئے -

سوتر بتیس ۳۲ —— پانچ نیم

शौचसन्तोषतपः स्वाध्यायेश्वरप्रणिधानानि नियमाः

سوتر شوچ - سنتوش - تپہ - سوادھیائے - ایشور پرنی دھانانی نیم ہا

ارتھ - شوچ - سنتوش - تپ - سوادھیائے - ایشور پرنی دھان - یہ پانچ نیم ہیں (۳۲)

ویاکھیا - اپنے اندر کے بھاووں (جذبات) کو روکنے کے سادھن یم کہلاتے ہیں

ان کا بیان ہو چکا اور بیرونی طور پر جو سادھن کئے جاتے ہیں۔ وہ نیم ہیں۔ یہ کہ پانچ ہی ہیں ان کی دیاکھیا بھی نیچے درج کی جاتی ہے۔

شَوچ } یہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ بیرونی اور اندرونی۔ مٹی اور پانی وغیرہ سے جسم۔ کپڑوں اور رہنے کی جگہ کو صاف رکھنا اور شدھ ساتوک آہار کرنا بیرونی شدھی ہے۔ اور میتری مدتا وغیرہ (دیکھو ۱ - ۳۳) کی بھاونا سے راگ دویش وغیرہ چت کے ملوں کو دھونا اندر کی شدھی ہے۔ منوسمرتی میں کہا ہے۔ کہ جسم کپڑے ستھان وغیرہ بیرونی چیزیں پانی مٹی یا صابن وغیرہ سے شدھ ہو جاتی ہے من ستیہ سے شدھ ہوتا ہے۔ ودیا اور تپ سے آتما شدھ ہوتا ہے اور بدھی گیان سے شدھ ہوتی ہے۔ یہی سچا شَوچ ہے۔ شبھ گنوں کے بڑھانے اور اشبھ گنوں کے تیاگ کرنے سے انسان اندر سے شدھ ہو جاتا ہے۔

۲ - سنتوش } دھرم کی کمائی سے جو کچھ ملے۔ اسی میں خوش رہنا اور زیادہ لالچ نہ کرنا سنتوش کہلاتا ہے۔ اپنے کرتویہ (فرض منصبی) کو پورا کرتے ہوئے سکھ دکھ ہانی لابھ ہر حالت میں چت کو ...... اڈولی رکھنا سنتوش کہلاتا ہے۔ اس بارے میں کچھ سندر بچن دیئے جاتے ہیں (۱) سانپ ہوا پی کر رہتے ہیں۔ پھر بھی وہ کمزور نہیں ہوتے۔ جنگلی ہاتھی خشک تنکے کھا کر رہتے ہیں۔ پھر بھی وہ بلوان ہوتے ہیں منی لوگ کند مول کھا کر وقت کاٹتے ہیں۔ پھر بھی خوش رہتے ہیں۔ سچ مچ سنتوش ہی آدمی کا پرم دھن ہے (۲) ہم چھال کے کپڑے پہن کر خوش رہتے ہیں۔ تم سندر ریشمی کپڑے پہنتے ہو۔ دونوں میں سنتوش برابر ہی ہے۔ حقیقت میں غریب وہی ہے۔ جس میں ترشنا ہے۔ جہاں من خوش ہے۔ وہاں کون دھنی اور کون غریب ہے؟ (۳) دھن کی کامنا کرنے والا عاجزی دکھاتا ہے۔ جو دھن کما لیتا ہے۔ وہ متکبر ہو جاتا ہے۔ اور جس کا دھن نشٹ ہو جاتا ہے۔ وہ شوک کرتا ہے۔ اس لئے جو سنتوشی ہے۔ وہی

سکھی ہے (۴) جس کو کسی چیز کی کامنا نہیں ۔ جس نے اندریاں جیت لی ہیں ۔ جس کا من شانت ہے ۔ چت ستھر ہے ۔ اس کیلئے دسوں اطراف میں سکھ ہی سکھ ہے ۔

۳ ۔ تپ

بھوک ۔ پیاس ۔ گرمی ۔ سردی وغیرہ دوندوں کو برداشت کرتے ہوئے یم انوسار دھرم کے کاموں کو کرتے رہنا ۔ اسی کا نام تپ ہے

(۲) ہت (فائدہ کرنے والا) پرمیت (جتنا ضرورت ہو ۔ اتنا ہی کھانا کم یا زیادہ نہ کھانا) اور شدھ (ساتوک بھاووں کو پیدا کرنے والا) ان کھانا ۔ مطلب یہ کہ جینے کے لئے کھانا ۔ نہ کہ کھانے کے لئے جینا وغیرہ تپ کہلاتا ہے ۔ تپ سے چت کی بری واسنائیں اکھڑتی ہیں ۔ سنجیدگی آتی ہے اور من شدھ ہوتا ہے ۔

واضح ہو ۔ کہ بھوکوں مرنا ۔ اپنے جسم کو سکھا دینا ۔ الٹا لٹکنا ۔ پاؤں کو درخت سے باندھ کر نیچے دھونی لگا کر جھولنا ۔ ایک ٹانگ پر کھڑے رہنا وغیرہ وغیرہ تپ نہیں ہیں ۔ ان سے سوائے اس کے کہ اگیانی شردھالو لوگوں کو تعجب میں ڈال کر دھن جمع کیا جائے ۔ یوگی کی آتما کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا اور نہ اس طرح سے چت کی شدھی ہی ہوتی ہے

اس کے متعلق سب سے اچھی مثال مہاتما بدھ کی ہے ۔ مہاتما بدھ نے یہ سوچ کر کہ جسم کی صفائی کے بغیر آتما کی صفائی نہیں ہو سکتی ۔ اپنے جسم کو کشٹ دینا شروع کیا ۔ انہوں نے اپنے جسم کو نہایت ہی کمزور کر کے گرمی کے موسم میں پنچ اگنی تپ اور سردی کے موسم میں بالکل برہنہ رہ کر سردی کی شدت کو برداشت کرتے ہوئے بھکشا کرنا بھی بالکل ترک کر دیا ۔ پھر وہ سرچ تنڈل یا تل وغیرہ جو انہیں بنا مانگے ہی مل جاتے تھے ۔ کھا کر گذارہ کرنے لگے ۔ جاڑے کے دنوں میں اپنے سانس کو روک کر پرانوں کو اس قدر دکھ دیتے تھے ۔ کہ ان کے جسم سے پسینے کی دھار بہنے لگتی تھی ۔ انہوں نے جب اپنے ناک اور منہ کو بند کر کے سانس کی حرکت کو روکا ۔

تو سانس نے کان کے ذریعے نکلنے کی کوشش کی اور ان کے کانوں میں تمُل کی آواز ہونے لگی - تب انہوں نے اپنے کانوں کو بھی بند کر دیا اور سانس کو بزور کھینچ کر برہمانڈ میں روکا - اس طرح گوتم بدھ نے چھ سال تک سخت ریاضت کی سمادھی کی حالت میں ان کا جسم مُردہ سا ہو گیا - گوشت گھل گیا - خون سوکھ گیا - صرف چمڑہ ہڈیاں اور ناڑیاں رہ گئیں - پیٹ سمٹ کر چوٹی کی طرح بل کھا گیا - جب اس طرح سخت درجہ کی ریاضت کرنے سے گوتم بدھ نہایت کمزور اور نحیف ہو گئے - تب انہیں یہ احساس ہوا - کہ صرف جسم کو دُکھ دینے سے آتما کا سدھار نہیں ہو سکتا - کیونکہ جو انسان خود کمزور و ناتوان ہے - وہ ایک طاقتور من کو کیسے قابو میں رکھ سکتا ہے تب بدھ بھگوان نے جسم کو تکلیف دینا چھوڑ دیا - اور یوگ کے سچے طریقے سے تپ کیا اور سدھی پراپت کی - گیتا میں بھگوان نے بھی کہا ہے

اے ارجن! یوگ کی سدھی نہ زیادہ کھانے والے کو ہوتی ہے اور نہ بالکل نہ کھانے والے کو - جو بہت سوتا اور جو بہت جاگتا ہے یہ دونو یوگ کے ادھکاری نہیں - یوگ کا ادھکاری وہی شخص ہے - جس کی زندگی معتدل ہے - ایسے ہی لوگوں کو دُکھوں کا ناش کرنے والا یوگ سدھ ہوتا ہے -

تپ کے متعلق شری کرشن بھگوان ستارھویں ادھیائے میں کہتے ہیں :-

"دیو - براہمن - گورو اور ودوانوں کی پوجا - پاکیزگی - سادگی - برہمچریہ اور کسی کو من - بچن اور کرم سے ایذا نہ دینا - یہ جسمانی تپ ہے

ایسی بات کرنا - کہ جس سے کسی کا دل نہ دُکھے - اور جو سچی اور شیریں بھی ہو اور دھارمک گرنتھوں کا باقاعدہ مطالعہ کرنا یہ واچک (بانی کا) تپ ہے -

من کو خوش رکھنا - شانت سوبھاو رہنا - فضول یاوہ گوئی نہ کرنا - من کو قابو میں رکھنا اور خیالات کو شدھ رکھنا - یہ مانس (من کا) تپ ہے

جب یہ تینوں قسم کے تپ پوری شردھا کے ساتھ پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کئے جاتے ہیں۔ تب اس کو ساتوک تپ کہتے ہیں۔

میری واہ واہ ہو۔ میری عزت ہو۔ میری شہرت ہو۔ اس خیال سے جو تپ ڈھونگ رچ کر کیا جاتا ہے۔ اس چنچل تپ کو راجس تپ کہتے ہیں۔

جو تپ بیوقوفی سے۔ ہٹ سے۔ اپنے جسم کو دکھ دے کر یا دوسروں کی بربادی کیلئے کیا جاتا ہے۔ وہ تامس تپ کہلاتا ہے۔ اور جو لوگ ایسے سخت تپ کرتے ہیں جن کا شاستر میں ذکر نہیں ہے (جیسے مون رہنا۔ کانٹوں پر سونا۔ کیلوں پر بیٹھنا۔ درختوں میں لٹکنا۔ چاروں طرف آگ سلگا کر بیچ میں بیٹھنا وغیرہ تپ) وہ پاکھنڈی۔ مکار۔ گلچھرے اڑانے والے لوگ ہیں۔ ان میں عقل نہیں ہوتی۔ یہ جسم میں جو پنچ مہابھوت ہے۔ اس کو کمزور کرتے ہیں۔ اور اس جسم میں جو پرماتما ہے۔ اسے بھی دکھ دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو بے سمجھ اور اسر سمجھنا چاہیئے۔

اب کون سا آہار اچھا ہے اور کونسا برا۔ اس کے متعلق بھی گیتا کے اسی ادھیائے میں کہا ہے:۔

ساتوک سوبھاؤ والے لوگ عمر۔ سادگی۔ طاقت۔ صحت سکھ اور خوشی بڑھانے والے رسیلے چکنے اور رس بن کر جسم میں قائم رہنے والے اور دل کو خوش کرنے والے آہار دکھانے اپسند کرتے ہیں۔ راجس سوبھاؤ والے تیز۔ کھٹا۔ کھارا۔ گرما گرم چٹ پٹا۔ روکھا۔ پیٹ میں گرمی پیدا کرنے والا اور دکھ۔ شوک اور مرض کے بڑھانے والا بھوجن کرنا پسند کرتے ہیں۔

تامسی سوبھاؤ والے کو لوگ ٹھنڈا۔ باسی۔ بے سواد۔ خشک۔ سڑا ہوا بدبودار بہت دیر کا رکھا ہوا۔ جوٹھا اور ناپاک بھوجن اچھا لگتا ہے

ان سب حوالجات پر غور کرنے سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ سچا تپ کونسا ہے اور جھوٹا کونسا۔ یوگ کے ابھیاسی کو جھوٹ کو ترک کر کے سچ کو اختیار کرنا چاہیئے۔

سوادھیائے

یعنی دھارمک پستکوں سے دھرم اور برہم ودیا کی شکشا ملتی ہے ان وید اُپنشد۔ گیتا وغیرہ شاستروں کا ہر روز باقاعدہ مقررہ وقت پر پاٹھ کرنا اس ارادہ سے۔ کہ ان سے دھرم اور برہم ودیا کی شکشا کو دھارن کرے (۲) اور اوم وگائیتری کا ارتھ سمجھ کر جپ کرنا۔ سوادھیائے کہلاتا ہے۔ فحش وگندے ناولوں کا پڑھنا اور جذبات کو بھڑکانے والی۔ کتابوں کا مطالعہ کرنا تو سراسر ناواجب ہے۔ مگر جن اخلاقی وتواریخی وادبی کتابوں کا مطالعہ دل بہلاوے کی خاطر کیا جاتا ہے۔ یہ بھی سوادھیائے میں شامل نہیں ہے۔ سوادھیائے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا ہونا ضروری ہے۔

پستک ایسی ہونی چاہیئے۔ جس سے دھرم۔ سداچار اور برہم اور آتما کے جاننے کی شکشا ملے۔ (۲) وہ اس ارادے سے پڑھی جانی چاہیئے۔ کہ اس سے تم دھرم سداچار اور برہم گیان کی شکشا لو گے۔ صرف دل بہلاوے کے لئے نہیں (۳) سوادھیائے کے لئے وقت مقرر ہونا چاہیئے۔ جیسے سندھیا وغیرہ کے لئے ہوتا ہے۔ صبح تین بجے سے لے کر چھ بجے تک کا وقت سوادھیائے کیلئے بہت موزوں ہے (۴) شاستروں میں شُدھ ویدوں اور اُپنشدوں وغیرہ برہم ودیا سمبندھی گرنتھوں کا پڑھنا ہی سوادھیائے مانا گیا ہے اس لئے یوگ ابھیاسی کو ان گرنتھوں کا سوادھیائے ہی کرنا چاہیئے۔ اگر کسی وجہ سے نہ ہو سکے تو گائیتری کا جپ کرنا چاہیئے۔ مگر مطلب کو سمجھ کر اس کے علاوہ اوم کا جپ بھی سوادھیائے میں ہی داخل ہے۔ کیونکہ مقدس وید اور دیگر سب شاستر اسی ایک اکشر اوم کی مہما گاتے ہیں۔ یوگ شاستر کے پہلے پاد میں اوم کے جپ کو چت کی شدھی کا سادھن بتلایا ہے (۵) ویدوں سے اُتر کر دیگر ستیہ شاستروں کا بھی سوادھیائے کرنا چاہیئے۔ جن میں گیتا سب سے ممتاز ہے۔ کیونکہ اس میں سب شاستروں کا نچوڑ آ گیا ہے۔ کرم۔ گیان اور بھگتی

کا اس میں ایسے دلپسند طور سے بیان کیا گیا ہے۔ کہ اور کہیں نہیں ملتا۔ اس کے علاوہ گیتا سداچار کی نہایت اعلےٰ درجے کی تعلیم دیتی ہے۔ اس لئے سرب سادھارن کے لئے گیتا نہایت اعلےٰ درجہ کی سوادھیائے کی پستک ہے جو لوگ ابھیاس نہیں کرتے۔ ان کو بھی دونو وقت بھگوت گیتا کا پاٹھ ارتھ...... سمجھ کر ضرور کرنا چاہئے

۵ - ایشور پرنی دھان

سارے کرموں کو ایشور کے سمرپن کر کے اُن کے پھل کا تیاگ کرنا ایشور پرنی دھان کہلاتا ہے۔

گیتا میں بھگوان کہتے ہیں کہ انسان کا ادھکار صرف کرم کرنے میں ہے۔ اس کے پھل میں کبھی نہیں۔ اس لئے یوگ کے جگیاسو کو چاہیئے کہ وہ من سے سب کرموں کو پرماتما کے ارپن کر دے اور پرماتما کو سب سے اعلےٰ چیز سمجھ کر اپنے چت کو سدا اسی میں لگائے رکھے۔ اس طرح پربھو میں چت لگانے سے انسان سب دکھوں سے پار ہو جاتا ہے۔

یم اور نیم دونو کا اکٹھا پالن کرنا چاہیئے۔ جیسا کہ منوجی نے کہا ہے۔ کہ یموں کا لگاتار سیون کرے۔ صرف نیموں کا نہیں۔ کیونکہ جو یموں کا پالن نہ کرتا ہوا صرف نیموں کا سیون کرتا ہے۔ وہ گر جاتا ہے۔

یم نیموں کے پالن میں اگر وگھن آجادیں۔ تو ان کا تدارک کس طرح کرنا چاہیئے یہ بتلاتے ہیں۔

سوتر تینتیس ۳۳ — وگھنوں کا علاج

वितर्कबाधने प्रतिपक्षभावनम् ।

سوتر :- وِترک بادھنے پرتی پکش بھاونم (۳۳)

پد ارتھ معہ ترجمہ (وِترک بادھنے) وِترک کی بادھا (روکاوٹ) ہونے پر

پرتی پکھش بھاونم - پرتی پکھش کا چنتن کرنا چاہیئے۔

ارتھ - یم اور نیم کے خلاف جو پاپ ہیں - وہ وترک کہلاتے ہیں - ارتھات ہنسا - جھوٹھ - چوری - وبھچار (برہمچریہ کا پالن نہ کرنا) اور پری گرہ (عیش وعشرت کے سامان جمع کرنا) ایسے ہی اشوچ (شدھ نہ رہنا) سنتوش نہ رکھنا - سوادھیائے نہ کرنا اور ایشور سے بےمکھ رہنا - اگر کسی مانسک دربلتا سے یہ وترک پیدا ہونے لگیں - تب ان کے خلاف باتوں کا چنتن کرنا چاہیئے - کہ سنسار ساگر میں غوطے کھاتے ہوئے میں نے بہت ہی دکھی ہو کر اس دکھ سے چھوٹنے کے لئے یوگ کی شرن لی ہے - اب میں ان ہنسا جھوٹ وغیرہ عیبوں کو جن کو چھوڑ چکا ہوں پھر پکڑنے سے کیا کتے کی طرح اپنی ہی قے کو چاٹونگا؟ لعنت ہے مجھے اگر میں پھر اس گڑھے میں گروں۔ ان وترکوں کا نتیجہ میں نے پہلے سوائے دکھ اور اگیان کے کیا دیکھا ہے؟ اور اب کیا اس کے سوائے کچھ اور ملیگا؟ اس طرح کے وچار سے وہ سنبھل جاتا ہے۔ اور دوسرا کوئی اگر اسے نقصان پہنچائے - تو بھی وہ اس کا برا نہیں چاہتا۔

خلاصہ مطلب یہ اگر اہنسا وغیرہ یموں اور سوچ وغیرہ نیموں کے پالن میں رکاوٹ ڈالنے والے مخالف برے خیالات پیدا ہوں - تو ان برے خیالات (وترکوں) کے خلاف - زبردست بھاونا کرنی چاہیئے - کہ اپنے کلیان کے لئے جو میں نے یم نیم دھارن کئے ہیں - انہیں خود ہی توڑ رہا ہوں - اس طرح پرتگیا کو توڑ کر میں مہان پاپی بن جاؤنگا - لہٰذا مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیئے یم نیموں کے پالن سے بڑھ کر کوئی دھرم نہیں ہے - پس مجھے وترکوں کو چھوڑ کر مضبوطی کے ساتھ یوگ کا مارگ گرہن کرنا چاہیئے۔

وترکوں کی مثالیں! (۱) رام نے مجھے گالی دی ہے - اس لئے میں اسے ضرور ماروں گا (۲) شام کے منع کرنے پر بھی

رام نے نالش کر دی ہے - اس لئے میں جھوٹی گواہی دے کر اس کا مقدمہ خارج کرا دونگا - (۳) رام نے میرا دھن چرا لیا ہے - اس لئے ہم بھی اس کی چوری کر کے بدلہ لونگا - (۴) اس سندر استری کی عصمت ضرور بگاڑوں گا (۵) جتنا دھن رام کے پاس ہے - اتنا تو کہیں نہ کہیں سے میں ضرور اکٹھا کروں گا (۶) آج سردی زیادہ ہے - اس لئے نہ نہاؤں گا (۷) ہم تو سنتوشی جیو ہیں - اس لئے پرشارتھ کرنے کی کیا ضرورت ہے (۸) آج کچھ اچھی چیز رسوئی میں بنی ہے - اس لئے وقت سے پہلے ہی بھوجن کرنا اچھا ہے (۹) آج سوادھیائے کرنے کو جی نہیں چاہتا - اس لئے ناغہ کر دینا چاہیئے - (۱۰) سب کرم ایشور کے ارپن کرنا عبث ہے - ایشور کو بھلا کس نے دیکھا ہے؟ وغیرہ ایسے وترکوں کو دل میں جگہ نہ دیکر ان کے اپنے سے ہمیشہ دور رکھنا چاہیئے

سوتر چونتیس ۳۴ — پرتی پکش بھاونا

वितर्का हिंसादयः कृतकारितानुमोदिता लोभक्रोधमोहपूर्वका मृदुमध्याधिमात्रा दुःखाज्ञानानन्तफला इति प्रतिपक्षभावनम्।

سُوتر - وترکا ہنسا دیاہ کرت کارتا انومودتا لوبھ کرودھ موہ پوروکا - مردو - مدھیہ ادھی ماترا - دکھ گیان اننت پھلا اِتی پرتی پکش بھاونم (۳۴)

پدچھید (ہنسا آدیاہا) ہنسا وغیرہ پاپ (وترکا) وترک کہلاتے ہیں (کرت کارتا انومودتاہا) کئے ہوئے - کرائے ہوئے اور تائید کئے ہوئے (لوبھ - کرودھ موہ پوروکاہا) لوبھ - کرودھ اور موہ ان کے کارن ہیں یہ (مردو - مدھیہ - ادھی ماتراہا) مردو - مدھیہ اور تیبر (تیز) درجے والے (دکھ اگیان اننت پھلاہا)

دکھ اور اگیان کا اننت پھل دینے والے ہیں (اِتی) یہ (پرتی پکھش بھاونم) پرتی پکھش بھاونا ہے۔ (۳۴)

ارتھ - (یم نیموں کے خلاف جو) ہنسا وغیرہ پاپ ہیں۔ انہیں وترک کہتے ہیں ان کے تین بھید ہیں۔ کرت۔ کارت۔ انُو مودت۔ تین ان کے کارن ہیں۔ لوبھ کرودھ اور موہ اور وہ مردُو۔ مدھیہ اور تیبر تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ان سب کا پھل اننت دکھ اور اگیان ہے۔ اس طرح پرتی پکھش کی بھاونا کرنی چاہیئے (۱۳۴)

ویاکھیا مثال کے طور پر پہلے ہنسا کو لیجیئے۔ یہ تین طرح کی ہے (۱) کرت ارتھات خود کی ہوئی (۲) کارت ارتھات کسی سے کرائی ہوئی اور (۳) انُو مودت ارتھات جو ہنسا کسی دوسرے نے کی ہو۔ اس کی تائید کرنا۔ کہ شاباش تم نے اچھا کیا۔ ان تینوں کے پھر آگے تین تین بھید ہیں (۱) لوبھ کی وجہ سے ہنسا کرنا۔ جیسے فروخت کے لئے یا کھانے یا چمڑہ حاصل کرنے کے لئے (۲) کرودھ کی وجہ سے ارتھات غصہ میں آکر کسی کو مار دینا وغیرہ (۳) موہ سے ارتھات اس کے مارنے سے پُنیہ ہوگا۔ اس وچار سے ہنسا کرنا۔ اس طرح ہنسا ۳ × ۳ = ۹ طرح کی ہو گئی پھر اس طرح کی ہنسا میں سے ہر ایک کے تین تین بھید ہیں (۱) مردُو ارتھات نرم ہنسا (۲) مدھیہ ارتھات درمیانی ہنسا اور (۳) تیبر ارتھات بڑی ہنسا جو کہ کرودھ وغیرہ کے نرم۔ درمیانی اور تیز ہونے سے ہوتی ہے۔ اس طرح ۹ × ۳ = ۲۷ طرح کی ہنسا ہوئی۔ اس سے آگے ویاس بھاشیہ میں مردُو۔ مدھیہ اور تیبر کے پھر تین تین بھید دکھلائے ہیں ارتھات (۱) مردُو مردُو۔ مردُو مدھیہ۔ مردُو تیبر (۲) مدھیہ مردُو۔ مدھیہ مدھیہ۔ مدھیہ تیبر اور (۳) تیبر مردُو۔ تیبر مدھیہ اور تیبر تیبر۔ اس طرح ۲۷ × ۳ = ۸۱ قسم کی ہنسا ہوئی۔ پھر ان بھیدوں کے کم و بیش ہونے سے کئی طرح کی ہنسا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دوسرے یم نیموں وغیرہ کے

وترکون کے بارے میں بھی جان لینا چاہیئے - کہ انرت ہیں - جب یہ وِترک یلوگی کو پیش آدیں - تو اسے مضبوطی کے ساتھ ایسا وچار کرنا چاہیئے کہ ہنسا وغیرہ پاپ کرم ہیں اور ان کا پھل انرت دکھ اور اگیان ہے - جب تک میں ان میں پھنسا رہونگا - میرے دکھ اور اگیان کا کبھی خاتمہ نہیں ہوگا - پس مجھے ہر حالت میں ان سے بچ کر یم نیموں کا پالن کرنا چاہیئے - کیونکہ یم نیموں کے پالن سے ہی میں یوگ آروڑھ ہو کر سمادھی کی اوستھا تک پہنچ سکونگا - اس طرح پرتی پکش (وترکون) کے خلاف بھاونا کرنے سے وہ ان سے بچا رہتا ہے - اور یم نیموں کا پالن کامیابی سے کر سکتا ہے۔

یم نیم جب پوری طرح سے سدھ ہو جاتے ہیں - تب ان کا کیا پھل ہوتا ہے یہ بتدریج بتلاتے ہیں -

سوتر پینتیس ۳۵ — اہنسا کی سدھی کا پھل

अहिंसाप्रतिष्ठायां तत्संनिधौ वैरत्यागः ।

سوتر - اہنسا - پرتشٹھایام تت - سن ندھو - ویرتیاگاہا (۳۵)

پد چھید معہ ترجمہ (اہنسا پرتشٹھایام) اہنسا کے پختہ ہو جانے پر (تت سن ندھو) اس کے پاس (ویرتیاگاہا) ویر چھوٹ جاتا ہے (۳۵)

ارتھ - اہنسا جب پختہ ہو جاتی ہے - ارتھات جب یوگی کے چیت میں ہنسا کا بھاو بالکل نشٹ ہو جاتا ہے - تب اس (اہنسک یوگی) کے پاس سبھی جانداروں کا ویر چھوٹ جاتا ہے - ارتھات کوئی بھی جاندار اہنسک یوگی سے ویر نہیں کرتا - ویاکھیا - مطلب یہ کہ جب یوگی ہنسا کو بالکل تیاگ دیتا ہے - تو اس کے دل سے ویر بھاو دور ہو جانے سے شیر - بھیڑیا وغیرہ سبھی جانوروں کا ویر بھاو اس سے مٹ جاتا ہے - چھوٹے بڑے نزدمشی ہوتے ہیں - اس لئے کوئی ان کا دشمن

بھی نہیں ہوتا۔ کئی بار دیکھا اور سنا گیا ہے۔ کہ نردوش بچوں کو بھیڑیے اٹھا لے گئے مگر ان کی اہنسا پورن آنکھوں کو دیکھتے ہی بھیڑیے کے اندر سے ہنسا درتی جاتی رہی اور ایسے بچوں کو مارنے کی بجائے بھیڑیوں نے ان کی رکھشا کی اور پال پوس کر بڑا کیا۔ انسان کا دل بھی اہنسا کے ابھیاس سے جب ایسا پاک ہو جاتا ہے تب اس کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں کرتا۔

سوتر چھتیس۔ ستیہ کی سدھی کا پھل

सत्यप्रतिष्ठायां क्रियफलाश्रयत्वम्।

سوتر۔ ستیہ۔ پرتشٹھایام۔ کریاپھل آشریتوم (۳۶)

پدارتھ۔ (ستیہ پرتشٹھایام) ستیہ میں درڑھ ستھتی ہونے پر (کریا پھل آشریتوم) کریا اور پھل کا آشرہ ہو جاتا ہے۔

ارتھ۔ ستیہ میں درڑھ ستھتی (پختگی) ہونے پر یوگی کو کریا اور پھل کا آشرہ ہو جاتا ہے (۳۶)

ویاکھیا۔ جب ابھیاسی ستیہ کا آچرن کر کے من بانی اور کرم تینوں طرح سے ستیہ میں قائم ہو جاتا ہے۔ اور تھات استیہ کو بالکل مٹا دیتا ہے تب کرم اور اس کرم کا پھل دونو کا آشرہ ستھان اس کی بانی ہو جاتی ہے ارتھات جیسا وہ کہتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ ویاس جی نے لکھا ہے۔ کہ ایسے ستیہ وادی کی بانی اموگھ (سپھل) ہو جاتی ہے۔ وہ اگر کسی پاپی کو کہ دیوے کہ دھارمک ہو جا۔ تو ضرور وہ دھارمک ہو جاتا ہے۔ یہ ستیہ کی مہما ہے۔ مطلب یہ کہ جب ستیہ کو پورے طور پر دھارن کر لیا جاتا ہے۔ تو واک سدھی حاصل ہو جاتی ہے۔

سوتر سنتیس ۳۷۔ استیئے کی سدھی کا پھل

अस्तेयप्रतिष्ठायां सर्वरत्नोपस्थानम्।

سُوتر - استیئے پرتشٹھایام سرب رتن اُپستھانم

پدارتھ (استیئے پرتشٹھایام) چوری کے تیاگ میں درڑھ ستھتی ہونے پر۔ سرب رتن اُپستھانم سب رتنوں کی پراپتی ہوتی ہے۔ (۳۷)

ارتھ - چوری نہ کرنے کی مریادا میں درڑھ ستھتی (پختگی) ہونے پر سب رتن پراپت ہونے لگتے ہیں۔

ویاکھیا - انسان کی جب نیت ٹھیک ہو جاتی ہے۔ اور من بچن اور کرم کسی طرح سے بھی وہ دوسرے کے دھن میں لوبھ نہیں کرتا۔ تو ایسے نرلوبھی پرش کو کسی طرح کی بھی کمی نہیں رہتی۔ اور سب چیزیں اُسے خود بخود حاصل ہونے لگتی ہیں

سوتر اڑتیس — برہمچریہ کی سدھی کا پھل

ब्रह्मचर्यप्रतिष्ठायां वीर्यलाभः।

سُوتر - برہمچریہ پرتشٹھایام ویریہ لابھا

ارتھ - برہمچریہ میں درڑھ ستھتی (پختگی) ہونے پر ویریہ کا لابھ ہوتا ہے۔

ویاکھیا - برہمچریہ کے مطابق آچرن کرنے سے برہمچریہ کے پختہ ہونے پر بے حد ویریہ (شکتی) پراپت ہوتی ہے۔ اور ایسا برہمچاری سب کچھ کر سکنے کے یوگیہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ بھیشم پتامہ کی طرح موت کو بھی جیت لیتا ہے اس کی بانی اور انتہ کرن میں بیحد بل بڑھ جاتا ہے۔

سوتر انتالیس - اپری گرہ کی سدھی کا پھل

अपरिग्रहस्थैर्ये जन्मकथन्तासंबोधः।

سُوتر۔ اپری گرہ ستھئی رہے۔ جنم کتھنتا سمبودھا (۳۹)

پدارتھ۔ اپری گرہ ستھئی رہے۔ اپری گرہ کے ستھر ہونے سے جنم کتھنتا۔ جنم کیسے ہوا۔ اس کا (سمبودھا) گیان ہو جاتا ہے۔ (۳۹)

ارتھ۔ اپری گرہ کے ستھر ہونے سے جنم کیسے ہوا۔ اس کا بودھ یا گیان ہو جاتا ہے

ویاکھیا۔ جب اپری گرہ کا سادھن پختہ ہو جاتا ہے۔ تو سادھک کو اپنے ماضی۔ حال اور مستقبل کے جنم کا پتہ لگ جاتا ہے۔ کہ میں پہلے جنم میں کون اور کیسے تھا۔ اب یہ جنم کیونکر ہوا۔ اور آگے کیا ہوں گا۔ یہ سب معلوم ہو جاتا ہے کیونکہ صرف بھوگ کی وستوؤں کا ذخیرہ ہی اپری گرہ نہیں ہے۔ بلکہ جسم کی ممتا کا تیاگ بھی اپری گرہ ہی ہے۔ جب جسم میں بھی ممتا نہیں رہتی۔ تو اس کا موہ (اگیان) چھوٹ کر اصلیت سمجھ میں آجاتی ہے۔ جنم جنمانتروں کے سنسکاروں واسناؤں اور سمرتی کا بھنڈار چت ہے۔ مرنے پر چت کا کچھ نہیں بگڑتا۔ جوں کا توں بنا رہتا ہے۔ شُدھ سنسکار والے بالک جب تک وِسنساری واسناؤں سے رہت ہوتے ہیں۔ اپنے پہلے جنم کا حال بتلا دیا کرتے ہیں۔ پیچھے سنساری لوبھ موہ کا پردہ پڑ جانے پر اسے بھول جایا کرتے ہیں۔ اہنسا۔ ستیہ استیہ اور برہمچریہ میں تکمیل حاصل کر لینے کے بعد جب ابھیاسی لوبھ کو بھی تیاگ دیتا ہے۔ تب اس کا پردہ شُدھ ہو کر اس کو پہلے جنموں کا حال جان لینے میں کوئی مشکل نہیں ہوتی یہ یموں کی سدھیوں کے پھل بتلائے اب نیموں کی سدھیوں کے پھل بتلاتے ہیں

سوتر چالیس۔ شَوچ کی سدھی کا پھل

शौचात्स्वाङ्ग जुगुप्सा परैरसंसर्गः।

سوتر - شَوچات - سوانگ جُگپسا - پرئی رسنسرگا ہا

پدارتھ (شَوچات) شوچ سے (سوانگ جگپسا) اپنے انگوں سے نفرت اور (پریئی) دوسروں سے (اسنسرگا ہا) سنسرگ (تعلق) کا ابھاو ہوتا ہے۔

ارتھ - شوچ سے اپنے انگوں سے نفرت اور دوسروں سے تعلق چھوٹ جاتا ہے

ویاکھیا - جب یوگی اپنے جسم کو بار بار شدھ کرنے پر بھی اُسے بار بار اشدھ پاتا ہے۔ تو اس جسم سے اس کا موہ چھوٹ جاتا ہے۔ اور اس لئے دوسروں سے بھی اس کا تعلق چھوٹ جاتا ہے۔ وہ اشدھیوں سے پرے رہنا چاہتا ہوا کیول شدھ سوروپ میں لین ہونے کے یوگیہ بنتا ہے یا یوگی شوچ کے ابھیاس سے جب ہردے کو شدھ پوتر کر لیتا ہے۔ تب اُسے مل موتر وغیرہ بہت سی اپوتر چیزوں کے بھنڈار اپنے جسم سے بھی نفرت ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد وہ دوسروں کے ایسے ہی قابل نفرت جسموں سے کیسے تعلق رکھ سکتا ہے؟

سوتر اکتالیس — اندرونی شوچ کا پھل

सत्वशुद्धिसौमनस्यैकाग्र्येन्द्रिय जया-
त्मदर्शनयोग्यत्वानि च।

سوتر - ستو شدھی - سومنسئی ایکاگریے - اندریہ جیا آتم درشن یوگیتوانی چ

پدارتھ - (ستو شدھی) انتہ کرن کی شدھی (سومنسئی) من کی شدھی (ایکاگریہ) ایکاگرتا (اندریہ جے) اندریوں کی جیت (آتم درشن یوگیہ توانی چہ) اور آتم درشن کی یوگیتا بھی

ارتھ - اور انتہ کرن کی شدھی - من کی پوترتا - چت کی ایکاگرتا - اندریوں کا جیتنا اور آتم درشن ارتھات ساکھشاتکار کرنے کی قابلیت بھی (شوچ سے پیدا ہوتی ہے) (الم)

ویاکھیا - چت کے ملوں کے دھو ڈالنے سے ارتھات اندرونی شدھی کی پختگی سے چت نرمل ہو کر شدھ ہو جاتا ہے - شدھ ہو نے پر وہ ایکاگر ہوتا ہے - تب من جیتا جاتا ہے اور من کے آدھین جو اندریاں ہیں - وہ جیتی جاتی ہیں - اس طرح یوگی آتما کے درشن کے یوگیہ بن جاتا ہے - یہ اندرونی شوچ کا پھل ہے -

سوتر بیالیس۴۲ - سنتوش کے ابھیاس کا پھل

संतोषादनुत्तमसुखलाभः।

سوتر - سنتوشات اُنو تم سکھ لابھا (۴۲)

پدارتھ - (سنتوشات) سنتوش سے (انوتم سکھ لابھ ہا) سب سے اُتم سکھ پراپت ہوتا ہے

ارتھ - سنتوش کی پختگی سے سب سے اُتم سکھ ملتا ہے - (۴۲)

ویاکھیا - جب یوگی میں پورے طور پر سنتوش آ جاتا ہے تو اس سے منش ترشنا رہت ہو جاتا ہے - تب اس کے اندر سے ہی اس طرح کا اُتم سکھ پرگٹ ہوتا ہے کہ بیرونی وشے سکھ اس کے سولہویں حصے کی برابری بھی نہیں کر سکتے - منوسمرتی - (۱۲-۴) میں کہا ہے "جو سکھ چاہتا ہے - وہ پرم سنتوش کا سہارا لے کر اپنے آپ کو قابو میں رکھے - کیونکہ سنتوش سکھ کی جڑ ہے اور اسنتوش دکھ کی جڑ ہے -

سوتر تینتالیس۴۳ تپ کی سدھی کا پھل

कायेन्द्रियसिद्धिरशुद्धिक्षयात्तपसः।

سوتر - کائے اندریہ سدھی رشدھی کھشیات تپسا (۴۳)

پدارتھ (کائے اندریہ سدھی) جسم اور اندریوں کی سدھی (اشدھی کھشیات) اشدھی کے ناش سے (تپسا) تپ سے (۴۳)

ارتھ - تپ سے اشدھی کا ناش ہونے سے جسم اور اندریوں کی سِدّھی ہوتی ہے
دیاکھیا - تپ کے پختہ ہونے پر جسم اور اندریوں کی میل نشٹ ہو جاتی ہے جس
سے جسم تندرست ہلکا اور پھرتیلا بن جاتا ہے ارتھات انیما آدی آٹھ سدھیوں کی
پراپتی ہونے لگتی ہے اور اندریوں میں رشی - دیوتا اور سدھیوں وغیرہ کے دیکھنے کی
شکتی پراپت ہوتی ہے - جو کہ یوگی کے کام میں مدد دینے لگتے ہیں -

سوتر چوالیس ۴۴ - سوادھیائے کی سدھی کا پھل

स्वाध्यायादिष्टदेवतासंप्रयोगः।

سوتر - سوادھیایاد اِشٹ دیوتا سمپریوگا ہا (۴۴)

پدارتھ (سوادھیایات) سوادھیائے سے (اشٹ دیوتا سمپریوگاہا) اشٹ دیوتا
کا ساکھشاتکار ہوتا ہے (۴۴)

ارتھ - سوادھیائے سے اشٹ (من چاہے) دیوتا کا ملاپ ہوتا ہے -
دیاکھیا - جب سوادھیائے کیا جاتا ہے - تو اشٹ دیوتا کا ساکھشاتکار ہو کر
ست دیاؤں کی پراپتی ہوتی ہے (۴۴)

سوتر - پینتالیس ۴۵ - ایشور پرنی دھان کا پھل

समाधिसिद्धिरीश्वरप्रणिधानात्।

سوتر - سمادھی سِدّھی ریشور پرنی دھانات (۴۵)

پدارتھ (ایشور پرنی دھانات) ایشور پرنی دھان سے (سمادھی سدھی) سمادھی
کی سدھی ہوتی ہے - (۴۵)

ارتھ - ایشور پرنی دھان کی پختگی سے سمادھی کی سدھی ہوتی ہے - (۴۵)

ویا کھیا - جب یوگی اپنے سارے کام ایشور ارپن بدھی سے ہی کرتا ہے - اپنے آپ کے لئے کچھ نہیں کرتا - تو اسے ایشور کی کرپا ہو کر اسے بہت جلدی اسمپرگیات سمادھی کی پراپتی ہو جاتی ہے - اس میں شک نہیں۔

یم نیموں کا پھل سدھیوں سمیت بتلا دیا گیا - اب اشٹانگ یوگ کے تیسرے سادھن آسن کا بیان کرتے ہیں

سوتر چھیالیس ۴۶ — آسن

स्थिरसुखमासनम्।

سوتر - ستھر سکھم آسنم (۴۶)

پدارتھ (ستھر سکھم) ستھر سکھ والا (آسنم) آسن ہے - (۴۶)

ارتھ - جس میں ستھر (نشچل) سکھ ہو - وہ آسن کہلاتا ہے - ارتھات سکھ پوروک نشچل (اڈول) بیٹھنے کو آسن کہتے ہیں (۴۶)

ویا کھیا - آسن کئی طرح کے ہیں - جن سے بہت طرح کے فائدے ہوتے ہیں - یہ پرانایام میں مددگار ہوتے ہیں - اور کئی روگوں کو بھی دور کرتے ہیں لیکن سوترکار کا آسن سے اتنا ہی مطلب ہے - کہ یوگی پدم آسن - سدھ آسن اور سوستک آسن وغیرہ میں سے کسی ایک آسن کا اتنا ابھیاس کرے - کہ کم از کم تین چار گھنٹے تک اس میں سکھ سے بنا ہلے جلے بیٹھ سکے

(۱) چوکڑی لگاتے ہوئے دائیں جانگھ (ران) پر بائیاں پاؤں اور بائیں جانگھ پر دائیاں پاؤں رکھ کر بھجاؤں کو پیٹھ کے پیچھے سے گھما کر دائیں ہاتھ سے دائیں پاؤں کے انگوٹھے کو اور بائیں سے بائیں انگوٹھے کو پکڑیں - ہاتھ پھیلا کر گھٹنوں پر یا گود

میں بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ یہ پدم آسن ہے۔
(۲) پاؤں کی ایک ایڑی کو یونی ستھان پر رکھے اور دوسری کو اوپستھ کے اوپر اور ٹھوڑی کو چھاتی پر رکھ کر بھووں کے بیچ کے ستھان کو دیکھے۔ یہ سدھ آسن ہے اور یوگ میں بڑا اپیوگی ہے۔ (۳) بائیں پاؤں کو دائیں جانو کے اندر اور دائیں پاؤں کو بائیں جانو کے اندر دبا کر بیٹھنے کا نام سوستکا آسن ہے۔ عام ابھیاسیوں کے لئے یہ تینوں آسن بہت سرل اور کارآمد ہیں۔ اور برہم چریہ کی رکشا کے لئے سدھ آسن بہت مفید ہے۔

سوتر سینتالیس - آسن سدھی کا اپائے

प्रयत्नशैथिल्यानन्त समापत्तिभ्याम्।

سوتر - پریتن شیتھلیا اننت سماپتی بھیام
پدارتھ (پریتن شیتھلیا) پریتن کی شتھلتا (اننت سماپتی بھیام) اور اننت میں چیت کے ایکاگر ہونے سے (۴۷)
ارتھ - پریتن کی شتھلتا اور اننت میں چیت کے ایکاگر ہونے سے آسن سدھ ہوتا ہے۔ (۴۷)
ویاکھیا - آسن کی سدھی کے لئے دو باتوں کی ضرورت ہے (۱) پریتن کی شتھلتا آسن کرنے والے کو کریا شونیہ (بالکل اڈول) بن جانا چاہیئے جس سے جسم کسی طرح بھی ہل جل نہ سکے۔ اس طرح دیہہ کا ادھیاس چھوڑ کر (۲) اننت پرمیشور میں چیت ایکاگر ہو جاتے۔ مطلب یہ کہ جب جسم کی سدھ بدھ بھول کر چیت اننت برہم میں ایکاگر ہونے لگے۔ اور دیر تک اس اوستھا میں اڈول رہ سکے۔ تو آسن سدھ ہوا سمجھنا چاہیئے۔

سوتر اڑتالیس - آسن سدھی کا پھل

سُوتر - تتو دوندو آن بھی گھاتاہا
ततो द्वन्द्वानभिघातः।

پدارتھ (تتہ) تب - (دوندواہا) دوندوں کی (ان بھی گھاتاہا) چوٹ نہیں لگتی

ارتھ - تب (آسن کی سدھی ہونے پر) دوندوں کی چوٹ نہیں لگتی - ارتھات دوندو (رکاوٹ) نہیں ڈالتے۔

ویاکھیہ - جب آسن سدھ ہوجاتا ہے - تب اس وقت یوگی کو سردی گرمی بھوک پیاس کچھ پریشانی نہیں ہوتی - اور وہ سکھ سے اننت میں مگن ہو سکتا ہے

سوتر انچاس ——— پرانایام

तस्मिन्सति श्वासप्रश्वासयोर्गतिविच्छेदः प्राणायामः।

سوتر - تسمن ستی شواس پرشواس یہ - گتی - وچھیداہا پرانایا ماہا

پدارتھ - (تسمن ستی) اس کے ہونے پر ارتھات آسن کے سدھ ہونے پر - (شواس پرشواس یہ) سانس کے آنے جانے کی (گتی - وچھیداہا) گتی کا روکنا - (پرانایامہ) پرانایام ہے - (۴۹)

ارتھ - آسن کے سدھ ہو جانے پر شواس پرشواس کی گتی کا روکنا پرانایام ہے

ویاکھیا - باہر کی ہوا کا اندر لے جانا شواس اور اندر کی ہوا کا باہر نکالنا پرشواس کہلاتا ہے - ان کی گتی کا روک دینا ارتھات نہ سانس اندر لیں اور نہ باہر نکالیں - پرانایام کہلاتا ہے یم اور نیم تو ہر وقت پالن کرنے یوگیہ ہیں - مگر آسن اور پرانایام کے

پرانایام کے بارے میں مکمل واقفیت حاصل کرنے کے لئے ہماری تیار کردہ پستک پران کی اہما اور پرانایام کی مکمل ودھی منگوا کر پڑھیں - پرانایام پر یہ اردو میں سب سے بڑی پستک ہے اس میں دینی و دنیوی ترقی کے لئے کئی طرح کے پرانایام کے سادھن بتلائے گئے ہیں - اس پستک سے ابھیاسی

سادھن میں مددگار ہے۔ اس لئے سمرتی میں لکھا ہے۔ کہ آسن کے سدھ ہو جانے پر اب آگے پرانایام کے بھید بتلاتے ہیں۔

سوتر پچاس ــــ پرانایام کے بھید

बाह्याभ्यन्तरस्तम्भवृत्तिर्देशकालसंख्याभिः परिदृष्टो दीर्घसूक्ष्मः

سوتر - باہیہ ابھیئنتر ستمبھ ورتی ردیش کال سنکھیا بھی پری درشٹو دیرگھ سوکھشما ہا (۵۰)

پدارتھ (باہیہ - آبھیئنتر - ستمبھ ورتی) باہیہ ورتی - ابھیئنتر ورتی اور ستمبھ ورتی پرانایام (دیش - کال - سنکھیا بھی) دیش - کال اور سنکھیا سے (پری درشٹو) دیکھا ہوا (دیرگھ سوکھشما ہا) دیرگھ اور سوکھشم ہوتا ہے۔ (۵۰)

ارتھ - باہیہ ورتی - آبھیئنتر ورتی اور ستمبھ ورتی (یہ تینوں طرح کا پرانایام) دیش کال اور سنکھیا سے دیکھا ہوا دیرگھ اور سوکھشم ہوتا ہے۔ (۵۰)

ویاکھیا - (۱) باہیہ ورتی - سانس کا باہر نکال دینا - اس کو ریچک بھی کہتے ہیں (۲) ابھیئنتر ورتی - سانس کو اندر بھر لینا جسے پورک بھی کہتے ہیں اور (۳) ستمبھ ورتی - باہر یا اندر کسی طرف سانس کو نہ جا کر جہاں کا تہاں روک دینا اُسے کمبھک بھی کہتے ہیں۔ یہ تینوں پرانایام دیش - کال اور سنکھیا کے بھید سے لمبے اور سوکھشم ہوتے ہیں۔ مطلب یہ کہ جوں جوں یوگی کا ابھیاس بڑھتا جاتا ہے۔ توں توں دیش کال اور سنکھیا کے مطابق لمبا اور ہلکا ہوتا جاتا ہے۔

دیش پرمیان } پہلے پہل ریچک پرانایام میں باہر پھینکتے وقت پران جتنی دور تک جاتے ہیں۔ آہستہ آہستہ ابھیاس سے اس کا فاصلہ بڑھنے

لگ جاتا ہے اور اس کا پتہ اس طرح لگ سکتا ہے کہ ریچک پرانایام کے وقت ناک کے سامنے پتلی سی روئی رکھنے سے جتنی دُور تک وہ سانس کی ضرب سے ہلتی ہے کچھ دنوں کے ابھیاس کے بعد اس سے زیادہ دُوری پر بھی ہلنے لگتی ہے - جس طرح ریچک پرانایام میں سانس کی لمبائی باہر کی طرف بڑھتی ہے - اسی طرح پُورک میں اندر کی طرف بڑھتی ہے - اندر سانس کھینچنے میں اندر ہی سانس کا چیونٹی کا سا سپرش ہوتا ہے یہ سپرش بھی ابھیاس سے بتدریج نیچے کی طرف پاؤں کے تلووں تک اور اوپر کی طرف سر تک پہنچ جاتا ہے - اور کمبھک میں نہ باہر کچھ ہلتا ہے نہ اندر -

کال پرمان اس طرح ابھیاس سے مندرجہ بالا تینوں طرح کا پرانایام کال کے پرمان میں بھی بڑھتا جاتا ہے - ارتھات جتنے وقت تک پہلے پہل پرانایام ہوتا ہے - آہستہ آہستہ اس سے زیادہ وقت تک ہوتا ہے -

سنکھیا پرمان کال پرمان میں سانس بڑھ کر کتنے ہی سانسوں کا ایک سانس بن جاتا ہے - آج کے پرانایام میں اگر بارہ سانسوں کا ایک سانس ہے ارتھات قدرتی طور سے جو بارہ سانس لینے تھے - پرانایام کے بل سے ان کی جگہ ایک ہی سانس لیا گیا ہے - تو آہستہ آہستہ کچھ دنوں میں چوبیس سانسوں کا ایک سانس ہو جاتا ہے - اسی طرح ابھیاس سے ریچک پُورک اور کمبھک کا وقت بڑھتا جاتا ہے اور لمبا (گھڑی - پہر - دن - مہینہ - برس وغیرہ تک) اور سوکھشم (ہلکا) ہوتا چلا جاتا ہے

سوترا اکاون ——— چوتھا پرانایام

बाह्याभ्यन्तरविषयाक्षेपी चतुर्थः ॥

شوتر - باہیہ - آبھینتر - وِشے - آکھشیپی - چترتھاہا (۵۱)

ارتھ - (باہیہ - آبھینتر وِشے آکھشیپی) باہر اور اندر کے وشیوں کو پھینکنے والا

(چتر تھا) چوتھا پرانایام ہے۔

ارتھ - باہیہ اور آبھینتر (ریچک اور پورک کے وشیوں کو پھینکنے والا چوتھا پرانایام ہے کہا گیا۔ سانس کو باہر نکال کر باہر ہی روک دینا باہیہ کمبھک اور اندر لے جا کر اندر ہی روک دینا آبھینتر کمبھک کہا جاتا ہے۔ یہ چوتھا کمبھک پرانایام ہے۔ اس چوتھے پرانایام اور تیسرے پرانایام میں فرق یہ ہے۔ کہ تیسرے میں بنا ریچک یا پورک کے سانس کو جہاں کا تہاں روک دیا جاتا ہے۔ اور چوتھے میں پورک یا ریچک کے بعد سانس روکا جاتا ہے۔

خلاصہ اس طرح پرانایام چار طرح کا ہے۔ سانس کو اندر سے باہر کر کے پیٹ کو ہوا سے خالی کر دینے کا نام باہیہ ورتی یا ریچک پرانایام ہے۔ اور سانس کو باہر سے اندر لے جا کر پیٹ میں بھر دینا آبھینتر (پورک) کہلاتا ہے اور تیسرا استمبھ ورتی پرانایام یہ ہے۔ کہ ہوا نہ اندر لے جائے نہ باہر۔ جہاں کی تہاں روک دے۔ اور چوتھا باہیہ ابھینتر کمبھک پرانایام یہ ہے۔ کہ سانس کو جب باہر نکالے۔ تو باہر ہی سانس کو یتھا شکتی روک دے۔ یہ باہیہ کمبھک کہلاتا ہے۔ اور پھر جب اندر پیٹ میں بھرے تو اندر ہی روک دیوے۔ یہ اندرونی کمبھک ہے۔ یہ چوتھا پرانایام دیش کال اور سنکھیا کے بھید سے لمبا اور سوکھشم ہوتا ہے۔

پرانایام کا پورا گیان پراپت کرنے کے لئے ہماری تیار کردہ پستک پران کی مہما اور پرانایام کی ودھی کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ سوترکار پرانایام کی ودھی بتلا کر اب اس کا پھل کہتے ہیں

سوتر باون ——— پرانایام کا پھل

ततः क्षीयते प्रकाशावरणम्।

سوتر - تتہ - کھشی اتے - پرکاش آورنم

سوتر معہ ترجمہ (تتہ) اس سے ارتھات پرانایام سے (پرکاش آورنم) پرکاش کے پردہ (کھشییتے) ہٹ جاتا ہے - (۵۲)

ارتھ - پرانایام کے سدھ ہونے پر پرکاش (وویک گیان) پر پڑا ہوا (اگیان) کا پردہ ہٹ جاتا ہے -

ویاکھیا - انسان کے اندر جو ستوگن (گیان کا پرکاش) ہے - اس پر تموگن (اگیان) اور رجوگن (پرورتی) کا پردہ پڑ کر اسے ڈھانپ لیتا ہے - جس سے انسان آتم گیان کو بھول کر سنساری موہ مایا میں پھنس جاتا ہے - مگر پرانایام کے ابھیاس سے رج اور تم کا پردہ ہٹ کر ستوگن بڑھتا ہے - اور یوگی گیان مارگ میں ترقی کرتا ہے - جیسا کہ منوسمرتی (۶ - ۷۱) میں کہا ہے "جیسے آگ میں دھونکے ہوئے سونے وغیرہ دھاتوؤں کے مل جل جاتے ہیں - اسی طرح پرانایام سے اندریوں کے دوش جل جاتے ہیں - مطلب یہ کہ وویک گیان پر جو اودیا وغیرہ کلیشوں کا پردہ پرش کو سنسار میں پھنسائے ہوئے ہے - وہ پرانایام کے ابھیاس سے کمزور ہوتے ہوتے ہٹ جاتا ہے - اسی لئے کہا جاتا ہے - کہ پرانایام سے بڑھ کر کوئی تپ نہیں ہے - اس سے مل دھوئے جاتے ہیں اور گیان چمکتا ہے -

سوتر ترپن - پرانایام کا دوسرا پھل (لابھ)

धारणासु च योग्यता मनसः।

سوتر - دھارناسو چہ یوگیتا منساہا (۵۳)

پدارتھ (چہ دھارناسو) اور دھارناؤں میں (منسا - یوگیتا) من کی یوگیتا بڑھ جاتی ہے (۵۳)

ارتھ - اور دھارنا کا ابھیاس کرنے میں من کی یوگیتا (قابلیت) بڑھ جاتی ہے -

ویاکھیا - دھارنا چت کے ایکاگر کرنے کو کہتے ہیں - اس دھارنا کی یوگیتا پرانایام کے سدھ ہونے سے بڑھ جاتی ہے - اس سُوتر میں آئے دھارنا شبد میں پرتیاہار کو بھی شامل سمجھنا چاہیئے - کیونکہ پرتیاہار کے ابھیاس کے بعد ہی دھارنا کے ابھیاس شروع ہوتے ہیں - مطلب یہ کہ پرتیاہار اور دھارنا دونو کی یوگیتا پرانایام سے بڑھ جاتی ہے اور جہاں دھارنا کی جاتی ہے - وہیں من ستھر ہو جاتا ہے - اِدھر اُدھر نہیں ڈولتا - پرانایام کا بیان کر کے اب پرتیاہار کا ورنن کرتے ہیں -

سوتر چون ۵۴ —— پرتیاہار

स्वविषयासंप्रयोगेचित्तस्य स्वरुपानु कार
इवेन्द्रियाणां प्रत्याहारः॥

سُوتر - سوَوِشیا سمپر یوگے - چِتّسیہ سوروپ انُوکارہ - اِوہ - اندریانام پرتیاہار

پدارتھ - سووِشیا اسمپریوگے) اپنے وشیوں کے ساتھ سمبندھ نہ ہونے پر (اندریانام) اندریوں کا (چِتّسیہ) چت کے (سوروپ انُوکاراِوہ) سوروپ کا انُوکرن (نقل) سا کرنے لگنا - (پرتیاہارا) پرتیاہار ہے (۵۴)

ارتھ - اندریوں کا اپنے وشیوں کے ساتھ سمبندھ یا میل نہ ہونے پر چت کے سوروپ کی نقل سا بن جانا پرتیاہار ہے (۵۴)

ویاکھیا - پرتیاہار کہتے ہیں - پیچھے ہٹانے کو - یہاں اندریوں کا اپنے وشیوں سے پیچھے ہٹنا مراد ہے - اندریاں چت کے ماتحت ہو کر باہر کے وشیوں کو گرہن کرتی ہیں جب پرانایام کے ابھیاس سے چت باہر کی طرف سے رُک جاتا ہے - تو ساری اندریاں بھی رُک جاتی ہیں - ارتھات اپنے وشیوں سے پیچھے ہٹ جاتی ہیں - پس اندریوں کو جیتنے کے لئے چت کو جیتنے کی ضرورت ہے - چت کے باہیہ مُکھی ہونے سے ہی

اندریاں باہیہ بکھی ہوتی ہیں اور چت کے وشیوں سے ہٹ جانے سے اندریاں بھی ہٹ جاتی ہیں۔ اس طرح چت کے انترمکھ ہونے پر اندریوں کا بیرونی وشیوں سے ہٹ کر (ہٹاکر) چت کے سوروپ کی نقل سا بن جانا پرتیاہار کہلاتا ہے۔ نقل سا اس لئے کہ چت تو وشیوں سے ہٹ کر تتو کو ساکھشات کرتا ہے۔ مگر اندریاں صرف بیرونی وشیوں سے بمکھ ہوتی ہیں۔ چت کی طرح تتو کو گرہن نہیں کرتیں۔

خلاصہ جب اندریوں سے میل نہ رکھ کر چت سوروپ میں ستھت ہو۔ تب اس کی نرودھ اوستھا ہوتی ہے۔ چت کی اسی نرودھ اوستھا کی تقلید کر کے جب اندریاں اپنے اپنے وشیوں سے میل نہ رکھ کر رک جاویں۔ تو اس اوستھا کو پرتیاہار کہتے ہیں۔

سوتر پچپن ——— پرتیاہار کا پھل

तत: परमा वश्यतेन्द्रियाणाम

سوتر۔ تتہ پرما وشیتے اندریانام (۵۵)

پدارتھ۔ (تتہ) اس پرتیاہار سے (اندریانام) اندریاں (پرما) پورے طور سے (وشیتا) بس میں ہو جاتی ہیں (۵۵)

ارتھ۔ اس پرتیاہار کے سدھ ہونے پر اندریاں پوری طرح سے بس میں ہو جاتی ہیں۔ ویاکھیا۔ چت جب اندریوں کے وشیوں سے ہٹ کر سوروپ میں ایکاگر ہو جاتا ہے۔ تو پھر نہ چت وشیوں کی طرف جاتا ہے اور نہ اندریاں۔ اس طرح چت کا اندریوں سمیت وشیوں سے ہٹ جانا ہی اندریوں کا بس میں ہونا یا اندریوں کا... پورے طور پر جیتا جانا ہے۔ اور ایسے سادھک کو ہی جتیندریہ کہتے ہیں۔ یہ جتیندریتا (اندریوں کی جیت) پرتیاہار سے پراپت ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ مہاتما جیگیشویہ نے

کہا ہے - کہ چت کے ایکاگر ہونے سے اندریوں کا وشیوں میں بالکل نہ جانا ہی سچا اندریہ جے (اندریوں کا جیتنا) ہے۔

کریا یوگ - کلیش - کرموں کے وپاک - ان کا دکھ روپ ہونا ہیئے (دکھ ہیئے ہیتو (دکھ کا کارن) ہان (سوروپ ستھتی) اور ہان اُپائے نیز یوگ کے یم - نیم - آسن - پرانایام اور پرتیاہار - یہ پانچ انگ اس دوسرے سادھن پاد میں کہے گئے ہیں

ادم شم

سادھن پاد سمپورنم
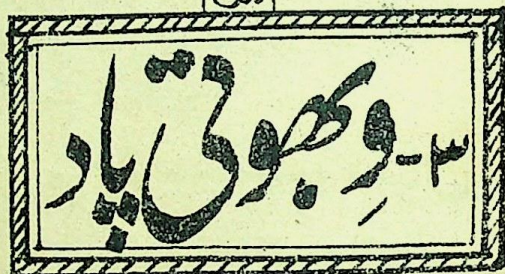
پہلے پاد میں یوگ (سمادھی یوگ) اور دوسرے میں اس کے سادھن بتلائے گئے ہیں - اب تیسرے پاد میں یوگ کی وبھوتیوں کا بیان کریں گے - جو کہ سنیم سے سدھ ہوتی ہیں - چونکہ دھارنا دھیان اور سمادھی - ان تینوں کے مجموعے کو سنیم संयम کہتے ہیں - اس لئے پہلے یوگ کے ان تینوں انگوں کا ہی بتدریج ورنن کرتے ہیں۔

سوتر پہلا —— دھارنا کا ورنن

देशबन्धश्चित्तस्य धारणा ।

سوتر - دیش بندھش چت اسیہ دھارنا

پدارتھ (چت اسیہ) چت کا (دیش بندھا) کسی دیش میں باندھنا (دھارنا) دھارنا کہلاتی ہے (۱)

ارتھ - چت کا کسی خاص دیش (ستھان) میں باندھنا دھارنا ہے۔

ویاکھیا - جب پرانایام کے ابھیاس سے چت ایکاگر ہو جاوے۔ تب اپنے جسم کے نابھی چکر میں ہردے کمل میں۔ بھرو مدھیہ (بھرکٹی) میں مورددھا (برہم رندھر) میں۔ ناک کے اگر بھاگ میں یا زبان کے اگر بھاگ وغیرہ ستھانوں میں یا کسی بیرونی وستو میں چت کو ستھر کرنا۔ ٹھیرانا۔ چت کی ورتی کو ایک جگہ لگا دینا ہی دھارنا کہلاتی ہے ارتھات جیسے کھونٹی سے پشو باندھا جاتا ہے۔ ویسے ہی کسی خاص ستھان یا وستو میں چت کا اس طرح باندھ دینا۔ کہ وہاں سے ہٹ کر کسی طرف نہ جا سکے۔ دھارنا ہے۔

دوسرا سوتر —— دھیان

तत्र प्रत्ययैकतानता ध्यानम्।

سوتر - تتر پرتیہ ئیک تانتا دھیانم (۲)

پدارتھ - (تتر) اس دھارنا میں (پرتییا) ورتی کی (ایک تانتا) ایکاگرتا (دھیانم) دھیان ہے (۲)

ارتھ - اس دیش میں (جس میں دھارنا کی ہے) ورتی کی ایکاگرتا دھیان ہے (۲)

ویاکھیا - جس ستھان میں چت کو باندھا لگایا یا ٹھیرایا ہے۔ اسی ستھان میں اس کی ورتی کا ایکاگر ہونا ارتھات ایک ہی طرح کی ورتی کا لگاتار بنے رہنا۔ کسی دوسری ورتی کا پیدا نہ ہونا دھیان کہلاتا ہے۔ ارتھات دھارنا کی پختگی کا نام ہی دھیان ہے مطلب یہ کہ دھارنا میں جس دیش وشیش (نابھی چکر وغیرہ) میں چت باندھا گیا ہے

اسی دھیئے میں گڑ جانا اور اس کے سوا دوسرے کسی دستے کا چت میں نہ رہنا دھیان ہے۔

تیسرا سوتر ——— سمادھی

तदेवार्थमात्रनिर्भासं स्वरूपशून्यमिव समाधिः।

سوتر ۔ تدیو آرتھم نربھاسم سوروپ شونیم ایو سمادھی (۳)

پدارتھ ۔ (تت ایو) وہی دھیان ہی جس میں (ارتھ ماتر نربھاسم) ارتھ ماتر بھاستا ہے (سوروپ شونیم ایو) سوروپ سے شونیہ سا (سمادھی) سمادھی کہلاتا ہے

ارتھ ۔ وہ دھیان ہی سمادھی کہلاتا ہے ۔ جب اس میں صرف ارتھ (دھیئے ماتر) ہی بھاستا ہے ۔ اور اس دھیان کا روپ شونیہ (گم) سا ہوتا ہے ۔ (۳)

ویاکھیا ۔ جب تک چت کی ایکاگرتا میں (۱) دھیاتا (دھیان کرنے والا) (۲) دھیان اور (۳) دھیئے (جس میں دھیان لگایا گیا ہے) یہ تینوں بھاستے ہیں ۔ تو وہ دھیان کہلاتا ہے ۔ مگر جب دھیان اتنا مضبوط ہو جاتا ہے ۔ کہ سوائے دھیئے کے کچھ نہیں بھاستا ۔ تو اس اوستھا کو سمادھی کہتے ہیں ۔ اگرچہ دھیان اس وقت بھی بنا رہتا ہے ۔ کیونکہ دھیان نہ ہو ۔ تو دھیئے کیسے بھاسے ؟ تو بھی وہ دھیئے میں ایسا مگن ہو جاتا ہے ۔ کہ گویا دھیان بھی شونیہ (گم) سا ہو جاتا ہے ۔ پس دھیان اور سمادھی میں یہ فرق ہے ۔ کہ دھیان میں دھیاتا ۔ دھیان اور دھیئے تینوں کا گیان یوگی کو رہتا ہے ۔ مگر سمادھی میں صرف دھیئے ماتر کا ہی پرکاش رہ جاتا ہے دھیاتا اور دھیان بھی رہتے ضرور ہیں ۔ مگر ان کا سوروپ گم سا ہو جاتا ہے مطلب یہ کہ دھیاتا دھیئے میں اتنا مگن ہو جاتا ہے ۔ کہ اسے اپنی سُدھ بُدھ نہیں رہتی ۔ اور وہ صرف دھیئے کے پرکاش میں ہی لین سا ہو جاتا ہے

سوتر چار —— سنیم کے لکشن

سوتر - ترئیم ایکتر سینماہا (۴) त्रयमेकत्र संयमः।

پدارتھ - (ترئیم) تینوں (ایکتر) ایک میں ملکر (سینماہا) سینم کہلاتے ہیں -

ارتھ - یہ تینوں (دھارنا - دھیان اور سمادھی) ایک ہی مل کر - ایک ہو کر سینم (संयम) کہلاتے ہیں -

ویاکھیا - مطلب یہ کہ جب دھارنا - دھیان اور سمادھی - تینوں کسی ایک استھان یا وشے میں لگتے ہیں - یعنی جس میں دھارنا ہے - اسی میں دھیان اور اسی میں سمادھی ہو - تو یوگ درشن کی اصلاح میں اسے سینم کرنا کہتے ہیں - آگے یوگ شاستر میں جہاں جہاں سینم شبد آویگا - اس کا مطلب دھارنا - دھیان اور سمادھی تینوں کی ایکتا سمجھنا چاہیئے -

پانچواں سوتر —— سینم کا پھل

سوتر - تجیات پرگیا لوکاہا (۵) तज्जयात् प्रज्ञालोकः।

پدارتھ (تت جیات) اس (سینم کے جیتنے سے) (پرگیا آلوکاہا) پرگیا کا پرکاش ہوتا ہے (۵)

ارتھ - اس (سینم) کے جیتنے ارتھات سدھ ہونے سے پرگیا (سمادھی گیان) کا پرکاش ہو جاتا ہے -

ویاکھیا - جیسے جیسے سینم ستھر یا درڑھ ہوتا جاتا ہے - ویسے ویسے سمادھی پرگیا کا پرکاش ہوتا جاتا ہے ارتھات دھارنا دھیان اور سمادھی ان تینوں سے کسی ایک وشے پر لگا سکنے کی قابلیت حاصل ہو جانے پر یوگی کی بدھی بالکل نرمل ہو

جاتی ہے - جس سے یوگی ایسے ایسے کام کرنے لگتا ہے - جو معمولی آدمیوں کو معجزے معلوم ہوتے ہیں - اور انہیں تعجب میں ڈال دیتے ہیں

چھٹا سوتر ــــــ سینم کا اپیوگ کیسے کرنا؟

سوتر - تسیہ بھومی شو وِنیوگا ۶

तस्य भूमिषु विनियोगः॥६॥

پدارتھ (تسیہ) اس کا (بھومی شو) بھومیوں میں (وِنیوگاہا) وِنیوگ ہوتا ہے (۶)

ارتھ - اس (سینم) کا بھومیوں میں وِنیوگ ہوتا ہے (۶)

ویاکھیا - سینم کرنے کی قابلیت ابھیاس سے بڑھتی ہے - ابھیاس برابر ایک ہی کام کے کرنے سے پورا ہوتا ہے - پہلے سب سے نیچے درجے کا ابھیاس کرے - اس کے بعد بتدریج اونچے درجے کا ابھیاس کرتا اور بڑھاتا جاوے - انہیں درجوں (حالتوں) کو یوگ درشن کی اصطلاح میں بھومی کہتے ہیں - وِنیوگ کا ارتھ لگانا یا کام میں لانا وغیرہ ہیں - مطلب یہ کہ یوگ کی شکتی جوں جوں یوگ کی بھومی میں لگائی جاتی ہے - تبھی وہ بڑھتی ہے - سمپر گیات سمادھی کی جو چار اوستھائیں سویتر کا - نروِتر کا - سوِچارا اور نروِچارا پہلے کہی گئی ہیں - وہی بھومی ہیں - ان میں پہلے ستھول سویتر کا میں سینم کر کے اس کو جیت کر پھر اس سے سوکشم نروِترک میں سینم کرنا چاہیئے - اسے جیت کر پھر سوِچارا میں اور سوِچارا کو جیت کر پھر نروِچارا سمادھی میں سینم کرے - اس طرح بتدریج ستھول کے بعد سوکشم میں سینم کرنے سے پرگیا کا پرکاش پورے طور سے ہوتا ہے

ساتواں سوتر ــــــ اندر کے سادھن

سوتر - ترئم - انترنگ پوروے بھیا ۷

त्रयमन्तरङ्गं पूर्वेभ्यः॥७॥

پدارتھ - (ترئم) یہ تینوں (پوروے بھیا) پہلوں سے (انترنگ) انترنگ ہیں

ارتھ - یہ تینوں (دھارنا - دھیان اور سمادھی) پہلوں کی نسبت انترنگ (اندرنی کے ساد ھن) ہیں (۷)

ویاکھیا - یوگ کے آٹھ انگوں میں سے پہلے پانچ (یم - نیم - آسن - پرانایام اور پرتیاہار) بیرونی انگ ہیں - کیونکہ وہ چیت کو شدھ کر کے یوگ کے قابل بناتے ہیں - اس لئے وہ یوگ کے ساکھشات سادھن نہیں ہیں - مگر دھارنا دھیان اور سمادھی - یہ تینوں انترنگ (اندرونی انگ) ہیں - اور یہ یوگ کے ساکھشات سادھن ہیں ساکھشات سادھن ہونے سے ہی ان تینوں کا وبھوتی پاد میں بیان کیا گیا ہے - جب کہ پہلے پانچ سادھن پاد میں کہے گئے ہیں -

سوتر آٹھ — نربیج سمادھی کا بیرونی انگ

سوتر - تدپی بہی رنگ نربیجسیہ (۸) तदपि बहिरङ्गं निर्बीजस्य (८)

پدارتھ (تداپی) تو بھی (نربیجسیہ انربیج کا (بہی رنگ) بیرونی انگ ہیں

ارتھ - یہ تو بھی مندرجہ بالا تینوں دھارنا - دھیان اور سمادھی (نربیج یا اسمپرگیات سمادھی کا بیرونی انگ ہیں - (۸)

ویاکھیا - مطلب یہ کہ دھارنا دھیان اور سمادھی یہ تینوں سمپرگیات یا سبیج سمادھی کے تو انترنگ (ساکھشات) سادھن ہیں - مگر اسمپرگیات ارتھات نربیج سمادھی کے لئے یہ بیرونی انگ ہی ہیں - سادھن ہیں ساکھشات سادھن نہیں ہیں کیونکہ اسمپرگیات یوگ کا ساکھشات سادھن تو پر ویراگیہ ہے (دیکھو ۱ - ۱۸) مطلب یہ اسمپرگیات یا نربیج سمادھی میں یہ تینوں بھی چھوٹ جاتے ہیں -

سوتر نواں — نرودھ پرنام

व्युत्थाननिरोधसंस्कारयोरभिभवप्रादुर्भावौ निरोधक्षणचित्तान्वयो निरोधपरिणामः ॥ ९ ॥

سوتر - ویوتھان : نرودھ - سنسکاریوہ : ابھی بھو پرادربھاوَو نرودھ کشن - چِتّ آنوَیو نرودھ پرینامہ (۹)

پدارتھ - (ویوتھان نرودھ سنسکاریو) ویوتھان کے اور نرودھ کے سنسکاروں کا (ابھی بھو پرادُربھاوَو) دبنا اور پرگٹ ہونا اور (نرودھ کشن چِت انویہ) نرودھ کال کے چت سمبندھ ہونا (نرودھ پرینامہ) نرودھ پرینام ہے

ارتھ - ویوتھان کے سنسکاروں کا دبنا اور نرودھ کے سنسکاروں کا پرگٹ ہونا ۔ نیز نرودھ کال کے چت سے جس کا سمبندھ ہے اُسے نرودھ پرینام کہتے ہیں ۔ دیا کھیا - ویوتھان کے ارتھ اسلئے چلن کئے ہیں ۔ یوگ درشن میں ویوتھان چت کی کشپت ۔ مُوڑھ اور وکشپت بھومیوں کو کہتے ہیں ۔ جب چت نرودھ ہوتا ہے یا ایکاگر ہوتا ہے ۔ تو یہ ویوتھان دب جایا کرتے ہیں ۔ یہ دونو ویوتھان اور نرودھ چت کے دھرم ہیں ۔ جس میں سے ایک کے پرگٹ ہونے پر دوسرا دب جایا کرتا ہے ۔ چت کے تین پرینام ہیں (۱) نرودھ پرینام (۲) سمادھی پرینام اور (۳) ایکاگرتا پرینام ۔ اس سوتر میں نرودھ پرینام کا لکشن بتلایا گیا ہے ۔ جب چت اور ویوتھان سنسکار دب جاتا ہے اور چت نرودھ ہوکر سنسکار ماتر رہ جاتا ہے چت کی اس بدلی ہوئی سنسکار ماتر رہی ہوئی اوستھا کو نرودھ پرینام کہتے ہیں مطلب یہ کہ چت کی ورتیوں کے وِشے بھوگوں میں پھنسے رہنے اور چنچل رہنے کو ویوتھان کہتے ہیں ۔ سمپرگیات سمادھی میں ویوتھان کے سنسکار دب جاتے ہیں ۔ اور نرودھ کے سنسکار پرگٹ ہوتے ہیں ۔ جو پرش کا ساکشاتکار کرا دیتے ہیں اور بیج سمادھی میں چت کی ساری ورتیاں بالکل رک جاتی ہیں ۔ اور کوئی پرتیتی

یہاں تک کہ ساکھشات کار کی پرتیتی بھی باقی نہیں رہتی - ویوتھان کی ساری ورتیاں اس وقت دب جاتی ہیں - اس وقت صرف ویوتھان کے سنسکار ہی باقی رہ جاتے ہیں - مگر نرودھ کے سنسکاروں کے پرگٹ ہونے سے وہ بھی دبنے لگتے ہیں۔ اس طرح نرودھ کے سنسکار چت پر پڑنے سے ویوتھان کے سنسکار دب جاتے ہیں - اس اوستھا میں چت کا جو سوروپ ہوتا ہے، اسے ہی نرودھ پرینام کہتے ہیں۔

سوتر دس - نرودھ پرینام میں چت کا سوروپ

तस्य प्रशान्तवाहिता संस्कारात् ॥ १० ॥

سوتر - تسیہ پرشانت واہتا سنسکارات ۔

پدارتھ (تسیہ) اس اوستھا میں چت کا (پرشانت واہتا) پرشانت بہنا (سنسکارات) سنسکار سے ہوتا ہے ۔

ارتھ - نرودھ کے سنسکاروں کے بڑھنے کی اوستھا میں ارتھات نرودھ پرینام میں چت کا پرواہ پوری شانتی سے بہنے لگتا ہے ۔

ویاکھیا - جب ویوتھان کے سنسکار بالکل دب جاتے ہیں اور نرودھ کے سنسکار بڑھ کر چت پر غلبہ پا لیتے ہیں ۔ تو چت کا سوروپ بھی ویسا ہی ہو جاتا ہے - اس اوستھا میں چت میں شانتی کا پرواہ لگاتار بہنے لگتا ہے ۔ جیسے دریا لگاتار بہتا

یاد رکھنا چاہیئے - کہ اگرچہ ایکاگرورتی کی نسبت کھشپت - مُوڑھ اور وکھشپت ویوتھان کی ورتیاں ہیں - مگر نرودھ کی نسبت سے یہ ایکاگر ورتی بھی ویوتھان ہی ہے کیونکہ ایکاگر ورتی میں بھی درشٹا درشیہ میں رہتا ہے نہ کہ سوروپ میں - سوروپ استھتی صرف نرودھ میں ہوتی ہے اس لئے اس سے پہلا سب ویوتھان ہے

ہے ۔ ویسے ہی نرودھ کے سنسکاروں سے چت کے ستھر ہو جانے پر شانتی کا
پرواہ چت میں بہنے لگتا ہے جس میں شانتی کی ہی لہریں ہوتی ہیں ۔

سُوتر گیارہ ——— سمادھی پرینام

सर्वार्थतैकाग्रतयोः क्षयोदयौ चित्तस्य स-
माधि परिणामः।

سُوتر ۔ سرب آرتھ تئی ۔ ایکاگرتیو ۔ کھشے اُدیو ۔ چتّ اسیہ ۔ سمادھی پرینام
پدارتھ ۔ (چت اسیہ سرب آرتھ تئی ۔ ایکاگرتیہ کھشے اُدیو) چت کی
سرب آرتھتا کا کھشے اور ایکاگرتا کا اُدے (سمادھی پرینام) سمادھی پرینام ہے
انوواد ۔ چت کی سرب آرتھتا ارتھات سب وشیوں میں چلائمان ہونا جب مٹ
جاتا ہے اور ایکاگرتا کا اُدے (ظہور) ہوتا ہے ۔ تب اس کا نام سمادھی پرینام
ہوتا ہے (۱۱)

ویاکھیا ۔ جس طرح سرب آرتھتا ارتھات سارے وشیوں میں چلائمان ہونا چت کا
دھرم ہے ۔ اسی طرح ایکاگرتا ارتھات ایک وشے میں ٹک جانا بھی چت کا دھرم
ہے ۔ سمادھی کے وقت ان میں سے پہلا دھرم چت کا دب جاتا ہے ۔ اور دوسرا
پرگٹ ہوتا ہے ۔ چت کے اس پرینام کا نام سمادھی پرینام ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ۔ مطلب یہ کہ جب چت کی ایسی اوستھا ہو جاوے ۔ کہ وہ ہر ایک وشے کی طرف
نہ جا کر کسی ایک بندو پر ایکاگر ہو جاوے تو چت کی اس ایکاگر اوستھا کا نام سمادھی
پرینام ہوتا ہے ۔

سوتر بارہ ——— ایکاگرتا پرینام

ततः पुनः शान्तोदितौ तुल्यप्रत्ययौ चित्तस्यैकाग्रता-
परिणामः ॥

سوتر - تتہ پُنہ شانتو اودتو - تُلیہ - پرتیہ یَو - چِتّسیہ ایکاگرتا پرنام

پدارتھ - (تتہ پُنہ) تب پھر (شانت اودتو) شانت اور اودے ہوئی (تُلیہ پرتیہ یو) سمان ورتیاں (چِتّسیہ) چِت کا (ایکاگریہ پرنامہ) ایکاگرتا پرنیام ہے۔

ارتھ - جب شانت ہوئی اور اُدے ہوئی ورتیاں ایک سمان ہو جاتی ہیں۔ تب چِت کی اس اوستھا کا نام ایکاگرتا پرنیام ہوتا ہے۔

ویاکھیا - جب دھیان کی ورتیاں بالکل دب جاتی ہیں۔ تب چِت ایکاگر ہوتا ہے۔ ایکاگرتا میں بھی چِت بدلتا ہے۔ مگر جس طرح ویوتھان میں ایک وستو کو چھوڑ کر دوسری میں دوڑتا ہے۔ اُسی طرح ایکاگرتا میں نہیں ہوتا۔ بلکہ جس ایک وِشئے (کیندر) میں ایکاگر ہوا ہے۔ اسی میں لگ جاتا ہے۔ چِت کے بدلنے کے باعث ورتیاں بدلتی تو ہیں مگر جیسی ورتی شانت ہوئی ہے۔ بار بار ویسی ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ حالت سمادھی کے قیام تک رہتی ہے۔ اسی کا نام ایکاگرتا پرنیام یا چِت کے ایکاگر ہونے کا پھل ہے۔ مطلب یہ کہ جب چِت ایکاگر ہو جاتا ہے۔ تو اس میں سب ورتیاں شانت ہو جاتی ہیں۔ اور جو نئی ورتیاں اٹھتی ہیں۔ وہ بھی شانت ہی ہوتی ہیں مانو شانتی کا ایک مہان ساگر ہے۔ جس میں شانتی کی ہی لہریں اٹھا کرتی ہیں اور شانتی اور شانتی کی لہروں میں کچھ بھید نہیں ہوتا۔

سوتر ۱۳ - دھرم لکشن اوستھا پرنیام

एतेन भूतेन्द्रियेषु धर्मलक्षणावस्थापरि-
णामा व्याख्याताः ॥

سُوتر۔ ایتین بھُوت اِندریےشُو۔ دھرم لکشن اوستھا پرینا وِیاکھیاتاہا

پدارتھ۔ (ایتین) اس سے ارتھات پہلے جو چِت کا پرینام کہا ہے اس سے (بھُوت اندرییشُو) بھُوتوں میں اور اندریوں میں (دھرم لکشن اوستھا پرینام) دھرم لکشن اور اوستھا پرینام (وِیاکھیاتاہا) ویاکھیا کئے گئے سمجھنے چاہئیں۔

ارتھ۔ اس سے (ارتھات چِت کے جو تین پرینام اوپر کہے گئے ہیں۔ ان سے پنچ بھُوتوں اور اندریوں میں بھی دھرم پرینام۔ لکشن پرینام اور اوستھا پرینام پھیلائے گئے سمجھنے چاہئیں (۱۳)

ویاکھیا۔ مطلب یہ کہ سوتر ۹ سے ۱۲ تک کے چار سوتروں میں جو چِت میں تین طرح کے پرینام کہ آئے ہیں۔ اسی طرح پانچوں بھُوتوں اور ساری اندریوں میں بھی تین پرینام ہوتے ہیں۔ جن کے نام دھرم پرینام۔ لکشن پرینام اور اوستھا پرینام ہیں چِت میں جو نرودھ پرینام۔ سمادھی پرینام اور ایکاگرتا پرینام کہ آئے ہیں۔ انہیں کو اس سُوتر میں دھرم پرینام۔ لکشن پرینام اور اوستھا پرینام کہا گیا ہے پہلے ہم مثال دے کر ان پریناموں کی اصلیت کو واضح کرتے ہیں اور تب پنچ بھُوتوں اور اندریوں میں ان تینوں کو الگ الگ کر کے دکھا دینگے۔

پہلے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ نہ استو وِدیہ تے بھاوو نہ ابھاوو وِدیہ تے ست ہا۔ ارتھات جو اَست (نفی) ہے۔ اس کی اُتپتی نہیں ہوتی۔ اور جو ستیہ ہے اس کا کبھی ناش نہیں ہوتا۔ Non-excistence cane never become excistence and excistence can never become non excistence

ایک حالت کے دوسری حالت میں بدلنے کے سوائے اس دنیا میں اور کچھ نہیں ہو رہا ہے۔ ایک ہی وستُو (مول پرکرتی) انیک حالتوں میں تغیر پذیر ہو رہی ہے۔ اس تبدیلی کا نام ہی دُنیا ہے۔

کمہار مٹی کا گولا بناتا ہے۔ پھر اس کے کرم क्रम حالت کو بدلتا ہے۔ تب وہ
گولا گھڑا بن جاتا ہے۔ اس طرح ایک ہی گولے سے کئی طرح کے برتن مختلف شکلوں
کے کرم ارتھات اوستھا کے بدلنے سے بن جاتے ہیں۔ مٹی سب برتنوں میں وہی ہے
اور ساری شکلیں اسی ایک مٹی کی ہیں۔ مٹی جوں کی توں بنی رہتی ہے۔ اور اس کی شکلیں
گھڑا وغیرہ بنتی اور بگڑتی رہتی ہیں۔ وہ مٹی (درویہ) دھرمی ہے۔ اور یہ گھڑا وغیرہ
مختلف شکلیں اس کے دھرم ہیں۔ ان میں سے ایک دھرم کا دبنا اور دوسرے کا پرگٹ
ہونا دھرمی (مٹی روپ درویہ) کا **دھرم پریںام** ہے۔ ارتھات دھرمی مٹی
ہے۔ اس میں کوئی پریںام (تغیر و تبدل) نہیں ہوا۔ بلکہ اس کے دھرم (شکل) میں پریںام
ہوا ہے۔ مٹی گولے کی شکل کو چھوڑ کر گھڑے کی شکل میں آئی ہے۔ اسکو دھرم پریںام کہتے ہیں
(۲) مگر یہ مٹی کا ایک نیا دھرم (گھڑا) سوائے مٹی کی ایک نئی شکل کے اور کچھ نہیں۔ اور یہ شکل
بھی پہلے ہی اس میں تھی۔ مگر پوشیدہ تھی۔ نئی ہم اس لئے کہتے ہیں۔ کہ اب پرگٹ ہوئی ہے۔
جیسے ایک کپڑے کو لپیٹ کر گیندسی بنائیں۔ تو اس کی لمبائی چوڑائی کی پہلی شکل اس
نئی شکل میں چھپ گئی ہے۔ مٹ نہیں گئی۔ ارتھات اس کا عدم نہیں ہو گیا
اس طرح جب ایک شکل پرگٹ ہوتی ہے۔ تو دیگر شکلیں اس میں چھپی رہتی ہیں اور وقت
پر وہی پرگٹ ہو جاتی ہیں۔ اسی طرح مٹی میں گھڑے کی شکل بھی پہلے ہی تھی۔ وہ مٹی
کے گولے میں مخفی تھی۔ اب اس کو پھیلانے سے پرگٹ ہوئی ہے۔ یہ اس چھپے ہوئے
دھرم (شکل) کا پرگٹ ہونا۔ دھرم کا **لکشن پریںام** ہے۔ اب کسی دھرم (شکل) کا
چھپا ہونا دو طرح سے ہوتا ہے (۱) یا تو وہ ابھی پرگٹ نہیں ہوتی۔ (۲) یا پرگٹ ہو کر پھر
مٹ گئی ہے۔ گھڑا جب تک پرگٹ نہیں ہوا۔ تب تک وہ **اناگت لکشن** پریںام ہے
ارتھات آگے پرگٹ ہوگا۔ جب پرگٹ ہو گیا تو **ورتمان لکشن** پریںام ہے۔ اور
ٹوٹ جانے پر **اتیت لکشن** پریںام ہوتا ہے۔ تینوں وقتوں میں گھڑے کی

شکل موجود ہے - اس کا عدم کبھی نہیں ہوا - پرگٹ ہونے سے پہلے - پرگٹ ہونے کے وقت اور ٹوٹ جانے کے بعد - یہ تینوں کال بھید سے اسی گھڑے کے تین لکھشن پرینام کہلاتے ہیں - یعنی اناگت لکھشن پرینام ورتمان لکھشن پرینام اور اتیت لکھشن پرینام

(۳) اب ورتمان لکھشن والے دھرم (شکل گھڑے وغیرہ) کی اوستھا کا بدلنا - نیا پرانا ہونا اوستھا پرینام ہے - جب گھڑا بن گیا - تو اس کا ورتمان لکھشن پرینام ہوا اب جوں جوں وہ پکتا ہے توں توں مضبوط ہوتا ہے - یہ اس کی اوستھا بدل رہی ہے - پھر وہ پکنے کے بعد آہستہ آہستہ بودا ہونا شروع ہوتا ہے - اور جتنا پرانا ہوتا ہے اتنا ہی کمزور ہوتا جاتا ہے - یہ ورتمان لکشن دھرم کا مضبوط اور کمزور ہونا اوستھا پرینام ہے - اس طرح ہر لحظہ وستو کا بڑھتے رہنا یا گھٹتے جانا اوستھا پرینام کہلاتا ہے - مطلب یہ کہ وستو کے گھٹنے بڑھنے کے لئے ہر لحظہ جو غائبانہ تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے وہ اوستھا پرینام ہے -

اس طرح دھرم کے (دھرمی کے نہیں) یہ تین پرینام (انجام) ہیں - ان میں سے دھرم پرینام اور لکھشن پرینام تو وستو کی اُتپتی کے وقت ہی ہوتا ہے - مگر اوستھا پرینام تب تک ہوتا رہتا ہے - جب تک وہ وستو بنی رہتی ہے - جو کچھ بھی تینوں گنوں سے بنا ہوا ہے - وہ سب پرینامی الرکتات تغیر پذیر ہے - ایک لحظہ بھی بنا پرینام (تبدیلی) کے نہیں رہ سکتا - کیونکہ گن چنچل سوبھاو والے ہیں - وہ کبھی شانت نہیں رہتے - اس لئے یہ گنوں سے بنا وشو جگت سدا بدلتا رہتا ہے - ایک طرح کا پرینام (تغیر) بننے کے لئے ہوتا رہتا ہے - اور دوسری طرح کا مضبوط ہونے اور ٹوٹنے کے لئے ہوتا رہتا ہے -

ان میں سے جس دھرمی (دروبیہ) کے یہ پرینام ہیں - وہ اپنے سارے پرینا موں میں سدا ساتھ رہتا ہے - جیسے مٹی کے گھڑے میں جو مٹی ساتھ ہے - وہی اس مٹی کے

گھڑے میں بھی ہے۔ پس جو کچھ اس مٹی سے بنیگا۔ مٹی ان سارے دھرموں میں ساتھ
رہیگی۔ مٹی اصلی وستو ہے۔ اور پرینام مصنوعی (مایاوی)

یہی دھرم - لکشن[2] اور اوستھا پرینام سوتر ۹ تا ۱۲ میں چت کی امپرگیات
اور سمپرگیات اوستھا میں دکھلائے ہیں کشپت۔ مُوڑھ اور وکشپت اوستھا
میں تو چت سب طرح کے وشیوں میں دوڑتا ہے۔ کسی ایک وشے پر ٹکا ہوا نہیں
رہتا۔ اس وقت چت کا سب وشیوں میں دوڑنا ارتھات ویُتھان دھرم ہے۔ اور
سمادھی میں چت ایک وشے میں ٹھہرتا ہے۔ ارتھات اس وقت ویُتھان دب جاتے ہیں اور
ایکاگرتا پرگٹ ہوتی ہے۔ یہ چت کی ایک اوستھا یا شکل کا دبنا اور دوسری کا پرگٹ ہونا دھرمی چت کا
دھرم پرینام ہے۔ جیسے گیارھویں سوتر میں سمادھی پرینام ارتھات سمپرگیات سمادھی کال میں ہونے
والا چت کا پرینام کہا ہے۔ چت جو جو شکل دھارن کرتا ہے وہ سب چت کا دھرم پرینام ہے
اس لئے سمادھی کال میں ہونے سے دھرم پرینام کو سمادھی پرینام کہا ہے۔ اب دھرم پرینام کے
ساتھ ہی لکشن پرینام کو بھی جان لینا چاہئے ارتھات ایکاگرتا جو پہلے اناگت روپ تھی۔ اب ورتمان
روپ (موجودہ شکل) میں آئی ہے۔ یہی اس ایکاگرتا روپ دھرم کا ورتمان لکشن پرینام ہے۔
اب ایکاگرتا پرگٹ ہوکر پہلے بلوان ہوتی جاتی ہے۔ اور اپنے اوج کو پہنچ کر
پھر سمادھی کے ٹوٹنے تک کمزور ہوتی جاتی ہے۔ یہ اس کی اوستھا (حالت) کا
بدلنا اوستھا پرینام ہے۔ جیسے بارھویں سوتر میں ایکاگرتا پرینام کہا ہے ارتھات
سمادھی کال میں جو ایکاگرتا پیدا ہوئی تھی۔ وہ ایکاگرتا اتنی دیر تک بنی رہی ہے پھر
جب چت نرودھ ہو جاتا ہے۔ رک جاتا ہے۔ تو اس وقت چت میں کوئی ورتی
نہیں رہتی۔ ایکاگرتا بھی نہیں رہتی۔ اس وقت ویُتھان کے سنسکار دبتے ہیں۔
اور نرودھ کے سنسکار بڑھتے ہیں۔ یہ ویُتھان کے سنسکاروں کا دبنا اور نرودھ
کے سنسکاروں کا پرگٹ ہونا۔ دھرمی چت کا دھرم پرینام ہے۔ جیسے سوتر ۹ میں

نرودھ پرینام کہا ہے - نرودھ کال میں ہونے والا جو چت کا دھرم پرینام ہے وہی نرودھ پرینام ہے - چت وتنو میں انوگت ارتھات دونو کے پیچھے چلنے والا ہے - دھرم پرینام کے ساتھ ہی لکھشن پرینام بھی جان لینا چاہیئے - نرودھ سنسکار جو پہلے اناگت (غائب) تھے - اب ورتمان (موجودہ شکل) میں ہوتے ہیں - یہی ان کا ورتمان لکھشن پرینام ہے - پھر نرودھ سمادھی کے ٹوٹنے تک جو چت میں انہیں سنسکاروں کے بلوان اور کمزور ہوتے ہوئے پرشانت پرواہ (شانتی کے پرواہ) کا بہنا ہے - یہ اس کا اوستھا پرینام ہے - جو سوتر دس میں کہا ہے۔

اس طرح چت میں یہ تینوں پرینام دکھلاتے ہیں - چت کی طرح ہی پنچ بھوتوں اور اندریوں میں بھی یہ تینوں پرینام (تغیر) ہوتے ہیں - بھوتوں میں جو اوپر مٹی اور گھڑے کی مثال دی ہے - اسی طرح اور مثالیں بھی جان لینی چاہئیں - بھوتک (مادی) جسموں میں بھی اسی طرح جاننا چاہیئے - گائے - گھوڑے وغیرہ کے جسموں کا بن جانا پہلے کی طرح بیتا یوگیہ دھرم پرینام اور لکھشن پرینام ہے - اور ان کے بچپن - کمار - جوانی - ادھیڑ پن اور بڑھاپا یہ اوستھا پرینام ہیں - اسی طرح اندریوں میں جیسے آنکھ سے نیلے وغیرہ رنگ کا دیکھنا - دھرمی (آنکھ) کا دھرم پرینام ہے دھرم کا ورتمان ہونا وغیرہ لکھشن پرینام ہے اور دیکھنے میں صاف پرتیت ہونا اور ناصاف پرتیت ہونا وغیرہ اوستھا پرینام ہیں - ان سارے پریناموں میں دَردیہ (دھرمی) وہی رہتا ہے - صرف اس کی حالت بدلتی ہے - اور اس کی حالت ہی پیدا ہوتی ہے اور نشٹ ہوتی ہے - دَردیہ نہ پیدا ہوتا ہے نہ نشٹ ہوتا ہے، سارا درشیہ جگت انگ الگ پرینام ماتر (تبدیلی محض) ہے - مول دردیہ (دھرمی) سب جگہ ستو - رجس اور تمس گن ہیں - جن کا تغیر و تبدیل، ارتھات گھٹنا بڑھنا اور قائم رہنا ہی سنسار کہلاتا ہے۔

خلاصہ۔ مطلب یہ کہ یہ سارا جگت انہیں تینوں گنوں کا دھرم پرینام، لکھشن پرینام اور
اوستھا پرینام روپ ہے۔ جب کوئی شکل بنتی ہے۔ تو دھرم پرینام اور وہ شکل پہلے
نہیں تھی۔ اب موجود ہے اور بعد میں پھر نہیں رہیگی۔ یہ لکھشن پرینام اور اس
شکل کے بننے اور بگڑنے میں جو تبدیلی لمحہ بہ لمحہ ہوتی رہتی ہے۔ وہ اوستھا پرینام ہے
یہ تینوں پرینام جیسے چت میں ہوتے ہیں۔ ویسے ہی بھوتوں اور اندریوں میں بھی ہوتے
ہیں۔ اب جس کے یہ تین طرح کے پرینام ہوتے ہیں۔ اس دھرمی کا لکھشن بتلاتے ہیں

سوتر چودہ —— دھرمی کے لکشن

शान्तोदिताऽव्यपदेश्यधर्मानुपाती धर्मी।

سوتر۔ شانت اُدِتا اویہ پدیشیہ دھرم انوپاتی دھرمی (۱۴)

پدارتھ۔ (شانت) گذرے ہوئے اوقات) ورتمان (زمانہ حال) اور (اویہ پدیشیہ) آگے آنے والے (دھرم انوپاتی)۔ دھرموں میں رہنے والا۔ (دھرمی) دھرمی کہلاتا ہے (۱۴)

ارتھ۔ گذرے ہوئے ورتمان (موجودہ) اور آگے آنے والے دھرموں میں گھومنے والا یا رہنے والا درویہ ہی دھرمی کہلاتا ہے۔

ویاکھیا۔ بیتے ہوئے۔ بنتے ہوئے اور آگے بننے والے ہر ایک گھڑے میں مٹی موجود ہے۔ اس لئے گھڑا دھرم اور مٹی (درویہ) دھرمی ہے۔ اسی طرح دھرمی مٹی کی جتنی بھی شکلیں بن چکی ہیں۔ بن رہی ہیں یا آگے بنینگی۔ وہ سب اس کے دھرم ہیں۔ مطلب یہ کہ دھرم وستو کے وشیش روپ (شکلیں) ہیں۔ اور دھرمی ان سب کا سامانیہ روپ درویہ ہے۔ جو ساری شکلوں میں موجود رہتا ہے۔ جیسے سونے کے سینکڑوں زیور بنائے جائیں۔ تو سونا سب میں سمان روپ سے موجود رہتا ہے

سب زیورات سونے کے ہی ہوتے ہیں ۔ اگرچہ اُن کے نام اور شکلیں الگ الگ ہوتی ہیں ۔ مگر ہیں سب سونا ہی ۔

اس طرح یہ بات ہماری سمجھ میں بیٹھ جاتی ہے ۔ کہ درویہ (وستو) کے دو روپ ہوتے ہیں ۔ ایک سامانیہ اور دوسرا وشیش ۔ وشیش دھرم ہے اور سامانیہ دھرمی ہے ۔ وشیش بھی اپنے اگلے وشیشوں میں دھرمی بن جاتا ہے ۔ جیسے روئی کا سوت بنا ۔ سوت کا کپڑا ۔ اور کپڑے کے کئی طرح کے لباس ۔ ان سب میں روئی دھرمی ہے اور سوت کپڑا اور لباس دھرم ہیں ۔ پھر کپڑا اور لباس دھرم ہیں اور سوت دھرمی ہے وغیرہ ۔

اب جو دھرم اپنا اپنا کام کر کے نشٹ ہو گئے ہیں ۔ جیسے گھڑا بن کر ٹوٹ گیا ہے اور پھر دھرمی مٹی میں مل گیا ہے ۔ وہ دھرم گذرے ہوئے یا شانت کہلاتے ہیں ۔ جو پرگٹ ہیں یعنی موجود ہیں ۔ جیسے گھڑا بنا ہوا موجود ہے ۔ وہ اُدِت یا ورتمان دھرم کہلاتے ہیں ۔ اور جو دھرم ابھی تک پرگٹ نہیں ہوئے ۔ بلکہ شکتی رُوپ سے دھرمی میں موجود ہیں ۔ جیسے مٹی میں گھڑا شکتی روپ سے موجود ہے ۔ مگر ابھی پرگٹ نہیں ہوا ۔ وہ اناگت یا آگے آنے والے دھرم کہلاتے ہیں ۔ ان تین طرح کے دھرموں میں جو انوگت (سامانیہ روپ سے سدا موجود) رہتا ہے ۔ وہ دھرمی ہے ۔ خلاصہ یہ کہ جس میں جو کچھ بن چکا ہے بنا ہوا ہے اور آگے بن سکتا ہے ۔ وہ سب اس کے دھرم ہیں اور وہ وستو دھرمی ہے ۔ ایک ایک دھرمی کے انیک انیک دھرم ہوتے ہیں ۔ جو کہ اپنے اپنے نمتوں سے پرگٹ ہوتے ہیں ۔ دھرمی کارن (معلول) ہوتا ہے اور دھرم اس کے کاریہ (علت) ہوتے ہیں

ایک دھرمی کے انیک دھرم کس طرح ہوتے ہیں یہ اگلے سوتر میں بتلاتے ہیں

سوتر پندرہ ــــــ کرم بھید سے انیک دھرم ہوتے ہیں

क्रमान्यत्वं परिणामान्यत्वे हेतुः।

سوتر - کرما نیتوم - پرینامان - انیتوے ہیتو (۱۵)

پدارتھ - (کرمانیتوم) کرم (क्रम) کا بھید (پرینام انیتوے) پرینام کے بھید میں (ہیتو) کارن ہے۔ (۱۵)

ارتھ - کرم (क्रम) سلسلے یا بتدریج کو کہتے ہیں۔ جیسے مٹی پہلے ڈھیلے روپ میں تھی۔ پھر سفوف کی شکل میں ہوئی - پھر گولا بنی - پھر گھڑا - گھڑا ٹوٹ کر پھر ٹھیکرا بنا۔ ٹھیکرا پھر چورن ہوا۔ اور اس کے بعد چورن کا کچھ اور ہی کرم (سلسلہ) جاری ہو جاتا ہے۔ اس طرح کرم کے بھید سے ایک ہی دھرمی کے انیک دھرم ہو جاتے ہیں۔ جو جس کے پیچھے ہوتا ہے۔ وہ اس کا کرم (क्रम) ہے۔ گولا مرتکا کو گھڑا بنا۔ تو گھڑا گولے کا کرم ہے۔

اس طرح لکھشن پرینام کے بھی انیک بھید کرم سے ہوتے ہیں۔ گھڑا پہلے نہیں تھا۔ اب موجود ہے۔ یہ گھڑے کا اناگت بھاو سے ورتمان بھاو کرم ہے۔ جب گھڑا ٹوٹ گیا۔ تو ورتمان بھاو سے اتیت بھاو کرم ہوا۔ اتیت (گذشتہ) ہو چکے کا آگے کوئی کرم نہیں ہوتا۔ کیونکہ جو وستو اتیت ہوئی ہے۔ وہ پھر ورتمان میں نہیں آتی۔ اس کی مانند دوسری وستو ہی پھر اس سے پرگٹ ہوتی ہے۔ ایسے ہی اوستھا پرینام کرم بھی ہوتے ہیں۔ جیسے نیا گھڑا آخر میں ایک دن بہت پرانا دکھائی دینے لگتا ہے۔ وہ ایک دن میں پرانا نہیں ہوا۔ بلکہ لمحہ بہ لمحہ بتدریج ہوتے ہوتے آج بہت پرانا دکھائی دینے لگا ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ پہلے دو پرینام (تغیر) تو دیر دیر بعد ہوتے ہیں مگر اوستھا پرینام لمحہ بہ لمحہ ہوتا ہے۔ اسی پرینام کے کارن جو وستو آج حفاظت سے رکھی گئی ہے وہ بھی بہت برسوں بعد اتنی بوڑھی ہو جاتی ہے۔ کہ ہاتھ لگتے ہی ٹوٹ جاتی ہے جیسے

میں بہت طرح کے مصالح لگا کر مردے کو محفوظ رکھنے کا رواج تھا ۔ چنانچہ ہزار ہزار سال کے محفوظ مردے وہاں موجود ہیں ۔ جو کہ اتنے بودے ہو گئے ہیں ۔ کہ ہاتھ لگتے ہی بھر جاتے ہیں ۔ یہ اوستھا پرینام ہے ۔ جو ہر لحظ وستو میں ہوتا رہتا ہے ۔

ہمیں یہ سمجھنا چاہیئے ۔ کہ اس سنسار کا مول کارن پرکرتی ہے ۔ پرکرتی تین گن روپ مہ تتو ۔ مہ تتو سے اہنکار ۔ آگے پنچ تن ماترا اور اس سے آگے پنچ مہابھوت ہیں آگے اداس کے آگے لاکھوں ۔ کروڑوں (اننت) پرینام ہوتے ہیں ۔ ان میں دھرمی مول پرکرتی ہے ۔ جو پرینامون میں سامانیہ روپ سے ہمیشہ موجود رہتی ہے اور نام اور روپ شکلیں اننت بنتی اور بگڑتی رہتی ہیں ۔ مطلب یہ کہ وستو میں تین کال میں تغیر و تبدیلی نہیں ہوتا ۔ وہ ایک رس بنی رہتی ہے ۔ پرینام ارتھات تغیر و تبدیل وستو کے دھرم یا آکار یا شکل میں ہوتے ہیں اور وہ کرم سے (بتدریج) اننت ہوتے ہیں ۔ اتنی بات سمجھ لینے سے موہ ارتھات اگیان کا ناش ہو جاتا ہے اور آتم گیان ہو کر سروپ میں استھتی ہوتی ہے ۔

اب یہاں سے آگے وبھوتیوں ارتھات سدھیوں کا بیان کرینگے ۔ پہلے تینوں پرینامون میں سنیم کرنے کی سدھی کو بتلاتے ہیں

سوتر سولہ ۔ پہلی وبھوتی ماضی و مستقبل کا گیان

परिणामत्रयसंयमादतीतानागतज्ञानम् ।

شوتر ۔ پرینام تریہ سنیمات اتیت اناگت گیانم (۱۶)

پدارتھ ۔ (پرینام تریہ سنیمات) تینوں پرینامون میں سنیم کرنے سے (اتیت اناگت گیانم) ماضی اور مستقبل کا گیان ہوتا ہے ۔ (۱۶)

ارتھ ۔ تینوں پرینامون میں سنیم کرنے سے گذشتہ اور آنے والی باتوں کا گیان

ہو جاتا ہے۔

وبھوتی پاد - یہاں سے ان وبھوتیوں (سدھیوں) کا بیان شروع ہوتا ہے جنہیں یوگی لوگ سنیم کرنے سے پراپت کر لیا کرتے ہیں۔ سنیم کرنے کا مطلب جیسا کہ پہلے بتلایا جا چکا ہے۔ دھارنا دھیان اور سمادھی سے آتم شکتیوں کا کسی ایک دشے میں مضبوطی سے لگا دینا ہے۔

وبھوتی یا سدھی کے امکان کو سمجھنے کے لئے اتیت (ماضی) اور اناگت (مستقبل) کا بھاو سمجھ لینا چاہیئے۔ انسان کے انتہ کرن میں چت ہی واسنا۔ سمرتی (حافظہ) اور سنسکاروں کا بھنڈار ہے۔ چت میں یہ سمرتی اور واسنا وغیرہ جنم جنمانتر سے ذخیرے یا بھنڈار کے روپ میں رہتے ہیں۔ سوکھشم شریر کی ستھول شریر کے ساتھ موت نہیں ہو جاتی۔ اس لئے ہزاروں لاکھوں سال بھی یہ جیو آتما کے ساتھ بنا رہتا ہے۔ اور اس لئے اتیت (زمانہ ماضی) کی سمرتی وغیرہ بھی اس میں بچی رہتی ہے۔ معمولی انسان انہیں جان نہیں سکتا۔ مگر سنیم کرنے سے یوگی کیلئے چت کی سمرتی وغیرہ کا پرانا بھنڈار اسی طرح پرتکھش ہو جاتا ہے۔ جیسے دنیا کی دیگر چیزیں

اناگت (آگے ہونے والی باتوں) کی ہستی پھل یا کاریہ روپ میں ہوتی ہے اور ان کا کارن منش کے زمانہ ماضی میں کئے گئے یا زمانہ حال میں کئے جا رہے کرم ہی ہوا کرتے ہیں۔ منش جتنے بھی کرم کرتا ہے۔ وہ سب سنسکار روپ میں چت میں منقش رہتے ہیں۔ اور انہیں کرم کی ریکھا کہتے ہیں۔ یوگی سنیم کے ذریعے چت کو ساکھشات کر کے انہیں اوسان کے ذریعے آئندہ ہونے والی بھلی بری باتوں کو اچھی طرح جان سکتا ہے۔ اس طرح ماضی اور مستقبل دونو کا گیان یوگی کو ہو جاتا ہے۔ اس میں کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔ ممکن یا ناممکن لفظ کا استعمال انسان اپنی قابلیت کو مد نظر رکھ کر کرتا ہے۔ ایک بلوان پرش کے لئے پچیس تیس من کا پتھر چھاتی پر رکھ لینا ممکن ہے

مگر کمزور کے لئے وہی کام ناممکن ہے۔ اس لئے معمولی انسانوں کو جو کام ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ یوگی کیلئے وہ کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔

چونکہ سنسار کے تینوں زمانوں میں ہونے والے سب پدارتھ دھرم پرینام لکھشن پرینام اور اوستھا پرینام۔ ان تینوں پرینا موں کے اندر ہی رہتے ہیں۔ اس لئے جب یوگی ان تین پرینا موں میں سنیم کرے گا۔ تو اس کو اس پدارتھ کا جس کے گیان کے لئے اس نے سنیم کیا ہے۔ ماضی اور مستقبل کا گیان ہو جاویگا کیونکہ مستقبل شکتی روپ سے ورتمان میں موجود رہتا ہے (جیسے بننے والا گھڑا مٹی میں شکتی روپ سے موجود ہے) ایسی حالت میں مستقبل کا گیان ہو جانے میں کیا تعجب ہے۔

سوتر ستارہ - دوسری بھوتی سب پرانیوں کی بولی کا گیان

शब्दार्थप्रत्ययानामितरेतराध्यासात्
संकरस्तत्प्रविभागसंयमात् सर्वभूत-
रुतज्ञानम्॥

شبدارتھ - شبد ارتھ پرتیہ یانام - اترے ترادھیاسات - سنکرس تت پروبھاگ سنیمات - سرب بھوت رت گیانم (۱۷)

پدارتھ - (شبد ارتھ پرتیہ یانام) شبد ارتھ اور گیان کے (اترے ترادھیاسات) پرسپر کے ادھیاس سے (سنکر) ابھید ہے (تت پروبھاگ سنیمات) ان کے وبھاگ میں سنیم کرنے سے (سرب بھوت رت گیانم) سب پرانیوں کے شبد (بولیوں) کا گیان ہوتا ہے۔ (۱۷)

ارتھ - شبد - ارتھ اور گیان - یہ تینوں ایک ہی دکھائی دیتے ہیں (مگر حقیقت میں الگ الگ ہیں) ان کے بھید (امتیاز) پر سنیم کرنے سے سب جیووں کی بولیوں کا گیان

ہو جاتا ہے ۔ (۱۷)

ویاکھیا ۔ شبد ۔ ارتھ اور گیان دراصل ایک نہیں الگ الگ ہیں ۔ جیسے گائے
ایک شبد ہے ۔ جسے ہم زبان سے بولتے ہیں ۔ اس کا ارتھ وہ ہے ۔ جو چار ٹانگوں
اور سینگوں وغیرہ والی ہوتی ہے ۔ اور جس کا ہم دودھ پیتے ہیں ۔ اور اس گائے
کا جاننا گیان ہے ۔ جو بدھی کا دھرم ہے ۔ مگر بیوہار میں ان تینوں کو ہم ایسا ملا دیتے
ہیں ۔ .. .. ۔ کہ ان میں کچھ بھید معلوم نہیں ہوتا ۔ جب کسی
سے کہا جاتا ہے ۔ کہ گائے لاؤ ۔ تو وہ وہی سینگوں والی وستو گائے جو ارتھ ہے اس
کا وایک (بتلانے والا جو گائے شبد ہے اور اس کا بتلانے والا گیان ۔ ان تینوں میں
بھید نہیں کرتا ۔ ارتھات یہ شبد ہے ۔ یہ ارتھ ہے اور یہ گیان ہے ۔ اس طرح کا
بھید بیوہار میں نہیں ہوتا ۔ اس لئے اگر کوئی پوچھے کہ اس کا کیا نام ہے تو ہم کہتے
ہیں " گائے " یہاں شبد کے لئے گائے بولا ہے ۔ جب گائے کے جسم کو بتلا
کر کہتے ہیں ۔ کہ یہ گائے ہے ۔ تو یہ ارتھ کے لئے گائے بولا گیا ہے ۔ یہ گائے
ہے ۔ ایسا جان کر جو گائے شبد بولا ہے ۔ یہ گیان کے لئے گائے شبد بولا گیا ہے
اس سے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ عام بیوہار میں انسان ان تینوں کے بھید کو نہیں جانتا مگر
حقیقتاً یہ تینوں الگ الگ ہیں ۔ جب یوگی شبد ۔ ارتھ اور گیان ان تینوں کو الگ
الگ کر کے اُن میں سینم کرتا ہے ۔ تو ان کے ساکھشاتکار ہونے پر سب جانداروں (جن
میں پشو پرندے وغیرہ بھی شامل ہیں) کا گیان اُسے ہو جاتا ہے ۔ یعنی اس جاندار
نے یہ شبد اس غرض سے بولا ہے ۔ اس بات کو یوگی جان لیتا ہے ۔ اس میں کوئی اچنبھے
کی بات نہیں ہے ۔ کیونکہ کئی عالم جنہوں نے اپنی عمر پشو پکھشیوں کا حال جاننے میں
گذاری ہے ۔ بہت سے پشو پکھشیوں کی بولی سمجھتے ہیں ۔ پھر یوگی کے لئے سینم کو
کے جان لینا تو بالکل معمولی بات ہے ۔

سُوتر اٹھارہ - تیسری وبھُوتی - پُورب جنم کا گیان

संस्कारसाक्षात्करणात्पूर्वजातिज्ञानम् ।

سُوتر - سنسکار ساکھشات - کرنات پُورب جاتی گیانم (۱۸)

پدارتھ (سنسکار ساکھشات کرنات) سنسکاروں کے ساکھشات کار کرنے سے (پُورب جاتی گیانم) پُورب جنم کا گیان ہوتا ہے (۱۸)

ارتھ - سنسکاروں پر سنیم کرنے سے پہلے جنموں کے حالات معلوم ہو جاتے ہیں

ویا کھیا - منش کا سوکھشم شریر جو من بدھی چیت اور اہنکار وغیرہ کا مجموعہ ہوتا ہے۔ مرنے کے بعد ستھول شریر کے نشٹ ہو جانے سے بھی نشٹ نہیں ہوتا سوکشم شریر میں چیت جنم جنمانتر کے ریکارڈ (ذخیرہ) کی شکل میں رہتا ہے۔ جس میں تین چیزیں ہوتی ہیں۔ سمرتی - واسنا اور سنسکار (۱) جنم جنمانتر کا پراپت گیان چت میں سمرتی (حافظ) رُوپ میں رہتا ہے (۲) کئے ہوئے بھلے بُرے کرم واسنا روپ میں چت میں رہتے ہیں (۳) اور جنم جنمانتر کے پڑے ہوئے پربھاو (Impressions) سنسکار کے روپ میں چت میں رہتے ہیں کئی بچے جن کے سنسکار اچھے ہوتے ہیں۔ اپنے پچھلے جنم کا حال بتا دیا کرتے ہیں۔ مگر جوں جوں بڑے ہوتے ہیں۔ ان کے انتہ کرن پر مایا اور موہ کا پردہ پڑنے لگتا ہے۔ اس کا پھل یہ ہوتا ہے۔ کہ پچھلے جنم کا چت روپی ریکارڈ (نوشتہ) ساتھ ہوتے ہوئے بھی وہ اسے پھر نہیں جان سکتے - مگر جب یوگی اس موہ مایا کے پردے کو یتھارتھ گیان اور چت کی شدھی سے ہٹا دیا کرتے ہیں۔ تب وہ چیت روپی ریکارڈ (تحریر) کو پڑھ کر اپنے پچھلے جنم کا حال معلوم کر لیتے ہیں اس سُوتر میں سمرتی واسنا اور سنسکار تینوں کے لئے ایک لفظ سنسکار ہی مستعمل ہوا

ہے اور سنسکار کو ساکشات کرنے کا مطلب ہو اودّیا اگیان کے پردے کو چت پر سے ہٹا دینا ہے۔

خلاصہ یہ کہ پچھلے جنموں میں جو جو کچھ کرم کئے ہیں۔ ان کے سنسکار (بیج روپ سے) چت میں جمع رہتے ہیں۔ ان سنسکاروں میں سینم کرنے سے یوگی جن جن کرموں سے وہ سنسکار پڑے ہیں۔ اُن اُن کرموں کو جان لیتا ہے۔ یہی پچھلے جنم یا جنموں کے حالات جاننا ہے۔ اب جیسے یوگی اپنے سنسکاروں کو ساکشات کرنے سے اپنے پچھلے جنموں کے حالات کو جان لیتا ہے۔ ویسے ہی دوسروں کے سنسکاروں کے ساکشات کرنے سے دوسروں کے گذشتہ جنموں کے حالات بھی جان لیتا ہے

سوتر اُنیس ۱۹ چوتھی بھوتی۔ دوسروں کے دل کی بات کا جاننا

سوتر۔ پرتیہ لیسیہ پرچت گیانم

प्रत्ययस्य परचित्तज्ञानम् ॥

پدارتھ (پرتیہ لیسیہ) پرتیہ ارتھات دوسرے کے چت یا بھاؤوں پر سینم کرنے سے (پرچت گیانم) دوسرے کے چت کا گیان ہو جاتا ہے (۱۹)

اردتھ۔ دوسرے کے چت پر سینم کرنے سے دوسرے کے چت (دل) کا حال معلوم ہو جاتا ہے۔ (۲۹)

Facial Expression (دیا یا جب کہ آکرتی ودیا) دیکھیا۔ وغیرہ کے جاننے والے الیگی ودوان بھی بہت سی باتیں دوسروں کے چت کی ان ودیاؤں کی مدد سے جان لیا کرتے ہیں۔ تب یوگی کے لئے دوسروں کے دل کی بات معلوم کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ یوگی کی شکتی جس سے وہ سینم کرتا ہے ان ودوانوں کی نسبت بہت بڑھی چڑھی ہوتی ہے۔ یوگی دوسرے آدمی کے چہرے

وِرکات یا آئیں سن کر پہلے اس کے چت کے بھاؤ کو جانتا ہے - اور پھر اس میں سنیم کر کے جان لیتا ہے - کہ اس کا چت دنیا میں رنگا ہوا ہے یا ویراگ رہتا ہے یوگی اس بات کو نہیں جاننا چاہتا کہ اس کا چت کس وشے (دھن یا استری وغیرہ) کی طرف لگا ہے - کیونکہ وشیوں میں پھنس جانے کے بھے سے وہ وشیوں میں سنیم نہیں کرتا -

سوتر ۲۱ - پانچویں وبھوتی - اپنے جسم کو چھپا لینا

कायरूपसंयमात्तद्ग्राह्यशक्तिस्तम्भे च-
क्षुः प्रकाशासंप्रयोगेऽन्तर्धानम्।

سوتر - کایہ روپ سنیمات - تدگراہیہ شکتی ستمبھے چکشُو پرکاشا- سمپریوگے - انتردھانم (۲۱)

شبدارتھ - (کایہ روپ سنیمات) کایا کے روپ پر سنیم کرنے سے (تدگراہیہ شکتی ستمبھے) اس کی گراہیہ شکتی کے رُک جانے پر (چکشو پرکاش اسمپریوگے) آنکھ کے پرکاش کا سمبندھ نہ ہونے کی وجہ سے (انتردھانم) انتردھان یا غائب ہونے کی سدھی پراپت ہوتی ہے - (۲۱)

ارتھ - کایا (شریر) کے روپ پر سنیم کرنے سے انتردھان ہو سکتے - نہ دکھائی نہ دینے ارتھات غائب ہو جانے کی شکتی (یوگی میں) آجاتی ہے - کیونکہ روپ پر سنیم کرنے سے اس کا گیان رک جاتا ہے - اور اس طرح پرکاش کے ساتھ آنکھ کا سمبندھ نہ رہنے سے یوگی انتردھان ہو جاتا ہے -

ویاکھیا - جہاں آنکھوں میں دیکھنے کی شکتی ہے - وہاں روپ والی چیزوں میں دکھائی دینے کی شکتی (گراہیہ شکتی) بھی ہوتی ہے - اگر یہ شکتی نہ ہو یا نہ رہے تو

پھر کوئی اس روپ والی وستو کو دیکھ نہیں سکتا ۔ یوگی اپنے پنچ بھوتک جسم کے روپ میں سنیم کرکے اس کی گراہیہ (شریر کے روپ میں دکھائی دینے والی شکتی) کو روک دیتا ہے ۔ جس سے وہ یوگی دوسروں کی آنکھوں کا نشے نہیں رہتا ۔ اس لئے سامنے کھڑا ہوا بھی وہ دوسرے کو دکھائی نہیں دیتا ۔ یہی یوگی کے انتردھان ہونے کی سدھی ہے ۔ اسی طرح یوگی اپنے شبد ۔ سپرش ۔ روپ رس ۔ گندھ میں سے کسی میں سنیم کرکے ان کی گراہیہ شکتی کو روک سکتا ہے ۔ تب اس کے پاس کھڑے ہوئے لوگ بھی اس کے شبد کو سن نہیں سکتے ۔ اس کو چھو نہیں سکتے ۔ وغیرہ

سوتر اکیس ۲۱ ۔ چھٹی سدھی ۔ موت کا گیان ہو جانا

सोपक्रमं निरुपक्रमं च कर्म तत्संयमाद्
परान्तज्ञानमरिष्टेभ्यो वा।

سوتر ۔ سوپ کرمم ۔ نروپ کرمم ۔ چ کرم ۔ تت سنیماد ۔ پرانت گیانم ارشٹے بھیو وا (۲۱)

شبدارتھ ۔ جو (سوپ کرمم) آرمبھ سہت (چ) اور جو (نروپ کرمم) ارمبھ رہت (کرم) کرم ہیں (تت سنیمات) ان میں سنیم کرنے سے (وا) اور (ارشٹے بھیہ) ارشٹوں سے (پرانت گیانم) موت کا گیان ہوتا ہے (۲۱)

ارتھ ۔ سوپ کرم اور نروپ کرم دو طرح کا کرم ہوتا ہے اس (کرم) میں سنیم کرنے سے موت کا گیان ہوتا ہے یا ارشٹوں (مخالف علامتیں) سے موت کا گیان ہو جاتا ہے ۔

دیاکھیا ۔ جن کرموں کا پھل عمر (آیو) ہے ۔ وہ دو طرح کے ہوتے ہیں ۔ ایک سوپ کرم جو اپنا کرم کر رہے ہیں ارتھات بہت کچھ پھل دے چکے ہیں ۔ اور کچھ ابھی باقی ہے دوسرے نروپ کرم جن کا کام ابھی شروع ہی ہوا ہے ارتھات جو تھوڑا پھل دے چکے ہیں اور زیادہ پھل دینا باقی ہے ۔ ان دونوں طرح کے کرموں میں سنیم کرنے سے یوگی کو پتہ لگ جاتا ہے ۔ کہ کتنے کرم ابھی ...

پھل دینے والے باقی ہیں اور کتنی مدت میں پھل دینگے ۔ اس سے یوگی کو اپنی موت کا پتہ لگ جاتا ہے ۔ ارتھات اُسے یہ معلوم ہو جاتا ہے ۔ کہ اس کی عمر ابھی کتنی باقی ہے یا ارِشٹوں کے دیکھنے سے بھی موت کا علم ہو جاتا ہے ۔ ارِشٹ تین طرح کے ہوتے ہیں (۱) آدھیاتمک ۔ جب انسان انگلیوں سے کانوں کے سوراخوں کو بند کر کے ۔ اندر کی آواز کو نہیں سُنتا یا آنکھوں کو ہاتھوں سے ڈھانپنے یا بند کرنے پر روشنی کے ذرات نہیں دیکھتا ۔ تو یہ آدھیاتمک ارِشٹ ہے (۲) آدھی بھوتک ۔ جب اچانک اپنے سامنے کھڑے ہوئے اپنے مرے ہوئے رشتہ داروں وغیرہ کو صاف صاف دیکھتا ہے ۔ تو یہ آدھی بھوتک ارِشٹ ہے (۳) اور جب اچانک سدھوں کو یا آکاش کے تاروں کو الٹ پلٹ دیکھتا ہے ۔ تو یہ آدھی ۔۔۔ دَیْوِک ارِشٹ ہے ۔ ان ارِشٹوں سے یوگی جان لیتا ہے ۔ کہ اس کی موت نزدیک ہے ۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ موت کے وقت آدمی کا سوبھاؤ ہی بالکل اُلٹا ہو جاتا ہے ارتھات کنجوس یکا یک سخی بن جاتا ہے ۔ ناستک یکا یک پرماتما کا بھگت بن جاتا ہے وغیرہ ۔

پہلا ارتھات سینم سے ہونے والا موت کا گیان تو صرف یوگی کو ہی ہوتا ہے ۔ مگر دوسرا ارِشٹوں کے ذریعے یوگی ایوگی دونو کو موت کا گیان ہوتا ہے ۔ تو بھی یوگی کو ایوگی کی نسبت ارِشٹوں سے زیادہ یقینی گیان ہوتا ہے ۔ ارتھات اس کے گیان میں بھول نہیں ہوتی ۔ اس لئے یہاں اس کا ذکر کیا گیا ہے

سوتر بائیس۲۲ ۔ ساتویں سدھی سنسار کا کلیان

سوتر ۔ میتری آدی شو بلانی (۲۲) मैत्र्यादिषु बलानि।

شبدارتھ ۔ (میتری آدی شو) میتری آدی میں سینم کرنے سے (بلانی) بل پراپت ہوتا ہے (۲۲)

ارتھ - میتری - کرونا اور مُدِتا - ان تینوں میں سنیم کرنے سے بل پراپت ہوتا ہے۔
وِیاکھیا - پہلے پاد کے سوتر ۳۳ میں میتری - کرونا - مُدتا اور اپیکشا - ان
چار بھاوناؤں کا ذکر کیا گیا ہے - ان میں سے پہلی تین میں سنیم ہو سکتا ہے اور تھات
میتری (سُکھی پرشوں میں) کرونا (دُکھیوں میں) اور مُدِتا (دھرماتماؤں میں) ان تینوں
میں ساکھشات کار تک سنیم کرنے سے یوگی کا میتری بل - کرونا بل اور مُدتا بل اتنا بڑھ
جاتا ہے۔ کہ وہ اس سنسار کا بہت بڑا کلیان کر سکتا ہے ارتھات وہ جس کو سُکھی بنانا
چاہتا ہے۔ میتری بل سے ان کو سُکھی بنا دیتا ہے - جن کے دُکھ دُور کرنا چاہتا ہے
کرونا بل سے ان کے دُکھ دور کر دیتا ہے اور مُدتا کے بل سے وہ سب جیووں کو
پرسن کر سکتا ہے - چوتھی بھاونا جو اپیکھشا ہے - اس کا مطلب پاپیوں سے
بے تعلق رہنا ہے - سو یہی یوگی چاہتا ہے - اس لئے اپیکھشا میں سنیم کی ضرورت
نہیں - کیونکہ یوگی کسی بھی پاپ کے رشتے میں سنیم نہیں کرنا چاہتا۔

سوتر تیئیس - آٹھویں سدھی - بل کی پراپتی

سوتر - بلیشو ہستی بل ادینی

बलेषु हस्तिबलादीनि

شبدارتھ - (بلیشو) بلوں میں سنیم کرنے سے (ہستی بل ادینی) ہاتھی وغیرہ کے
بل پراپت ہوتے ہیں (۲۳)

ارتھ (ہاتھی وغیرہ کے) بلوں میں سنیم کرنے سے ہاتھی وغیرہ کا بل پراپت ہوتا ہے
وِیاکھیا - مطلب یہ کہ یوگی جس کے بل پر ہمہ تن ہو کر ساکھشات کار تک سنیم کرتا ہے
اُسی کے بل کو پراپت کر لیتا ہے - مثلاً یوگی اگر ہاتھی کے بل پر سنیم کرے تو ہاتھی کا بل
پراپت کر سکتا ہے - گرڑ (پکشی) کے بل پر سنیم کرنے سے گرڑ کا بل پراپت کر سکتا
ہے - اور ہوا کے بل پر سنیم کرنے سے ہوا کا بل یوگی میں آ جاتا ہے - یم نیم وغیرہ

کا پالن کرے کہ جس میں برہم چریہ وغیرہ سب ودبل کے بڑھانے والے نیم ہیں۔ یوگی خود ہی بے حد بلوان ہوتا ہے۔ پھر سنیم کے نتیجہ اس کے لئے اور بھی بل بڑھا لینا کیا مشکل ہے

سوتر پچیس - نانویں سدھی - دور کی وستو کا گیان

प्रवृत्त्यालोकन्यासात्सूक्ष्मव्यवहितविप्रकृष्टज्ञानम्

سوتر - پرورتی آلوک نیاسات - سوکشم ویوہت - وپر کرشٹ گیانم

شبدارتھ (پرورتی آلوک) جیوتش متی پرورتی کا پرکاش (نیاسات) ڈالنے یا سنیم کرنے سے (سوکشم ویوہت) سوکشم (بہت باریک) آڑ میں رہنے والی اور (وپر کرشٹ) دور کی وستو کا (گیانم) گیان یوگی کو ہو جاتا ہے (۲۵)

ارتھ - جیوتش متی پرورتی کو کام میں لانے سے سوکشم، گپت (مخفی) اور دور دور کی چیزوں کا گیان یوگی کو ہو جاتا ہے۔ (۲۵)

ویاکھیا - پہلے پاد کے سوتر ۳۶ میں جیوتش متی پرورتی کا بیان کیا گیا ہے۔ اگر اس پرورتی کے پرکاش کو یوگی سنیم کے ذریعہ کسی سوکشم (پرمانو وغیرہ) پر ڈالتا ہے۔ تو وہ اسے پرتیکش ہو جاتی ہے۔ ایسے ہی کسی آڑ میں رہنے والی جیسے زمین میں دبی ہوئی وستو یا دیوار کی آڑ میں یا اپنے جسم کے اندر جو کچھ ہے وغیرہ پر ڈالتا ہے تو وہ بھی دکھائی دینے لگتی ہے۔ اسی طرح دور کی چیزیں بھی جن کو مادی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ یوگی کو پرتیکش ہو جاتی ہیں۔

سوکشم پوشیدہ (آڑ میں رہنے والی) اور دور کی وستو۔ یہ الفاظ مادی آنکھوں کی قابلیت کو مدنظر رکھ کر ہی بتائے گئے ہیں۔ آنکھوں کی روشنی کے لئے دیوار یا انسانی جسم وغیرہ رکاوٹ ہے۔ اور وہ آنکھ کی روشنی کو روک لیتے ہیں۔ اس پار نہیں جانے دیتے۔ مگر ایسی بھی روشنیاں ہیں۔ جن کے لئے جسم وغیرہ رکاوٹ نہیں ہیں جیسے ایکس ریز (X - Ray) جب یوگی اتنا شکتی شالی بن جاتا ہے کہ من اور چت وغیرہ سے اسی طرح کام لے سکے

جیسا کہ آنکھوں سے لیا جاتا ہے۔ تب اس کے لئے جسم اور دیوار وغیرہ کی روکاوٹ نہیں رہا کرتی۔ اور اُسے سوکھشم (پرمانوؤں تک) دُور اور آڑ میں ہونے والی چیزوں کا گیان ہو جاتا ہے۔

سوتر چھبیس ۲۵ - دسویں وبھوتی - کروں کا گیان

سوتر - بھون گیانم سوریئے سینمات

भुवनज्ञानं सूर्ये संयमात

شبدارتھ - سوریئے سینمات (سورج میں سنیم کرنے سے) بھون گیانم (بھونوں کا گیان) ہوتا ہے (۲۵)

ارتھ - سورج میں سنیم کرنے سے بھیتوں ارتھات لوکوں یا کروں کا گیان ہوتا ہے

ویاکھیا - سورج کی روشنی میں ساکھشاتکار تک سنیم کرنے سے یوگی کو سارے لوکوں کا گیان ہو جاتا ہے۔ سوتر ۲۴ میں ساتوک پرکاش سے گیان ہونا کہا ہے۔ اور اس سوتر میں مادی پرکاش سے یہ دونوں میں فرق ہے

جسم کے اندر جو ریڑھ کی ہڈی ہے۔ اُسے سوشمنا (ذھرو) اور اس کے دائیں بائیں کی ناڑیوں کو ایڈا اور پنگلا کہتے ہیں۔ انہیں کے دوسرے نام دھرو، چندر اور سوریہ ہیں۔ ان ناڑیوں میں سے سورج ناڑی میں سنیم کرنے سے سورج سمبندھی تمام لوکوں کا گیان یوگی کو ہو جاتا ہے۔ اگر بے تار برقی کے اصول کو سمجھ لیا جاوے۔ تو یہ بات بھی کچھ تعجب کی نہیں رہتی۔

سوتر چھبیس - گیارھویں سدھی - تارامنڈل کا گیان

سوتر - چندرے تارا ویوہ گیانم

चन्द्रे ताराव्यूहज्ञानम्

شبدارتھ (چندرے) چاند میں سنیم کرنے سے (تارا ویوہ گیانم) کہکشوں یا تاروں کا

گیان ہو جاتا ہے۔

ارتھ۔ ایسے ہی چاند میں سینم کرنے سے سب تاروں (نکھشتروں) کی ستھتی (قیام) کا ٹھیک ٹھیک گیان ہو جاتا ہے۔

ویاکھیا۔ سورج کی روشنی سے تاروں کا تِج مات ہو جاتا ہے۔ اس لئے سورج میں سینم سے تاروں کا گیان نہیں ہو سکتا۔ پس ان کے گیان کے لئے چندرما میں سینم کرنے کی ضرورت ہے

سوتر ستائیس۔ بارھویں سدھی۔ گتی گیان

سوتر۔ دھروے تدگتی گیانم
ध्रुवे तद्गतिज्ञानम् ।

شبد ارتھ۔ (دھروے) دھرو میں سینم کرنے سے (تت گتی گیانم) ان کی گتی کا گیان ہوتا ہے۔ (٢٧)

ارتھ۔ دھرو تارا میں سینم کرنے سے ان کی گتی (رفتار) کا گیان ہوتا ہے۔

ویاکھیا۔ دھرو تارے میں سینم کرنے سے ہر ایک تارے کی گتی (رفتار) کا گیان یوگی کو ہو جاتا ہے۔ ارتھات اتنی رات میں یہ تارا فلاں راشی فلاں نکھشتر میں جائیگا

سوتر ٢٦ اور ٢٧ کی ویاکھیا

ان سوتروں میں سورج۔ چاند اور دھرو کے ارتھ مادی سورج چاند اور دھرو بھی ہو سکتے ہیں۔ ارتھات ان میں سینم کرکے یوگی سمتی بھی حسبِ ضرورت لوگوں چندر سمبندھی نکھشتروں اور تاروں کی رفتار کا گیان حاصل کر سکتا ہے۔ مگر ان کا تحقیقی مطلب ان سورج چاند اور دھرو وغیرہ سے ہے۔ جو ہمارے جسم کے اندر موجود ہیں۔ جسم میں تین ناڑیاں ایڈا۔ پنگلا اور سشمنا ہیں۔ ان میں سے بائیں طرف کی ناڑی کو ایڈا ارتھات چندر ناڑی اور دائیں طرف کی ناڑی کو پنگلا ارتھات سورج ناڑی کہتے ہیں۔ اور ان دونو کے درمیان

کھڑی ناڑی ہے۔ یہ مدد کی ہڈی سے ہوکر گئی ہے۔ سوشمنا یا دھرو کہلاتی ہے۔ کس طرح ان
میں سنیم کرنے سے لوک لوکانتروں اور نکشتروں کی گتی کا گیان ہوتا ہے۔ اس کے سمجھنے
میں جسم کی ناڑیوں کے اصول کو سمجھنے سے آسانی ہوتی ہے۔ منش شریر برہمانڈ کا سنکشیپ
روپ ہے۔ پنڈ سے برہمانڈ ہے۔ اس لئے بہت سے لوگ اس شریر کو بھی کہتے ہیں
اور شریر ہی برہمانڈ کو بھی۔ سوشمنا ناڑی جسم کی مکھیہ ناڑی ہے اور جتنے بھی سورج وغیرہ
چکر ہیں۔ وہ سب اسی میں ہیں۔ اس لئے اس ناڑی میں سنیم کرنے سے سارے
جسم کا بھی گیان ہو جاتا ہے اور جسم کے باہر وہاں کا بھی۔ جسم کے اندر کے گیان میں
سب ناڑیاں نکشتروں کی جگہ ہیں۔ اور ان کی گتی وغیرہ کا بھی گیان ہو جاتا ہے

سوتر اٹھائیس۔ تیرھویں سدھی۔ جسم کی بناوٹ کا گیان

سوتر۔ نابھی چکرے کائے ویوہ گیانم

नाभिचक्रे कायव्यूहज्ञानम्॥

شبدارتھ (نابھی چکرے) نابھی چکر میں سنیم کرنے سے (کائے ویوہ) جسم کی بناوٹ کا (گیانم) گیان ہوتا ہے۔ (۲۸)

انوارتھ۔ نابھی چکر میں سنیم کرنے سے جسم کی بناوٹ کا گیان ہوتا ہے (۲۸)

ویاکھیا۔ جسم وات پت اور کف تین دوشوں اور سات دھاتوں کا بنا ہے۔ نابھی مرکز کہا ہے
یا جسم کا مرکز ہونے سے نابھی، نابھی چکر کہلاتا ہے۔ اسے سورج پور یا شریر چکر بھی کہتے
ہیں۔ اس جگہ سارے جسم کی ناڑیاں آکر جڑتی ہیں۔ اس لئے اس جگہ میں سنیم کرنے
سے یوگی کو سارے جسم کا کہ وہ کس طرح سے تین دوشوں اور سات دھاتوں
سے بنتا ہے۔ پتہ لگ جاتا ہے۔

سوتر انتیس ۲۹۔ چودھویں سدھی۔ بھوک پیاس کا نہ لگنا

कण्ठकूपे क्षुत्पिपासानिवृत्तिः॥

سوتر ۔ کنٹھ کوپے کشت پپاسا نورتی ہی (۲۹)

شبدارتھ ۔ (کنٹھ کوپے) کنٹھ کوپ میں سنیم کرنے سے (کشت پپاسا) بھوک پیاس کی (نورتی) نورتی ہو جاتی ہے (۲۹)

ارتھ ۔ کنٹھ کوپ میں سنیم کرنے سے بھوک پیاس کی نورتی ہو جاتی ہے

ویاکھیا ۔ زبان کے نیچے سوت کی مانند ایک نس ہے ۔ اس کے نچلے حصے میں گلا اور گلے کے نچلے حصے میں کوپ ہے ۔ ارتھات گھنڈی کے نیچے گلے میں جو گڑھا ہے ۔ وہاں اُدان وایو رہتی ہے ۔ جو کھائے ہوئے انّ وغیرہ کو معدے میں پہنچاتی ہے اور جب معدہ خالی ہو جاتا ہے ۔ تو اس کی خبر بھی یہی اُدان وایو دیتی ہے ۔ اس جگہ سنیم کرنے سے اُدان کا کام رک جاتا ہے ۔ جس سے وہ بھوک پیاس کی خبر نہیں دے سکتی ۔ اور جب تک خبر نہ ہو ۔ یوگی بھوک پیاس کی چنتا سے چھوٹا رہتا ہے ۔ اس لئے جب تک یوگی اس میں سنیم کئے رہے گا ۔ تب تک بھوک پیاس نہ ستا سکیگی ۔

سوتر ۳۰ ۔ پنڈ میں بھوتی ۔ چت کی ایکاگرتا

कूर्मनाड्यां स्थैर्यम्।

سوتر ۔ کورم ناڑیام ستھیریم (۳۰)

شبدارتھ (کورم ناڑیام) کورم ناڑی میں سنیم کرنے سے (ستھیریم) ستھرتا پراپت ہوتی ہے ۔ (۳۰)

ارتھ ۔ کورم ناڑی میں سنیم کرنے سے ستھرتا (چت کی ایکاگرتا) پراپت ہوتی ہے

ویاکھیا ۔ کنٹھ کوپ کے نیچے چھاتی میں جو کچھوے کی شکل کی ناڑی ہے ۔ اس میں سنیم کرنے سے یوگی کا چت ستھر ہو جاتا ہے یا جب چاہے وہ سانپ یا گوہ کی طرح اپنے جسم کو ایسا اکڑا سکتا ہے کہ اسے کوئی ہلا نہیں سکتا ۔

سوتر اکتیس - سولھویں بھوتی - سدھوں کے درشن

मूर्धज्योतिषि सिद्धदर्शनम्।

سوتر - مُوردھ جیوتی شی سدھ درشنم (۳۱)

شبد ارتھ - (مُوردھ جیوتی شی) مُوردھا کی جیوتی میں سینیم کرنے سے (سدھ درشنم) سدھوں کے درشن ہوتے ہیں

ویاکھیا - سر کی کھوپڑی میں جو برہم رندھر نامی چھیدر ہے - اس کے اندر جو درخشاں چمکتی ہوئی جیوتی ہے - اس میں سینیم کرنے سے سدھوں کے درشن ہوتے ہیں - جو پُرش سدھی پراپت کر کے خلا میں وچرتے ہیں - اور سادھارن آدمیوں کو دکھائی نہیں دیتے - ایسے سدھ پُرشوں کو یوگی مُوردھ جیوتی میں سینیم کر کے دیکھ سکتے ہیں

سوتر بتیس - ستارھویں وبھوتی - سب کچھ جان لینا

सूत्र - پراتی بھادوا سرؤم

प्रातिभाद्वा सर्वम्।

شبد ارتھ (پراتی بھات - وا) یا پراتبھ گیان سے (سرؤم) سب کچھ جان لیتا ہے

ارتھ - یا پراتبھ گیان (اندر کے گیان کے ابھرنے سے) یوگی سب کچھ جان لیتا ہے

ویاکھیا - پراتبھ یعنی ابھرنا "Intuitional insight" کہتے ہیں - ارتھات وہ گیان جو اپنے آپ اندر سے (آتما کی اندرونی شکتی سے) پیدا ہوتا ہے - یہ گیان تب پیدا ہوتا ہے - جب آتما پرکرتی کے جال سے چھوٹ جاتا ہے - اور اپنے اندر سے گیان پراپت کرتا ہے - کسی اندرونی یا بیرونی سادھن کی اُسے ضرورت نہیں رہتی - ایسی حالت حاصل ہو جانے پر اس کے لئے بنا کسی رکاوٹ کے سب کچھ پرکیش ہو سکتا ہے - مطلب یہ کہ وویک گیان کے اُدے ہونے سے یوگی کے

چت کا پرابتھ (اندرونی) گیان ایسا نرمل ہو جاتا ہے۔ کہ اس سے یوگی جو کچھ جاننا چاہیے
جان سکتا ہے۔

سوتر تینتیس - اٹھارھویں بھوتی - چت کا گیان

سوتر - ہردیے چت سموت

हृदये चित्तसंवित्।

شبدارتھ (ہردیے) ہردے میں سنیم کرنے سے (چت سموت) چت کا گیان ہوتا ہے۔
ویاکھیا - ہردے (دل) کمل کی شکل کا ایک پنڈ ہے۔ جس میں چت رہتا ہے۔
اس ہردے میں سنیم کرنے سے یوگی کو درتیوں سمیت اپنے چت کا اور دوسروں کے
چت کا بھی ساکھشا تکار (گیان) ہوتا ہے۔

سوتر چونتیس - انیسویں سدھی - سوروپ گیان

सत्वपुरुषयोरत्यन्तासंकीर्णयोः प्रत्ययावि-
शेषो भोगः परार्थत्वात् स्वार्थसंयमात्पुरुषज्ञानम्

سوتر - ستو پرشیوس - رتینتا - سنکیرنیہ - پرتیہ یاوی شیشو بھوگاہ -
پرارتھ تواتْ - سوارتھ سنیمات پرش گیانم (۳۴)

شبدارتھ (ستو پرشیوہ) بدھی اور پرش جو (اتینت اسنکیرنیہ) ایک دوسرے
سے بالکل مختلف ہیں۔ ان دونو کا (پرتیہ یاوی شیشا) ابھید گیان (بھوگاہ) بھوگ
ہے۔ ان میں سے (پرارتھ توات سوارتھ) پرارتھ سے دوسرا جو سوارتھ گیان ہے
اس میں (سنیمات) سنیم کرنے سے (پرش گیانم) پرش کا گیان ہوتا ہے (۳۴)
ارتھ - ستو (بدھی) ستو اور پرش آتما اگرچہ بالکل جدا جدا ہیں۔ تو بھی ان دونو کو
ایک سمجھنا بھوگ ہے۔ یہ بھوگ پرارتھ (دوسرا ارتھ یعنی پرش کے لئے) ہے۔ اس کو چھوڑ

کر سوارتھ (اپنے سوروپ) کا جو گیان ہے۔ اس میں سنیم کرنے سے پرش کا گیان ہو جاتا ہے
ویاکھیا۔ بدھی اور پرش (آتما) ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ ایک جڑ
ہے۔ دوسرا چیتن۔ تو بھی باہر کے درشیوں کو دیکھ کر بدھی جیسا روپ بدلتی ہے
ویسا ہی پرش بھی بن جاتا ہے۔ بدھی کے شانت ہونے سے پرش شانت، گھور
ہونے سے گھور اور موڑھ ہونے سے موڑھ بن جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ جیسی بدھی
کی ورتی ہوتی ہے۔ ویسا ہی پرش اپنے کو مان لیتا ہے۔ یہی دونو کا ابھید گیان ہے۔
اور یہی بھوگ ہے۔ ان دو گیانوں میں سے جو بدھی کی پرتیتی ارتھات گیان ہے
وہ پرارتھ دوسرے ارتھات پرش کے لئے ہے۔ ارتھات پرش کا بھوگ ہے۔
کیونکہ بدھی باہر کے درشیہ کو دیکھ کر جو اپنا روپ بدلتی ہے۔ وہ پرش کے سامنے
رکھ دیتی ہے۔ اور پرش بھول سے اپنے کو ویسا ہی مان لیتا ہے۔ اس پرارتھ
پرتیتی کو تیاگ کر جب پرش سوارتھ گیان کو گرہن کرتا ہے۔ ارتھات اپنے سوروپ
کا دھیان کرتا ہے۔ تو اسے آتم گیان ہو جاتا ہے۔

سوتر چھتیس۔ بیسویں تا چھبیسویں بھوتی

ततः प्रातिभश्रावणवेदनादर्शास्वाद-
वार्ता जायन्ते ॥

سوتر۔ تتہ پراتبھ۔ شراون۔ ویدنا۔ آدرشا۔ آسواد۔ وارتا۔ جائنتے
شبدارتھ۔ (تتہ) اس سے (پراتبھ۔ شراون۔ ویدنا۔ آدرش۔ آسواد
وارتا) پراتبھ۔ شراون۔ ویدنا۔ آدرش۔ آسواد اور وارتا گیان (جائنتے) پیدا
ہوتے ہیں۔

ارتھ۔ اس سے ارتھات آتم سوروپ کا گیان ہو جانے سے پراتبھ۔ شراون ویدنا

آدرش - آسواد اور وارتا یہ چھ سدھیاں پراپت ہو جاتی ہیں

دیا کھیا سوارتھ سینیم ارتھات سوروپ کے دھیان کا پھل آتم سوروپ کا گیان ہوتا ہے. جس سے مندرجہ ذیل چھ سدھیاں پراپت ہوتی ہیں (۱) پراتبھ دور یا آڑ میں رہنے والی وستو یا سوکشم وستو کا گیان ہو جانا (۲) شراون - دویہ شبد سننے کی قابلیت ہو جانا (۳) ویدنا - دویہ سپرش کے گرہن کی شکتی پراپت ہو جانا (۴) آدرش - دویہ روپ گرہن کر سکنا (۵) آسواد - دویہ رس کا گیان ہونے لگنا (۶) وارتا - دویہ گندھ کے گرہن کرنے کی یوگیتا ہو جانا. مطلب یہ کہ آتم گیانی یوگی کے پانچوں گیان اندریہ اور چھٹا من دویہ شکتی والے بن جاتے ہیں. جس سے اس کی شکتی دیوتاؤں سے بھی بڑھ جاتی ہے.

سوتر چھتیس - سدھیاں سمادھی میں وگھن ہیں

ते समाधावुपसर्गा व्युत्थाने सिद्धयः॥

سوتر - تے سمادھاوپ سرگا - ویوتھانے سدھیاہ (۳۶)

شبدارتھ - (تے) وہ سدھیاں (سمادھاؤپ سرگاہ) سمادھی میں وگھن ہیں مگر (ویوتھانے) ویوتھان میں وہ سدھیاہ) سدھیاں ہیں (۳۶)

ارتھ - وہ (پراتبھ وغیرہ سدھیاں) سمادھی میں تو وگھن ہیں - مگر ویوتھان (سمادھی سے پہلے کی اوستھا) میں سدھیاں ہیں (۳۶)

ویا کھیا - اندریوں کی دویہ شکتیوں کے پرگٹ ہونے سے انہیں کو سب کچھ نہ مان بیٹھے - کیونکہ جیسے جنم کے کنگال کو تھوڑا سا دھن مل جاوے - تو وہ اپنے آپ کو شاہ سمجھنے لگ جاتا ہے - ویسے ہی یوگی کو سمجھنا چاہئے کہ یہ ناچیز سدھیاں تو ویوتھان کال میں ہی سدھیاں ہیں - ارتھات جن کو چت ابھی سمادھی کے آنند میں مگن نہیں ہوا

بلکہ ایکاگر ہو کر سنساری کامناؤں میں ہی پھنسا ہوتا ہے ۔ انہیں کے لئے یہ سدھیاں ہیں ۔ سمادھی ارتھات آتم ساکھشاتکار کے لئے تو یہ وگھن ہی ہیں ۔ کیونکہ ان سدھیوں کا شوقین پرش پرم سدھی (موکھش کے آنند) کو نہیں پا سکتا ۔

سوتر سینتیس ۔ چھبیسویں بھوتی ۔ پرکایا پرویش

बन्धकारणशैथिल्यात्प्रचार संवेदनाच्च चित्तस्य परशरीरावेशः ।

سوتر ۔ بندھ کارن ۔ شیتھلیات ۔ پرچار سنویدناچ ۔ چتسیہ ۔ پرشریر آویشاہا (۳۸)

شبد ارتھ (بندھ کارن شیتھلیات) بندھ کے کارن کی شتھلتا سے (پرچار سمویدناچ) ۔ اور مارگ کا گیان ہو جانے سے (چتسیہ) چت کا (پرشریر آویشاہا) دوسرے کے جسم میں پرویش ہو سکتا ہے (۳۸)

ارتھ ۔ چت کے بندھ کا کارن ڈھیلا ہو جانے اور پرچار (مارگ) کا گیان ہو جانے سے چت کا دوسرے کے جسم میں پرویش ہو سکتا ہے ۔

ویاکھیا ۔ من کا سوبھاو چنچل ہے ۔ مگر پھر بھی یہ ایک جسم میں بندھا رہتا ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ پہلے جنموں کے کرم (دھرم ادھرم) اسے اس میں باندھ رکھتے ہیں ۔ جب یوگی بندھن کے کارن اس کرم کو سنیم کے ذریعے ڈھیلا کر دیتا ہے اور من کے گھومنے کی ناڑیوں میں سنیم کرنے سے ان کو ساکھشات کر لیتا ہے ۔ تب وہ چت کو اپنے جسم سے نکال کر دوسرے کے مردہ یا زندہ جسم میں ڈال سکتا ہے ۔ بندھن کے باعث جو کرم ہیں ۔ ان کے ڈھیلے ہو جانے سے نکلنے میں روک ٹوک نہیں رہتی ۔ اور ناڑیوں کا گیان ہو جانے سے وہ بے روک ٹوک ایک جسم

سے نکال کر دوسرے جسم میں داخل کیا جا سکتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ کرم بندھن سے چت جسم میں بندھا رہتا ہے۔ لیکن کرم بندھن کے ٹوٹنے سے اور یہ جاننے سے کہ من کا جسم کے ساتھ کیا تعلق ہے۔ یوگی اپنے من کو اپنے جسم سے نکال کر دوسرے جسم میں ڈال سکتا ہے۔ من کے ساتھ اندریاں بھی دوسرے جسم میں پیچھے پیچھے چلی جاتی ہیں۔ کیونکہ اندریاں من کے آدھین ہیں۔ یہ من کرتا ہے۔ اسی کے مطابق اندریاں بھی کرتی ہیں۔ جیسے رانی مکھی کے پیچھے سب مکھیاں کام کرتی ہیں۔

سوتر اڑتیس یتالیسویں وبھوتی - اپنی مرضی سے موت

उदानजयाज्जलपङ्ककण्टकादिष्वसङ्ग उत्क्रान्ति

سوتر - اُدان جیاج - جل پنک کنٹکاد آدی شو سنگ اُت کرانتیش چ

شبدارتھ (اُدان جیات) اُدان وایو کے جیتنے سے جل پنک کنٹکا آدی شو پانی - کیچڑ اور کانٹے وغیرہ میں (اسنگ) اسنگ رہتا ہے (اُت کرانتی چ) اور اُوردھو گتی ہوتی ہے - (۳۸)

المطلب - اُدان (گلے میں رہنے والے پران) کے جیت لینے سے جل کیچڑ اور کانٹے وغیرہ سے اسنگ رہتا ہے اور اچھا انوسار (حسب مرضی) موت ہوتی ہے دیا گیا۔ پانچ پرانوں میں اُدان وہ ہے۔ جو کنٹھ میں رہتا ہے۔ اور جو مرتے ہوئے منش کی آتما کو مرنے پر دوسرے جسم میں لے جاتا ہے۔ اسی اُدان میں سنیم کرنے سے یوگی کا جسم بہت ہلکا ہو جاتا ہے۔ جس سے اُسے پانی کیچڑ اور کانٹوں وغیرہ کا ڈر نہیں رہتا۔ ارتھات وہ پانی میں ڈوب نہیں سکتا اور کیچڑ کانٹوں وغیرہ میں نہیں پھنستا - وہ اپنے آپ کو روئی کی طرح ہلکا کر کے اوپر اٹھائے رکھتا ہے۔ دوسرا پھل یہ ہوتا ہے کہ وہ حسب مرضی اپنے آتما کو جسم سے نکال سکتا ہے۔ اور

اپنی عمر بھی اگر چاہے تو بڑھا سکتا ہے۔

سوتر انتالیس ۳۹ - اٹھائیسویں بھوتی - تیجسوی بننا

سوتر - سمان جیاج جولنم (۳۹) समानजयाज्ज्वलनम्।

شبدارتھ (سمان جیات) سمان وایو کے جیتنے سے (جولنم) تیجسوی ہوتا ہے۔

ارتھ - سمان وایو کے جیتنے سے یوگی پرم تیجسوی ہو جاتا ہے (۳۹)

ویاکھیا - سمان وایو نابھی چکر میں رہتی ہے۔ جو کہ سارے جسم کا کیندر (مرکز) ہے۔ اس چکر پر ادھکار ہو جانے سے یوگی بے حد تیجسوی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نابھی چکر میں تیج (اگنی) کا نواس ہے۔ اور سمان وایو پر سینم کرنے سے یوگی اس پر قادر ہو جاتا ہے

سوتر چالیس ۴۰ انتیسویں بھوتی - دویہ شبدوں کا سنائی دینا

श्रोत्राकाशयोः सम्बन्धसंयमाद्दिव्यं श्रोत्रम्।

سوتر - شروترا آکاشیو، سمبندھ سینماد - دویم شروترم

شبدارتھ (شروترا آکاشیو) شروتر اندریہ - (کان) اور آکاش کے - سمبندھ سینمات سمبندھ میں سینم کرنے سے (دویم شروترم) دویہ شبد سنائی دیتے ہیں

ارتھ - شروتر اندریہ اور آکاش کے بارے میں سینم کرنے سے یوگی کو دویہ شبد سنائی دینے لگتے ہیں۔

ویاکھیا - شبد سننے کا سادھن کان ہے اور کان اور شبد دونوں کا کارن آکاش ہے۔ جب اس کاریہ کارن سمبندھ (بھاو) میں یوگی سینم کرتا ہے - تو آکاش میں ہونے والے ایسے سوکشم اور دور شبدوں کو جنہیں عوام کانوں سے نہیں سن سکتے او۔

جنہیں دویہ شبد کہتے ہیں۔ سننے لگتا ہے۔ جسم کے اندر ہونے والے گھوش کو بھی دویہ شبد کہتے ہیں۔ ان کو بھی کان سے کوئی سن نہیں سکتا۔ ان کے سننے کے لیے بھی کانوں کو بند کر دینا پڑتا ہے۔

سوتر اکتالیس ۴۱ تیسویں سدھی - آکاش میں اُڑنا

कायाकाशयोः संबन्धसंयमाल्लघुतुलसमा-
पत्तेश्चाकाशगमनम्।

سوتر۔ کایا۔ آکاشیوہ۔ سمبندھ سینیمال۔ لگھو۔ تول۔ سماپتے۔ چ۔ آکاش گمنم (۴۱)

شبدارتھ (کایا آکاشیوہ) شریر اور آکاش کے (سمبندھ سینیمات) سمبندھ میں سینیم کرنے سے (لگھو تول سماپتے۔ چ) اور ہلکے تول (روئی کے پھاہے) میں سماپتی ارتھات سینیم کرنے سے (آکاش گمنم) آکاش گمن ہوتا ہے (۴۱)

ارتھ۔ جسم اور آکاش کے سمبندھ میں سینیم کرنے سے نیز ہلکے روئی وغیرہ پدارتھ میں سینیم کرنے سے آکاش میں اڑنے کی شکتی پراپت ہوتی ہے۔ (۴۱)

ویاکھیا۔ جسم اور آکاش میں آدھار آدھیئے سمبندھ ہے (شریر آدھیئے ہے اور آکاش آدھار) اس سمبندھ میں سینیم کرنے اور روئی کے پھاہے کی مانند کسی بہت ہی ہلکی چیز میں سینیم کرنے سے تد آکار ہو کر یوگی کا جسم بہت ہی ہلکا ہو جاتا ہے۔ تب اسے پانی یا مکڑی کے جالے پر چلنے میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ کبھی سرکسوں میں دیکھا ہے کہ ابھیاس کرنے سے سرکس کے کھلاڑی تار پر بائیسکل چلا سکتے ہیں اور خود دوڑ سکتے ہیں۔ پھر یوگی کو سینیم اور ابھیاس سے آکاش میں چلنے کی یوگیتا پراپت ہو جانے میں تعجب ہی کیا ہے؟

سوتر بیالیس۔ اکتیسویں بھوتی۔ سب جگہ پرکاش ہی پرکاش

बहिरकल्पिता वृत्तिर्महाविदेहा ततः प्रकाशावरणक्षयः

سوتر۔ بہر اکلپتا ورتی رمہا ودیہا۔ تتہ۔ پرکاش آورن کھشیاہا (۴۲)

شبدارتھ۔ (بہی) جسم کے باہر (اکلپتا ورتی) اکلپت ورتی (مہا ودیہا) مہا بدیہہ کہلاتی ہے (تتہ) اس سے (پرکاش آورن) پرکاش کے آورن کا (کھشے) ناش ہوتا ہے۔

ارتھ۔ جسم کے باہر اکلپت (کلپنا نہ کی ہوئی) ورتی مہا بدیہا کہلاتی ہے۔ اس سے پرکاش کے آورن کا ناش ہوتا ہے ارتھات سروتر پرکاش ہی پرکاش دکھائی دیتا ہے۔

ویاکھیا۔ کوشش کر کے جسم کے باہر ہو جانے والی من کی ورتی کلپت (فرضی) ورتی کہلاتی ہے۔ مگر بنا کوشش کے جو من کی ورتی باہر رہنے لگتی ہے۔ اسے اکلپتا (حقیقی) کہتے ہیں۔ اس اکلپت ورتی کو مہا بدیہا بھی کہتے ہیں۔ اس کا کارن یہ ہے کہ یہ شریر ابھیمان سے رہت ہوتی ہے ارتھات اسے جسم کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس اکلپت ورتی کے پرگٹ ہو جانے سے رجوگن اور تموگن رُوپی پردہ ہٹ جاتا ہے۔ ارتھات رجس اور تمس کے مول جو کلیش کرم اور وپاک ہیں۔ وہ نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ان کے نشٹ ہو جانے سے یوگی کا چت پرکاش سے ہو جاتا ہے ارتھات کہیں تم اور کا اندھیرے یا اگیان کو نہیں دیکھتا۔

سوتر تینتالیس۔ بتیسویں بھوتی۔ مہا بھوتوں پر وجے

स्थूलस्वरूपसूक्ष्मान्वयार्थवत्त्वसंयमाद्भूतजयः

سوتر۔ ستھول سوروپ سوکھشم۔ انویے ارتھوتو سینما د بھوت جیاہا

شبدارتھ۔ (ستھول سوروپ انویے ارتھوتو سینیات) ستھول سوروپ۔ سوکھشم

انوے اور ارتھ وتو میں سنیم کرنے سے (بھوت جیا) بھوتوں پر وجے پراپت ہوتی ہے
ارتھ - پنچ مہا بھوتوں کے ستھول - سوروپ - سوکھشم انوے اور ارتھ تتو میں سنیم کرنے
سے مہا بھوت جیتے جاتے ہیں - (۴۴)

ویاکھیا - بھوت پانچ ہیں - پرتھوی - جل - اگنی - وایو اور آکاش - ان کے
پانچ روپ ہیں - ستھول - سوروپ - سوکھشم - انوے اور ارتھ وتو (ارتھ وتو پن) ان
میں سے ہر ایک کے لکشن نیچے دئے جاتے ہیں۔

(۱) پرتھوی - جل وغیرہ پانچ بھوتوں کا وہ سوروپ جو ہم آنکھوں سے دیکھتے ہیں
ستھول روپ ہے (۲) پرتھوی میں کٹھورتا - پانی میں گیلاپن - آگ میں گرمی - وایو میں
گتی اور آکاش میں لامحدود پن سوروپ روپ ہیں (۳) ستھول بھوتوں کی پنچ ماترا شبد
سپرش روپ - رس اور گندھ - سوکھشم روپ ہیں (۴) انوے - ستو - رج اور تم - یہ تین
گن اپنے پرکاش - پرورتی اور ستھتی دھرموں سے سب میں ملے ہوئے ہیں - یہ بھوتوں
کا انوے (ملا جلا روپ) ہے (۵) گنوں میں بھوگ دینے اور مکتی پراپت کرانے کی جو
شکتی ہے - اسی سے یہ بھوگ دینے اور مکتی دینے کے ارتھ میں لگے ہوئے ہیں
یہ ان کا ارتھ وتو روپ ہے۔

اس طرح ایک ایک کے پانچ پانچ ارتھات کل پچیس ۲۵ روپ پانچ مہا بھوتوں
کے ہوئے - ان سے باہر بھوتوں کا بھوت پن اور کچھ نہیں ہے - اس لئے یوگی جب
ان پانچ بھوتوں کے مندرجہ بالا پچیس روپوں میں سنیم کرتا ہے - تو وہ پرکرتی کے وکار روپ
ان پانچ مہا بھوتوں کو جیت لیتا ہے - ارتھات ان پر ادھکار جما لیتا ہے اور حسب مرضی
ان سے کام لے کر دھرم - ارتھ کام اور موکش کا آنند لے سکتا ہے۔

سوتر ۴۴ - تینتیس تا بیالیس وبھوتی - اشٹ سدھی وغیرہ

ततो ऽ निमादिप्रादुर्भावः काय संपत्त-
द्धर्मानभिघातश्च ॥

سوتر۔ تتو اینما آدی پرادُربھاوا۔ کائے سمپت تد دھرما۔ ان بھی گھاتش چ

شبدارتھ (تتا) اس سے ارتھات بھُوتوں کو وجے کر لینے سے (اینما آدی پرادُر
بھاوہا) اینما آدی سدھیوں کا ظہور (کائے سمپد) دیہہ کا سمپد (تد دھرما ان بھی
گھاتا ہا۔ چ) اور ان کے دھرموں سے روکاوٹ نہیں ہوتی۔

ارتھ۔ ان (بھُوتوں پر ادھکار پالینے) سے اینما آدی سدھیاں پرگٹ
ہوتی ہیں۔ دیہہ کا ایشوریہ بڑھتا ہے۔ اور ان (پنچ بھوتوں) کے دھرموں کی
روکاوٹ نہیں رہتی۔ (۴۴)

ویاکھیا۔ جب پنچ مہابھوتوں کو یوگی جیت لیتا ہے۔ تو اسے دس سدھیاں اور
پراپت ہو جاتی ہیں۔ جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) اینما۔ جسم کو بہت چھوٹا بنا لینا۔ (۲) لگھما۔ جسم کو بہت ہلکا بنا لینا۔
(۳) مہما۔ جسم کو بہت بڑھا لینا (۴) پراپتی۔ جس چیز کو چاہے پراپت کر لینا۔
پانچ بھوتوں کے ستھول روپوں میں سنیم کرنے سے یہ چاروں بھوتیاں پراپت ہوتی ہیں۔
(۵) پراکمیہ۔ بنا روکاوٹ کے خواہش کا پورا ہونا۔ یہ سدھی پنچ بھوتوں کے سروپ میں
سنیم کرنے سے ملتی ہے۔
(۶) وشتو۔ پانچ مہابھوتوں اور مادی پدارتھوں کا اپنے بس میں کر لینا۔ یہ بھوتوں کے
سوکشم روپ میں سنیم کرنے کا پھل ہے
(۷) ایشتریتو۔ جسم اور انتہ کرن کا ادھکاری ہونا۔ ایشور بھاؤ۔ یہ سدھی انوئے
میں سنیم کرنے سے پراپت ہوتی ہے۔
(۸) ییتر کامو اوسایتو۔ ہر ایک سنکلپ اور کامنا کا پورا ہو جانا یہ سدھی ارتھوتو

میں سینم کرنے سے پراپت ہوتی ہے

(۹) کائے سمپت جسم کا ایشوریہ اگلے سوتر میں بتلائیں گے

(۱۰) تدد ہرم ان بھی گھات - پنچ مہا بھوتوں کے کاریہ یوگی کے کسی کام یا ارادے میں روکاوٹ نہیں ڈال سکتے ۔

اب اگلے سوتر میں شریر کی سمپدا بتلاتے ہیں ۔

سوتر پینتالیس — شریر سمپدا

रूपलावण्यबलवज्रसंहननत्वानि कायसंपत्।

سوتر - روپ - لاونیہ - بل - وجر - سنگہن توانی - کائے سمپت

شبدارتھ (روپ - لاونیہ - بل) روپ - سندرتا - بل اور (بجر سنگھن - توانی) بجر جیسی بناوٹ (کائے سمپت) شریر کی سمپدا ہے ۔ (۴۵)

ارتھ - روپ - لاونیہ (سندرتا) بل اور بجر جیسا جسم ہونا جسم کی سمپدا ہے ، دیا گیا جس یوگی نے پانچوں بھوتوں کو جیت لیا ہے ، اس کا روپ (چہرہ) بہت ہی منوہر (قابل دید) ہو جاتا ہے ، سارے اعضا بہت ہی کانتی والے (سندر) پرتیت ہوتے ہیں ، بل بہت بڑھ جاتا ہے اور جسم بجر جیسا مضبوط ہوتا ہے ، یہ چاروں جسم کی سمپتی (ایشوریہ) ہیں ۔

سوتر ۴۶ - چھیالیسویں سدھی - اندریوں کو جیتنا

ग्रहणस्वरूपास्मितान्वयार्थवत्त्वसंयमादिन्द्रियजयः

سوتر - گرہن - سوروپ - اسمتا - انویارتھ وتو - سینماد - اندریہ جیاہا

شبدارتھ - اگرہن - سوروپ اسمتا - انوے آرتھ وتو سینمات (گرہن سوروپ

اسمتا - انوئے اور ارتھ پن میں سینم کرنے سے (اندریا جییا) اندریوں پر وجے پراپت ہوتی ہے - (۴۸)

ارتھ - گرہن - سوروپ - اسمتا - انوئے اور ارتھ وتو میں سینم کرنے سے اندریاں جیتی جاتی ہیں - (۴۸)

ویاکھیا - آنکھ وغیرہ اندریوں سے رُوپ وغیرہ وشیوں کا جاننا گرہن کہلاتا ہے (۲) اندریوں کے گولک ادھان کی بیرونی سجاوٹ سوُروپ کہی جاتی ہے (۳) میں دیکھتا ہوں - میں سنتا ہوں وغیرہ اہنکار روپ بھاونا کا نام اسمتا ہے (۴) اندریوں کے ساتھ لگے ہوئے تین گن ستو - رج اور تم انوئے کہے جاتے ہیں (۵) بھوگ موکھش رُوپ پھل ارتھ وتو (پُرش کا اُودیش پُورن کرنا) کہا جاتا ہے - ان پانچوں کے اندر اندریہ سمبندھی سبھی باتیں آجاتی ہیں - اس لیئے ان میں سینم کرنے سے یوگی اندریوں پر ادھکار جما لیتا ہے - ارتھات اندریوں سے حسب مرضی کام لے سکتا ہے اندریوں کو بس میں کر لیتا ہے - مگر اندریوں کے بس میں نہیں ہوتا -

سوتر سینتالیس - ۴۸ تا ۴۹ سدھی - اندریہ جیتنے کا پھل

ततो मनोजवित्वं विकरणभावः प्रधानजयश्च।

سُوتر - تتو - منوجوِتوم - وِکرن بھاوا ہا - پردھان جئےشچ

شبدارتھ - (تتہ) اس سے (منوجوِتو) منوج وِتو (وکرن بھاوا ہا) وکرن بھاو (پردھان جیاہا - چہ) اور پردھان پر وجے پراپت ہوتی ہے -

ارتھ - اس سے ارتھات اندریوں کے جیتنے سے منوجوِتو - وکرن بھاو اور پردھان پر وجے کی پراپتی ہوتی ہے - (۴۷)

ویاکھیا - منوجوِتو - من کی طرح جسم کا ویگ وان (تیز رفتار) ہو جانا (۲) وکرن بھاو

اندریوں سے کام نہ لے کر بھی اندریوں کے وشیوں کو حاصل کر لینا۔ مطلب یہ کہ اپنے
کام کے لئے اندریوں کو جسم کی حاجت نہ رہنا (۳) پردھان جے۔ مول پرکرتی پر اپنا
ادھکار جما لینا۔ پرکرتی کو بس میں کر لینا۔

یہ تینوں سدھیاں مدھو پرتیکا کہلاتی ہیں۔ اور اندریوں کے مندرجہ بالا
پانچوں روپوں کے جیتنے سے پراپت ہوتی ہیں۔ ارتھات گرہن میں سینیم کرنے سے
منوجوتو۔ سروپ میں سینیم کرنے سے وکرن بھاؤ اور باقی تین اسمتا۔ انوئے اور ارتھ
وتو میں سنیم کرنے سے پردھان جے کی پراپتی ہوتی ہے۔

سوتر اڑتالیس سینتالیسویں اور اڑتالیسویں سدھی

सत्त्वपुरुषान्यताख्यातिमात्रस्य सर्वभावाधिष्ठातृत्वं सर्वज्ञातृत्वं च।

سوتر - ستو پرشا - انیتت آکھیاتی - ماتر سیہ - سرب بھاوا - ادھشٹھا
ترتوم - سرب گیاترتوم چ (۴۹)

شبدارتھ - (ستو پرشا) بدھی اور پرش کے (انیتت آکھیاتی ماتر سیہ)
بھید گیان کا پھل (سرب بھاوا) سب بھاووں کا (ادھشٹھاترتوم) ادھشٹھان اور
(سرب گیاترتوم) سروگیہ ہوتا ہے۔

ارتھ - ستو (بدھی) اور پرش کے بھید گیان کا پھل سب بھاووں کا ادھشٹھان
اور سروگیہ ہونا ہے (۴۸)

ویاکھیا - جب یوگی بدھی اور پرش کے بھید کو جان لیتا ہے۔ تو وہ سادھے
بیرونی اور اندرونی بھاووں کا مالک بن جاتا ہے۔ کام کرودھ وغیرہ بھاو اور
باہر کی خوشنمائی اس کو اپنی طرف مائل نہیں کر سکتی۔ بلکہ یوگی ان کو اپنے بس میں

کر کے حسب مرضی ان کو چلاتا ہے۔ یعنی وہ سروگیہ ہو جاتا ہے۔ ارتھات سنسار میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی۔ جس کو وہ نہ جانتا ہو۔ مطلب یہ کہ یوگی جب یہ جان لیتا ہے۔ کہ میں سرب شکتیمان اور سروگیہ آتما ہوں اور بدھی جڑھ ہے۔ جس کو میں اپنی حسب مرضی چلا سکتا ہوں۔ تب وہ سنسار کے کلیان کے لئے جو چاہے وہی کر سکتا ہے۔ اس میں اور پرمیشور میں کوئی بھید نہیں رہتا۔ وہ سچ مچ قادر مطلق اور ہمہ دان ہو جاتا ہے۔

ان دونو سدھیوں کا اکٹھا نام وِشوکا ہے۔ کیونکہ ان کے پراپت ہو جانے پر یوگی بالکل شوک رہت ہو کر پرسوروپ ہی ہو جاتا ہے۔

سوتر انچاس ــــــــ موکش پراپتی

तद्वैराग्यादपि दोषबीजक्षये कैवल्यम्।

سوتر- تد ویراگیا دپی - دوش بیج کشیئے - کیولیم (۴۹)

شبدارتھ (تد ویراگیادپی) اس کے ویراگیہ سے بھی (دوش بیج کشیئے) دوشوں کے بیج نشٹ ہو جانے پر (کیولیم) موکش ہوتا ہے۔ (۴۹)

ارتھ- اس سرب شکتیمان اور سروگیہ ہونا روپ سدھی سے بھی ویراگیہ ہو جانے سے دوشوں کے بیج کا ناش ہو جانے پر مکتی پراپت ہوتی ہے۔

ویاکھیا- بدھی اور پرش الگ ہیں۔ یہ گیان بھی بدھی کا ہی دھرم ہے۔ بدھی کا ہی نتیجہ ہے پرش کا نجی روپ یہ نہیں ہے۔ آتما بدھی کے سمبندھ سے ہی اپنے کو سرب شکتیمان اور سروگیہ جانتا ہے۔ مگر اب چونکہ آتما کو سوروپ کا گیان ہو گیا ہے۔ اس لئے اپنے نج سوروپ میں قائم ہونے کے لئے اس وویک کھیاتی (وویک گیان) سے بھی اسے ویراگیہ پیدا ہو جاتا ہے۔ یہ ویراگیہ پر ویراگیہ ہے

جب یہ ویراگیہ پرگٹ ہوتا ہے۔ تب اودیا وغیرہ کلیشوں کے بیج (سنسکار) جل کر چت کے ساتھ ہی نشٹ ہو جاتے ہیں۔ ان کے ناش ہو جانے پر آتما کے سامنے باہر کا درشیہ نہیں رہتا۔ اب پُرش گنوں کے اندر نہیں رہا۔ بلکہ گنوں سے اوپر یا اکیلا ہو گیا ہے۔ اب اُسے ادویت کے سوا بُدھی وغیرہ کسی بھی وستو کا احساس نہیں ہوتا۔ اس شوک اور موہ سے بالکل رہت اوستھا کا نام کیولیہ ارتھات موکش ہے

یوگ کا منتہائے مقصود کیولیہ ارتھات موکش پراپتی ہی ہے۔ اس سے نیچے کی جتنی منزلیں (سدھیاں وغیرہ) ہیں۔ وہ سب یوگ مارگ میں آنے والے خوشگوار مناظر ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ یوگی ان مناظر کی دلچسپیوں ارتھات سدھیوں کے شوق میں لگ کر انہیں میں پھنسے رہ جاتے ہیں اور منزل مقصود تک نہیں پہنچ پاتے۔ یوگی ان سدھیوں وغیرہ کو پاکر اپنے منزل مقصود کو نہ بھولے اس لئے اُسے ساودھان (خبردار) کرتے ہیں۔

سوتر پچاس۔ سدھیوں کا ابھیمان نہیں کرنا چاہیے

स्थान्युपनिमन्त्रणे सङ्गस्मयाकरणं पुनरनिष्टप्रसङ्गात् ॥

سوتر۔ ستھانی اُپ نمنترنے۔ سنگ سمیا۔ آکرنم۔ پنر انشٹ پرسنگات

شبدارتھ۔ (ستھانی اُپ نمنترنے) ستھان والوں کے آدر بھاؤ کرنے پر (پنر) پھر (انشٹ پرسنگات) انشٹ کے ڈر سے (سنگ سمیا۔ آکرنم) سنگ اور ابھیمان نہیں کرنا چاہیے۔ (۵۰)

ارتھ۔ ستھان پتیوں کے آدر بھاؤ کرنے پر پھر انشٹ ہونے کے ڈر سے ان کے ساتھ لگاؤ اور ابھیمان نہیں کرنا چاہیے۔ (۵۰)

ودیا کھیا - یوگ مارگ، وہ راج مارگ ہے جس پر چلکر یوگی پرم پد (کیولیہ یا موکش) کو پراپت کرتا ہے - اس مارگ کے بیچ میں آنے والے استھان (منزلیں) بھی بہت ہی منوہر اور سہاونی ہیں - جن کو دیکھ کر منش حیران و ششدر رہ جاتا ہے - مگر وہ منزل مقصود (موکش سکھ) کے مقابلے میں بالکل ہیچ ہیں - مگر یوگی نے چونکہ ابھی تک سکھ کا انوبھو نہیں کیا ہے اس لئے ممکن ہے - کہ وہ بیچ کی کسی خوشگوار منزل (سدھی) میں ہی اٹک جائے - کیونکہ اس نے ابھی تک اندریوں کو جیت نہیں لیا ہے یہ یوگ مارگ کی وگھن بیتاں پرش کے سامنے بھوگوں کو رکھ کر اسے آگے بڑھنے [illegible] سے لوگ ہیں - جہاں سدھیوں میں ہی اٹکے ہوئے ہیں - اور آگے بڑھنے نہیں پاتے - وہ ان استھانوں کے مالک کہلاتے ہیں - جوں جوں یوگی ان استھانوں پر پہنچتا ہے - تو وہ یوگی جہاں رُکے ہوئے ہیں - اسے بڑے آدر بھاؤ سے بلاتے ہیں - اور اپنے اپنے دیو درشنوں کا پربھن دیتے ہیں - تب یوگی کو چاہیئے - کہ وہ اُن کے آدر اور ودیہ بھاؤ کو دیکھ کر ان میں پھنس نہ جائے - بلکہ من میں وچار کرے - کہ جنم اور مرن کے دکھ چکر میں بار بار گھومتے ہوئے میں نے بڑی مشکل سے یوگ رُوپی اُتم مارگ کو گرہن کیا ہے کیولیہ ارتھات جنم مرن سے چھوٹنا ہی جس کا ایک مات منزل مقصود ہے - تو کیا اس ہمیشہ کے آنند کو بھول کر میں بیچ میں ہی سدھیوں کے ان ادنےٰ اور ناپائیدار سکھوں میں بھٹک جاؤں نہیں یہ کبھی نہیں ہو سکتا - ایسا وچار کر کے کلیان مارگ کا پتھک یوگی سدھیوں اور دیگر دیوی درشنوں کو دیکھ کر کہتا ہے - کہ یہ اونچی سے اونچی سدھیاں مانند سراب ہیں - اور یوگ مارگ میں وگھن ہیں - اس لئے میں ان میں نہیں پھنسونگا اور اپنے کلیان کے مارگ کو برابر طے کرتا جاؤنگا - وہ کہتا ہے "ہے سدھیو! ہے سنساری واسناؤ! تم خواب کی مانند متھیا ہو - تم ان لوگوں کے پاس جاؤ - جو تمہاری خواہش کرتے ہوں

تمہارا بھلا ہو۔ اب میں نے تمہارا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔" اس طرح تمام سدھیوں اور دشے واسناؤں سے منہ موڑ کر سمادھی کی سدھی میں لگ جائے۔ یہی ستھان پتیوں کے سنگ دوش سے بچنا ہے۔

اس کے ساتھ ہی دوسری بات یہ ہے۔ کہ ابھیمان کو کبھی اپنے نزدیک نہ پھٹکنے دے۔ کہ میری تو اب دیوتا بھی پوجا کرتے ہیں یا میں اب پانی پر چل سکتا ہوں ہوا میں اڑ سکتا ہوں یا جگت پوجیہ گیانی ہو گیا ہوں وغیرہ۔ اس طرح کا ابھیمان بھی یوگی کو منزل مقصود پر نہیں پہنچنے دیتا۔ کیونکہ ابھیمان سے پرماد پیدا ہوتا ہے اور پرماد یوگی کے کلیشوں کو پھر سے پیدا کر دیتا ہے۔ جس سے بجائے ترقی کرنے کے وہ پھر نیچے گر جاتا ہے۔ اس طرح جب یوگی سنگ دوش اور ابھیمان سے بچا رہتا ہے تو آگے بڑھتا ہے ارتھات اس کا کیا ہوا یوگ سپھل ہوتا ہے

یوگی چار طرح کے ہوتے ہیں (۱) پراتھم کلپک (۲) مدھو بھومک (۳) پرگیا جیوتی اور (۴) اتی کرانت بھاونیہ۔ ان میں سے پہلا وہ ہے۔ جو ابھی نیا نیا یوگ میں لگا ہے اور سوتر کا سمادھی لگاتا ہے۔ دوسرا وہ ہے جو وِترک سمادھی کے ذریعے مدھومتی نامی رتم بھرا پرگیا کو پا کر پانچوں بھوتوں اور اندریوں کو جیتنا چاہتا ہے۔ تیسرا وہ ہے۔ جس نے بھوتوں اور اندریاں جیت لی ہیں۔ اور سوارتھ سنیم (آتم سوروپ کے دھیان) سے وِشوکا اور سنسکار رہت (نروان) ان دو بھومیوں کو سادھنا چاہتا ہے۔ چوتھا وہ ہے۔ جو مدھومتی، مدھو پرتیکا اور وِشوکا۔ ان تینوں بھومیوں کو چھوڑ چکا ہے۔ ارتھات جس کو ان سے ویراگیہ ہو گیا ہے۔ جو منزل مقصود تک پہنچ گیا ہے۔ صرف چت کا لین کرنا باقی ہے یا جو سات طرح کی پرانت بھومی پرگیا والا ہے (دیکھو سمادھی پاد سوتر ۳۰) ان میں سے پہلی طرح کے یوگی کو تو ستھان پتی یا عام گرہستی لوگ نہیں بلاتے۔ کیونکہ وہ ابھی ان کے بلانے کے

یوگیہ نہیں ہے - اور تیسرا بھوتوں اور اندریوں کو جیت چکا ہے - اس لئے وہ بھی ان کے پرلوبھن میں نہیں پھنستا اور چوتھا بالکل ویرکت ہے - اب یہ دوسرا رتم بھرا پرگیا والا ہے - اس کو وہ ستھان پتی پرلوبھن دیتے ہیں - اُسے چاہیئے کہ اُن پرلوبھنوں (ترغیب) میں نہ پھنسے - اور منزل مقصود کو ہمیشہ اپنی نگاہ کے سامنے رکھ کر آگے ہی آگے بڑھتا چلے -

خلاصہ یہ کہ یوگی جب یوگ کی دوسری منزل پر پہنچتا ہے تو ستھانوں کے پتی دیوتا اُسے آدر سے بلاتے ہیں اور کئی طرح کے پرلوبھن دکھاتے ہیں مگر یوگی کو اس پر کوئی دھیان نہیں دینا چاہیئے - نہ تو وہ سدھیوں کو پاکر پرسن ہو اور نہ ان کا موہ ہی کرے - کیونکہ اس طرح پھر انشٹ وستو (کلیشوں) کے ساتھ سنگ ہو جانا ممکن ہے - جس سے اس کی سب کی ہوئی محنت غارت ہو جائے گی اس لئے یوگی کو ساودھان رہنا چاہیئے - لوبھ میں نہ آنا چاہیئے - اور نہ اپنی کامیابی پر پھول کر کُپّا ہی ہو جانا چاہیئے -

سوتر اکاون - انچاسویں وبھوتی - وویک گیان پراپتی

क्षणतत्क्रमयोः संयमाद्विवेकजं ज्ञानम्।

سوتر - کھشن - تت کرمیوہ - سینماد - وویک جم - گیانم (۵۲)

شبدارتھ - (کھشن تت کرمیوہ) کھشن اور اُن کے کرم (क्रम) میں (سنیمات) سینم کرنے سے (وویک جم گیانم) وویک سے پیدا ہونے والا گیان ہوتا ہے

بھاشا - کھشن اور اس کے کرم (क्रम) میں سینم کرنے سے وویک گیان پیدا ہوتا ہے - ودیا کھیا - وقت کے پرمانو (سب سے چھوٹے حصے) کا نام کھشن (لمحہ) ہے -

ایک کھشن کے بعد دوسرے - دوسرے کے بعد تیسرے کھشن کے برابر آتے رہنے کو کرم (क्रम) یا سلسلہ کہتے ہیں - اصل میں وقت وستو شونیہ اور صرف بدھی کی دفع کی ہوئی ایک وستو ہے - مگر بیوہار میں سبھی لوگ اس کو حقیقی وستو مانتے ہیں اور ہر ایک مادی شے اس کے اندر ہے - اور اس میں تغیر و تبدل بھی کھشن اور اس کے سلسلے کے اندر ہی ہوا کرتے ہیں - لاتغیر صرف ایک آتما ہے - ویویک سے پیدا ہوتے گیان کا مطلب یہ ہے کہ آتما کو مادی پدارتھوں جسم - چت اور بدھی سے الگ سمجھا جاوے - جس وقت یوگی کھشن (لمحہ) اور اس کے سلسلے میں سینیم کرتا ہے - تو اسے مادی اشیا کی حقیقت اور تبدیلی کے کارن معلوم ہو جاتے ہیں اور لاتغیر ہونے سے آتما کو وہ ان سے الگ سمجھنے لگتا ہے - ایسا نشچے آتمک یقینی گیان ہو جاتا ہے (ی) ویویک سے پیدا ہونے والا گیان کہلاتا ہے -

سوتر باون ——— ویویک گیان کا لابھ

जातिलक्षणदेशैरन्यतानवच्छेदात् तुल्य-
योस्ततः प्रतिपत्तिः।

سوتر - جاتی لکھشن دیشئیر نیتا انوچھیدات - تلییوس تتاہ پرتی پتی۔

شبدارتھ (جاتی لکھشن - دیشئی) جاتی - لکھشن اور دیش سے (انیتا ان وچھیدات) بھید کا نشچے نہ ہو سکنے سے (تلییو) دو یکساں پدارتھوں میں (تتہ) اس ویویک سے پیدا ہونے والے گیان سے (پرتی پتی) بھید کا نشچے ہو جاتا ہے (۵۲)

بھارتھ - جاتی لکھشن اور دیش سے بھید کا نشچے نہ ہو سکنے پر دو سمان (یکساں) پدارتھوں میں اس ویویک گیان سے بھید کا گیان ہو جاتا ہے - (۵۲)

ودیا کھیا۔ پدارتھوں کا الگ الگ گیان جاتی۔ لکھشن اور دیش کے بھید سے ہوتا
ہے۔ جیسے ایک ہی جگہ پر ایک ہی رنگ کی گائے اور گھوڑی بندھی ہوں۔ تو ان کا
گیان کرانے والی اُن کی جاتی ہے۔ اسی طرح اگر کالی اور سفید دو گائیں ایک ہی
جگہ پر بندھی ہوں۔ تو ان میں تمیز کرانے والا ان کا لکھشن (کالا اور سفید رنگ)
ہے۔ اور اگر ایک ہی رنگ کی دو گائیں الگ الگ جگہوں پر بندھی ہوں۔ تو وہاں
ان کی پہچان کرانے والا دیش ہے۔ مگر جب دو چیزوں کے دیش جاتی اور لکھشن
تینوں ہی ملتے ہوں۔ تب ان کا بھید کیسے جانا جاوے؟ سوترکار کہتے ہیں کہ
اس صورت میں ویویکج گیان سے بھید کی پہچان ہوتی ہے۔ جیسے مٹی کے دو سفید
پرمانو ایک ہی جگہ میں پڑے ہوں۔ تو ان کا بھید جاننے کے لئے جب یوگی سنیم
کرتا ہے۔ تو اس کو ان کا بھید گیان پرتیکش ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ جہاں کسی
بھی طریقے سے بھید کا نشچے نہیں ہو سکتا۔ وہاں سنیم کے ذریعے بھید کی پراپتی ضرور
ہو جاتی ہے۔ اس طرح انو اور پرمانو تک کے بھید کا گیان ویویکج گیان والے
یوگی کو ہو سکتا ہے۔

سوتر ترپن ——— ویویکج گیان کے لکھشن

तारकं सर्वविषयं सर्वथाविषयमक्रमं
चेति विवेकजं ज्ञानम्।

سوتر۔ تارکم سرب وشیم۔ سروتھا وشیم اکرمم چیتی۔ ویویکجم گیانم
شبدارتھ۔ (تارکم) اگادھ سنسار ساگر سے تارنے والا (سرب وشیم) سب کو
وشے کرنے والا (سروتھا وشیم) سب طرح سے وشے کرنے والا (اکرمم
چ) اور بنا کرم (سلسلے) کے ایک ساتھ (ویویکجم گیانم) ویویکج گیان (اِتی) ہے

ارتھ - اگادھ سنسار ساگر سے تارنے والا سب کو وشے کرنے والا سب طرح سے وشے کرنے والا اور بنا کرم ارتھات سلسلے کے ایک ساتھ (ایک رس) ہونے والا وویک گیان ہوتا ہے۔

ویاکھیا - وویک گیان میں چار باتیں ہوتی ہیں (۱) تارک - تارک کے لفظی معنی آنکھ کی پتلی ہیں۔ جس طرح پتلی میں خود بخود پرکاش ہوتا ہے۔ اسی طرح جو گیان بنا سکھلائے اور اپدیشر کئے خود بخود پیدا ہوتا ہے۔ وہ تارک ہے (۲) سب کو وشے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک بات کو بنا کسی روک ٹوک کے جان سکتا ہے (۳) سب طرح سے وشے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک بات کو اس کے ہر ایک پہلو سے جان سکتا ہے (۴) اکرم (سلسلہ) رہت ہے۔ ارتھات ایک ہی وقت میں کئی باتوں کو جان سکتا ہے۔ من میں ایک وقت میں ایک سے زیادہ وشیوں کے گیان پاگرہن کی شکتی نہیں ہے۔ ایسا نیم ہے۔ مگر وویک گیان ہو جانے پر یوگی اس نیم کو توڑ سکتا ہے ارتھات ایک ہی وقت میں کئی باتوں کا گیان پراپت کر سکتا ہے مختصر طور پر وویک گیان وہ ہے۔ جو بنا اپدیشر کے اندر سے پرگٹ ہو۔ اور سب وستوؤں کو سب حالتوں میں ایک ساتھ اسی طرح صاف صاف دکھلا سکتا ہے جیسا کہ ہاتھ پر رکھا ہوا آملہ

سوتر چون ——— کیولیہ ارتھات موکھش

सत्त्वपुरुषयोः शुद्धिसाम्ये कैवल्यम्।

سوتر - ستو پرشیو - شدھی سامئے کیولیم (۵۵)

شبدارتھ (ستو پرشیو) بدھی اور پرش کی (شدھی کسامئے) شدھی کے سمان ہونے پر (کیولیم) موکھش ہوتی ہے - (۵۵)

ارتھ - بدھی اور پرش کے شدھی کے سمان ہونے پر کیولیہ (موکش) ہوتا ہے۔

ویاکھیا۔ جب بدھی سے رج اور تم کی میل اگیان اور اودیا دور ہو جاتی ہے۔ تو اس سے راگ دویش بھی چھوٹ جاتے ہیں۔ راگ دویش کے چھوٹنے سے واسنا سے پیدا ہوئے سکام کرم بھی چھوٹ جاتے ہیں۔ اور ان سکام کرموں کے چھٹنے سے جنم کا ہونا بند ہو جاتا ہے اور جنم مرن سے چھٹکارہ پا جانے پر دکھ کی بے درتی ہو کر موکش ہو جاتی ہے۔ جب یوگی کی بدھی سکام کرموں کی نورتی تک پہنچ جاتی ہے تو وہ آتما کی طرح ہی نرمل ہونے لگتی ہے۔ اور بدھی کے بالکل نرمل ہو جانے پر بدھی اور پرش میں بھید نہیں رہتا۔ جب بدھی اور آتما دونوں پوری طرح سے شدھ اور نرمل ہو جاتے ہیں۔ تو ایسا یوگی جیون مکت ہو جاتا ہے۔ اور شریر چھوٹنے کے بعد مکت ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ مکتی بدھی اور پرش کی بھید پرتیتی یا وویک گیان سے ہوتی ہے۔ خواہ اس پاد میں کہی ہوئی وبھوتیوں کے پانے کے بعد ہو یا ان کو حاصل کئے بنا ہی ہو جائے یہ ضروری نہیں۔ کہ ان الگ الگ سدھیوں کو الگ الگ سنیم کے ذریعے حاصل کر لینے کے بعد ہی مکتی ملتی ہو۔ مکتی کے لئے تو صرف بدھی اور پرش کا وویک گیان ہونا ہی ضروری ہے۔ وویک گیان سے اودیا مٹ جاتی ہے۔ اور اودیا مٹ جانے سے دوسرے کلیش بھی نہیں رہتے۔ کلیشوں کے مٹ جانے سے پھر جنم ہونا بند ہو جاتا ہے تب اس حالت میں سارے گن شادکام ہو کر پرش کا درشیہ بن کر اس کے سامنے نہیں آتے۔ یہی پرش کا کیولیہ یا مکتی ہے۔ اس اوستھا میں پرش اپنے شدھ سروپ ماتر جیوتی والا نرمل اور کیول (واحد لاشریک) ہوتا ہے۔

اوم ——— شم

تیسرا پاد سماپت

اوم

چوتھا کیولیہ پاد

پہلے پاد میں سمادھی، دوسرے میں اس کے سادھن اور تیسرے میں ان سادھنوں کی دبھوتیاں بتلائی گئی ہیں۔ اب سمادھی کا پھل جو کیولیہ (موکش) ہے اس کا بیان اس چوتھے پاد میں کرتے ہیں۔ کیولیہ کی مہما بتلانے کے لئے پہلے سدھیوں کے پانچ بھید اور ان کی اصلیت بتلاتے ہیں

سوتر پہلا — پانچ طرح کی سدھی

जन्मौषधिमन्त्रतपः समाधिजाः सिद्धयः।

سوتر۔ جنم اوشدھی منتر تپاہ۔ سمادھی جا سدھیا ہا (۱)

شبدارتھ (جنم اوشدھی۔ منتر تپاہ۔ سمادھی جا) جنم اوشدھی منتر۔ تپ اور سمادھی سے پیدا ہونے والی یہ پانچ طرح کی (سدھیا ہا) سدھیاں ہیں (۱)

ارتھ۔ سدھیاں پانچ طرح کی ہیں۔ جنم سدھی اوشدھی سدھی منتر سدھی۔ تپ سدھی اور سمادھی سدھی۔

ویاکھیا۔ اس سے پہلے پاد میں جن سدھیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ پانچ طرح سے حاصل ہوتی ہیں۔ جن کا ذکر نیچے کیا جاتا ہے۔

(۱) جنم سدھی۔ کسی کسی مہاتما کو جنم سے ہی یہ سدھیاں پراپت ہوتی ہیں جیسے

جنم کے ابھیاس کا پھل ہوتی ہیں۔ جیسے سنکادیہ اور کپل وغیرہ مہاتماؤں کو پچھلے جنم کے ابھیاس سے جنم سے ہی سمادھی سدھ تھی یا مچھلیوں کو پانی میں تیرنے کی اور پرندوں کو اڑنے کی سدھی جنم سے ہی پراپت ہوتی ہے۔

(۲) اوشدھی سدھی۔ کبھی کبھی اوشدھی سیون سے بھی روگ ناشک روپی سدھیاں پراپت ہو جاتی ہیں۔ جیسے سوم رس کے پینے سے جسم پھر جوان ہو جاتا ہے یا چیون پراشک کے استعمال سے چیون رشی پھر نوجوان بن گیا تھا۔ آیوروید شاستروں میں کئی ایسے کلپ بتلائے گئے ہیں۔ جن کے ودھی پوروک سیون سے بوڑھا اور دائم المریض آدمی بھی نوجوان اور تندرست ہو جاتا ہے۔

(۳) منتر سدھی منتر کے جپ اور سوادھیائے سے بھی چت کی ایکاگرتا ہو کر کئی سدھیاں پراپت ہوتی ہیں۔

(۴) تپ سدھی۔ تپ سے بھی کئی سدھیاں پراپت ہوتی ہیں۔ جن کا بیان دوسرے پاد کے سوتر ۴۳ میں کیا گیا ہے۔ ارتھات تپ کے ذریعے اشدھی کا ناش ہو کر جسم اور اندریوں کی شدھی ہوتی ہے

(۵) سمادھی سدھی۔ سمادھی سے پراپت ہونے والی سدھیاں۔ جن کا بیان۔ پچھلے پاد میں کیا گیا ہے

سوتر دوسرا ــ سدھیاں کیسے پراپت ہوتی ہیں

जात्यन्तरपरिणामः प्रकृत्यापूरात् ।

سوتر۔ جاتی انتر پرنامہ پرکرتیا اپورات (۲)

شبدارتھ (جاتی انتر پرنامہ) دوسری جاتی میں بدل جانا۔ (پرکرتیا اپورات) پرکرتیوں کے بھرنے سے ہوتا ہے۔ (۲)

ارتھ۔ پرکرتیوں کے جسم میں بھر جانے سے جاتی انتر پرنیام ارتھات دوسری جاتی میں بدل جانا ہوتا ہے۔

ویاکھیا۔ منتر جپ اور سمادھی وغیرہ سے ہونے والی جن سدھیوں کا بیان کیا گیا ہے۔ وہ سدھیاں یہی ہیں۔ کہ جسم اور اندریوں میں غیر معمولی شکتی آجائے۔ یا یوگی پہلی جاتی سے دوسری جاتی میں بدل جائے۔ جسم اور اندریوں کا غیر معمولی شکتی والا ہونا یا بدل جانا اپنے اپنے اُپادان کارنوں (پرکرتی) کے بدلنے سے ہوتا ہے جسم کی پرکرتی پانچ بھوت ہیں۔ اور اندریوں کی پرکرتی اسمتا ہے۔ یوگی کے جسم اور اندریہ کے پہلے اجزاء الگ ہوکر جوں جوں ان کی جگہ دوسرے ساتوک اجزار بھرتے جاتے ہیں۔ توں توں اس کا جسم اور اندریاں نرالی شکتی والی بنتی جاتی ہیں اس طرح اس نئی جاتی کے انوکول اعضاء بھر جانے سے پہلی جاتی بدل جاتی ہے۔ ان کے اس طرح پر بدلنے میں نمت وہ یوگ سے پیدا ہوا دھرم ہے۔ جس کو یوگی منتر تپ وغیرہ سے سدھ کرتا ہے۔

مطلب یہ کہ جب یوگی منتر جپ وغیرہ سادھن کرتا ہے۔ تو اس سے اس کے جسم میں رجوگن اور تموگن کے اجزا کم ہوتے جاتے اور ستوگن کے اجزار بڑھتے جاتے ہیں۔ جن کے بڑھنے سے یوگی کی پرکرتی بھی بدلتی جاتی ہے۔ اور وہ سدھ بنتا جاتا ہے اس وقت یوگی کے جسم میں ایسی حیرت انگیز تبدیلی ہوجاتی ہے۔ کہ یوگی کا تبدیل شدہ جسم جنم سے ملے ہوئے جسم سے بالکل ہی مختلف معلوم ہوتا ہے۔ یہی جسم اور اندریوں کی جاتی کا بدلنا ہے۔ مطلب یہ کہ ابھیاس کرتے کرتے جسم اور اندریوں میں سے رجوگن اور تموگن کا ناش ہوکر ستوگن بھر جاتا ہے تب یوگی کا جسم پہلے جسم سے بالکل مختلف ہوجاتا ہے اور اس میں بے حد شکتی آجاتی ہے یہی شکتی سدھی کہلاتی ہے خواہ وہ کسی صورت میں پرگٹ ہو۔

سوتر تیسرا — دھرم ادھرم پرنیام

निमित्तमप्रयोजकं प्रकृतीनां वरणभेदस्तु ततः क्षेत्रिकवत्।

سوتر - نمتم - اپریوجکم - پرکرتی نام - ورن بھید استو تتا یا کھشیترک وت

شبدارتھ - (نمتم) اوشدھی سیون وغیرہ نمت (اپریوجکم) پریوجک یعنی پریرک نہیں ہیں - بلکہ (تو) بلکہ (پرکرتی نام) پرکرتیوں کے (ورن بھید) ورن بھید (تتہ) اس سے (کھشیترک وت) کسان کی طرح ضرور ہو جاتے ہیں - (۳)

ارتھ - اوشدھی سیون وغیرہ نمت پرکرتیوں کا پریرک نہیں ہے - بلکہ اس اوشدھی سیون آدی سے ورن بھید کسان کی طرح ضرور ہو جاتا ہے - (۳)

ویاکھیا - ورن بھید روکاوٹ دور ہو جانے کو کہتے ہیں اوشدھی سیون وغیرہ نمت جو کہ اس پاد کے پہلے سوتر میں کہے ہیں - پرکرتیوں کو پریرنا نہیں کرتے - کہ وہ باہر سے آکر یوگی کے جسم میں داخل ہو جاویں - ان کا کام صرف یہ ہے - کہ باہر کی پرکرتیوں کے جسم میں داخل ہونے میں جو روکاوٹ حائل ہے - اُسے دور کر دیں - جس طرح کسان ایک کیاری سے جب دوسری کیاری میں پانی پہنچانا چاہتا ہے - تو وہ پانی کو اُٹھا کر اس میں نہیں ڈالتا - بلکہ پہلی کیاری کا موہانہ بند کر کے دوسری کھول دیتا ہے - جس سے پانی اپنے آپ دوسری کیاری میں پہنچ جاتا ہے - اسی طرح شریر کی روکاوٹ دور ہونے سے باہر کی پرکرتی جسم میں اپنے آپ داخل ہو جاتی ہے -

صاف مطلب یہ ہے کہ یوگی کے جسم میں جو اوشدھی سیون وغیرہ سے سدھیاں بھر جاتی ہیں - وہ کہیں باہر سے اٹھا کر جسم میں داخل نہیں کی جاتیں - بلکہ ان کے راستے میں جو روکاوٹ ہے - اُسے دور کر دیا جاتا ہے - جس سے سدھی خود بخود پیدا ہو جاتی ہے - ایسا ہی دھرم ادھرم کے بارے میں سمجھنا چاہیئے - جب ہم دھرم سے منہ موڑ کر ادھرم کی طرف راغب ہوتے ہیں - تب گویا ہم کسان کی طرح دھرم کے سوتا نے

کو بند کرکے ادھرم کے موہانے کو کھول دیتے ہیں۔ جس سے ادھرم کی ورتیاں ہمارے جسم میں اپنے آپ داخل ہوکر جسم کو بدل دیتی ہیں۔ ارتھات پاپی بنا دیتی ہیں۔ ایسے ہی جب ہم ادھرم سے منہ موڑ کر دھرم کی طرف جھکتے ہیں۔ تو ادھرم کے موہانے کو بند کرکے دھرم کے موہانے کو کھول دیتے ہیں۔ جس سے دھرم کے جذبات خود بخود جسم میں داخل ہوکر جسم کی پرکرتی کو بدل دیتے ہیں۔ ارتھات دھرماتما بنا دیتے ہیں مطلب یہ کہ سنت دھرم باہر سے کسی وستو کو لاکر جسم میں نہیں بھر دیتے۔ بلکہ رکاوٹ کو دُور کر دیتے ہیں۔ جس سے جسم میں اپنے آپ تبدیلی ہو جاتی ہے۔

سوتر چوتھا ـــــــ نرمان چتّوں کا ورنن

निर्माणचित्तान्यस्मितामात्रात् ।

سوتر - نرمان چتانی اسمتا ماترات (۴)

شبدارتھ - (نرمان چتانی) چتوں کا نرمان (اسمتا ماترات) اسمتا ماتر سے ہوتا ہے۔

ارتھ - چتوں کا نرمان ارتھات اپتی اسمتا ماتر (اہنکار) سے ہوتی ہے (۴)

ویاکھیا - چتّوں کا اُپادان کارن اہنکار ہے۔ اسی اہنکار سے بہت سے چتّوں کو یوگی پیدا کر لیتا ہے۔

سوتر پانچواں - یوگی انیک چت پیدا کرسکتا ہے

प्रवृत्तिभेदे प्रयोजकं चित्तमेकमनेकेषाम्।

سوتر - پرورتی بھیدے پریوجکم - چتّم - ایکم - انیکیشام

شبدارتھ - (ایکم) ایک (چتم) چت (پرورتی بھیدے) پرورتی بھید سے

(انیکیشام) انیک چتوں کا (پریوجکم) پریرک ہوتا ہے (۵)

ارتھ - ایک چت انیک چتوں کا الگ الگ پرورتی میں پریرک ہوتا ہے۔

دیاکھیا - اصلی چت جو سوکشم شریر کا ایک انگ ہے۔ ہر ایک آدمی کے ساتھ رہا کرتا ہے۔ اور وہ ایک ہی ہوتا ہے۔ مگر یوگی شکتیمان ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اصلی ایک چت کے سوا اور بھی انیک چت اسم تتو سے پیدا کر لیا کرتا ہے۔ مگر اُن چتوں کو جدا جدا کاموں میں لگاتا اُس اصلی ایک چت کے ہی آدھین رہتا ہے۔ یوگ درشن میں چت شبد من اور چت دونو کے لئے مستعمل ہوا ہے۔ چت سمرتی واسنا اور سنسکاروں کا بھنڈار ہے۔ اور من جدا جدا سنکلپوں کو پیدا کرتا ہے۔ اس سوتر میں جو چت کی اُتپتی لکھی ہے وہ صرف پرورتی بھید سے لکھی گئی ہے۔

اس طرح جنم وغیرہ سے پیدا ہونے والی۔ پانچ طرح کی سدھیاں بتلائی ہیں۔ چت بھی ان کے آدھین پانچ ہی طرح کا ہوتا ہے۔ اب اُن پانچ طرح کے ستھ چتوں میں جو چت مکتی کے لئے اپیوگی ہوتا ہے۔ اس کا ورنن کرتے ہیں

سوتر چھٹا - مکتی کے لئے اپیوگی چت

سوتر - تتر دھیان جم اناشیم तत्र ध्यानजमनाशयम्।

شبدارتھ - (تتر) ان میں سے (دھیان جم) دھیان سے پیدا ہونے والا چت (اناشیم) واسناؤں سے رہت ہوتا ہے - (۶)

ارتھ - ان میں سے دھیان سے پیدا ہوا چت واسنا رہت ہوتا ہے۔

دیاکھیا - اس سوتر میں دھیان شبد سمادھی کے لئے مستعمل ہوا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سمادھی کی سدھی ہو جانے کے بعد جو چت پیدا ہوتا ہے وہ چت کلیش اور کرموں کی واسنا سے رہت ہوتا ہے۔ واسنا سکام کرموں سے پیدا ہوتی ہے۔

جب یوگی سمادھی لگا سکنے کے درجے پر پہنچ جاتا ہے۔ تب اس کے اندر سکام بھاؤ نہیں رہتا۔ ارتھات کوئی کامنا نہیں رہتی۔ اور کوئی کامنا نہ رہنے سے وہ انیک پرکار کی سدھیوں سے بھی متنفر ہو جاتا ہے۔ ایسا شدھ پوتر چت ہی مکتی ارتھات کیولیہ پراپتی کے یوگیہ ہوتا ہے۔ دوسرے جو سدھی وغیرہ کی کامنا والے چت ہیں۔ ان میں واسنا بنی رہنے سے وہ مکتی کے یوگیہ نہیں ہوتے۔

سوال یہ ہے۔ کہ ایوگیوں کی طرح یوگی بھی جب کرم کرتے ہوئے دیکھے جاتے ہیں تو ان کے چت میں کرموں کی واسنا کیوں نہیں پیدا ہوتی۔ اس بارے میں کہتے ہیں۔

سوتر ساتواں ——— کرموں کے بھید

कर्माशुक्लाकृष्णं योगिनस्त्रिविधमितरेषाम्।

سوتر - کرم اشکل اکرشنم یوگن سی تروِدھم اترلیشام

شبدارتھ - (یوگِناہ) یوگیوں کا (کرم) کرم (اشکلا اکرشنا) نہ شکل ہوتا ہے۔ اور نہ کرشن۔ مگر (اترلیشام) دوسروں کا (تروِدھم) تین طرح کا ہوتا ہے۔

ارتھ - یوگیوں کا کرم نہ شکل (پنیہ روپ) ہوتا ہے اور نہ کرشن (پاپ روپ) ارتھات پاپ پنیہ کی واسنا سے رہت ہوتا ہے اور دوسروں کا جو یوگی نہیں ہیں۔ کرم تین طرح کا ہوتا ہے (۷)

تشریح - کرم چار طرح کا ہوتا ہے۔ شکل - کرشن - اشکل کرشن اور اشکل اکرشن -

(۱) **شکل کرم** - دھرم اور پنیہ کے کاموں کو کہتے ہیں۔ جیسے تپ۔ سوادھیائے وغیرہ -

(۲) **کرشن کرم** - پاپ کرموں کو کہتے ہیں۔ جیسے ہنسا وغیرہ (۳) **شکل کرشن کرم** پاپ اور پنیہ کے ملے ہوئے کرم - جن میں پاپ اور پنیہ دونو شامل ہوں رجوگن کے کرم (۴) **اشکل اکرشن** نہ پاپ نہ پنیہ دینے والے ارتھات پھل کی کامنا سے رہت کرم

ان میں سے چوتھی قسم کا جو نہ پاپ نہ پُنیہ والا کرم ہے۔ وہ یوگیوں کا ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنے کرموں کو ایشور کے سمرپن کر دیتے ہیں۔ اس لئے ان کا کرم شُکل (پُنیہ روپ) نہیں کہلاتا۔ اور ان کے کرم میں کلیشوں کی واسنائیں نہیں ہوتیں۔ کیونکہ ان کے کلیش جل گئے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا کرم پاپ روپ بھی نہیں ہوتا اور نہ ہی اُن کے چِت میں کسی قسم کی واسنا پیدا کرتا ہے۔ جو یوگی نہیں ہیں ارتھات سادھارن پُرش ہیں۔ ان کا کرم پہلا تین طرح کا پُنیہ روپ۔ پاپ روپ اور پُنیہ پاپ روپ ملا جلا ہوتا ہے۔ اور وہ چِت پر واسنائیں پیدا کرتا ہے۔ یہ یوگی اور ایوگی کے کرم میں فرق ہے۔

سوتر آٹھ ———— دوسرا جنم دینے والی واسنائیں

ततस्तद्विपाकानुगुणानामेवाभिव्यक्तिर्वासनानाम्।

سوتر تتس۔ تد وپاک انوگنانا میو۔ ابھی ویکتی روا سنانام (۸)

شبدارتھ (تت) اس کرم سے (تد وپاک انوگناہ نام ایو) اس کے پھل کے مطابق ہی (واسنانام) واسنائیں (ابھی ویکتی) پرگٹ ہوتی ہیں (۸)

ارتھ۔ (مندرجہ بالا تین طرح کے) اس کرم سے اس کے پھل کے مطابق ہی واسنائیں پرگٹ ہوتی ہیں۔ (۸)

ویاکھیا۔ مطلب یہ کہ بھوگی کا کرم جب پھیلنے لگتا ہے۔ تو وہ جیسا پھل شروع کرتا ہے۔ اس کے مطابق ہی ساری واسنائیں پرگٹ ہوتی ہیں۔ اور جو واسنائیں اس کرم پھل کے مطابق نہیں ہوتیں وہ پرگٹ نہیں ہوتیں۔ دبی رہتی ہیں۔ مثلاً اگر کرم کا پھل منش جنم ہوتا ہے۔ تو واسنائیں بھی منش جنم کی ہی پرگٹ ہوتی ہیں۔ اس لئے منش جیسے ہی بیوہار کرتا ہے اور منش جیسی ہی حرکات کرتا ہے۔ اگرچہ اس جنم سے

پہلے اس نے منش سے مختلف دیگر بہت سے جنم بھی الگ بجہ کئے ہیں۔ مگر اُن کی واسنائیں اس وقت دبی ہوئی ہیں۔ وہ اُس وقت پرگٹ ہونگی۔ جب منش نیچے گر کر انہیں جنموں کے لائق اپنے آپ کو بنا لیوے۔ کیونکہ کرم جیسا جنم دیتے ہیں۔ ویسی ہی واسناؤں کو پرگٹ کرتے ہیں۔ ارتھات یوگیوں کے کرم تو نشکام ہونے کی وجہ سے پاپ پنیہ رُوپی پھل کو پیدا نہیں کرتے۔ باقی بھوگیوں کے جو شُبھ۔ اشُبھ اور ملے جلے کرم ہوتے ہیں۔ وہ جب پھل دینے کے لئے دوسرا جنم دیتے ہیں۔ تو اس جنم (قالب) کے مطابق واسنائیں بھی پرگٹ ہوتی ہیں اور باقی دوسرے جنموں کی واسنائیں دبی رہتی ہیں۔ اور اس کے بعد جب منش شریر چھوٹ کر دوسرا کوئی ادنےٰ یا اعلےٰ جنم ملتا ہے۔ تو اس میں بھی شُبھ اشُبھ کرموں کے پھل کے مطابق ہی واسنائیں پرگٹ ہو جاتی ہیں۔ اس طرح واسنا سے کرم پیدا ہوتا ہے۔ کرم سے پھل (جنم) ہوتا ہے۔ اور پھل کے مطابق پھر واسنائیں پیدا ہوتی ہیں۔ سکامی پرشوں کے لئے یہ سلسلہ ناستناہی ہمیشہ جاری رہتا ہے۔ کرم کے پھل کی خواہش کر کے کبھی کوئی پُرش جنم مرن سے چھٹکارہ حاصل نہیں کر سکتا۔

سوال ہوتا ہے۔ کہ انسان مر کر جب دوسرے جنم میں اپنے کرم پھل کے مطابق پشو یونی میں چلا جاوے۔ جو جنم کہ کئی ہزاروں سال پہلے کبھی اس کو ملا ہوگا۔ تو در حقیقت اس میں انسان کی واسنائیں ہی پرگٹ ہونی چاہئیں نہ پشو یونی کی کیونکہ منش جنم تو اس کا ابھی ابھی گذرا ہے۔ اور پشو جنم کے بعد کئی ہزار اور جنم ہو چکے ہیں۔ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو نزدیک کی واسنائیں ہیں ان کی تو نہ یاد رہے اور جو اتنی بڑی دُور کی واسنائیں ہیں۔ وہ یاد آجاویں۔ اس کا جواب اگلے سوتر میں دیا ہے۔

نواں سُوتر - واسناؤں کا ناش نہیں ہوتا

जातिदेशकालव्यवहितानामप्यानन्तर्यं स्मृतिसंस्कारयोरेकरूपत्वात्॥

سوتر - جاتی دیش کال ویؤ ہتانام اپی آننتریم - سمرتی سنسکار یورئیک روپ توات (۹)

پدارتھ (جاتی دیش کال ویؤ ہتانام) جاتی - دیش اور کال سے الگ یا دُور ہونے (اپی) پر بھی (سمرتی سنسکار یو) سمرتی اور سنسکار کے (ایک روپ توات) ایک روپ ہونے سے (آننتریم) واسناؤں میں انتر نہیں پڑتا - ارتھات ان کا سلسلہ نہیں ٹوٹتا -

ارتھ - جاتی - دیش اور کال سے الگ یا دُور ہونے پر بھی سمرتی اور سنسکار کے ایک روپ ہونے سے واسناؤں میں انتر نہیں پڑتا - ارتھات جب تک واسناؤں کے پھل دینے کا وقت نہیں آتا - تب تک خواہ لاکھوں جنم وغیرہ گذر جائیں - واسنائیں دبی پڑی رہتی ہیں اور پھل دینے کا وقت آنے پر جاگ پڑتی ہیں - (۹)

ویاکھیا - جاتی سے فاصلہ ہونے کا مطلب یہ ہے - کہ جب واسنائیں بنی تھیں اس کے بعد انیک جنم گذر گئے ہوں - اسی طرح خواہ انیک جنم (جاتی - یونیاں) بیچ میں آ چکی ہوں - اور دیش سے ویؤ دھان (فاصلے) کا مطلب یہ ہے - کہ خواہ کروڑوں اربوں میلوں کا فاصلہ پڑ گیا ہو - اور کال ویؤ دھان سے یہ مراد ہے کہ خواہ ہزاروں لاکھوں برس گذر چکے ہوں - تو بھی واسنائیں سدا تی رہتی ہیں - اور اس طرح اُن کے سدا بنے رہنے کا کارن یہ ہے - کہ سمرتی اور سنسکار دونو ایک سے بنے رہتے ہیں - مطلب یہ کہ خواہ ہزار یونیاں بدل جائیں - لاکھوں کروڑوں میلوں کا فاصلہ ہو جائے - اور خواہ کتنے ہی لاکھ برس گذر جائیں تو بھی سمرتی اور

سنسکار جب تک اپنے مطابق پھل نہیں دے لیتے ۔ تب تک سدا بنے رہتے ہیں ۔ ہزار ہا جُونیوں کے بُھگت لینے کے بعد بھی جب پھر منش جنم ہوگا تو وہی سوئی ہوئی سمرتی پھر جاگ کر منش کو سے بیوہار کرنے لگیگی ۔ سمرتی اور سنسکار کبھی نشٹ نہیں ہوتے دبے رہتے ہیں ۔ جب کوئی پرگٹ کرنے والا کارن سامنے آجاتا ہے ۔ تو جھٹ پرگٹ ہو جاتے ہیں ۔ بس جاتی ۔ دیش اور کال کا نزدیک یا دُور ہونا واسناؤں کے پرگٹ ہونے میں کارن نہیں ہے ۔ بلکہ ان کا کارن اپنا اپنا ابھی ویَنجک (وسیلہ) ہے ۔ جن کا ابھی ویَنجک (وسیلہ) مل جاتا ہے ۔ وہ سنسکار خواہ دُور کے ہوں یا نزدیک کے .... سمرتی پیدا کر دیتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے ۔ کہ کئی سال کی بھُولی ہوئی بات اپنے پرگٹ کرنے والے کارن کے ملتے ہی یاد آجاتی ہے ۔ جس سے بہت تعجب ہوتا ہے ۔ کہ اتنی مدت کی بات مجھے یاد آگئی ۔ مگر اس میں تعجب کرنے کی کوئی بات نہیں ۔ کیونکہ چت میں اس کے سنسکار موجود تھے ۔ جب ان کو ابھی ویَنجک (وسیلہ) ملا ۔ تبھی انہوں نے سمرتی پیدا کر دی ۔ اسی طرح جنمانتر کی واسنائیں بھی اپنے اپنے کارن کے ملنے سے پرگٹ ہو جاتی ہیں ۔ جب کرم کا پھل یہ ہے ۔ کہ آدمی فلاں پشُو یونی میں جائے ۔ تو وہ کرم اس پشُو یونی (جنم) کی واسناؤں کے کارن (وسیلہ) بن جاتے ہیں ۔ خواہ اس کے پہلے اس جنم اور اس جنم میں کتنے ہی دوسرے جنم گذر جاویں یا کتنا ہی فاصلہ ہو جاوے اور کتنا ہی کال بھی گذر جاوے ۔ اس طرح چت میں بے شمار سنسکار پڑے رہتے ہیں ۔ ان میں سے وہی پرگٹ ہوتے ہیں ۔ جن کو وسیلہ مل جاتا ہے ۔ اور وسیلہ اس کے وہ کرم ہیں ۔ جو اس کو پشُو کے جنم میں لائے ہیں ۔ اس لئے وہ انہیں سنسکاروں کو پرگٹ کرتے ہیں دُوسروں کو نہیں ۔

دسواں سوتر۔ واسنائیں انادی ہیں

तसामनादित्वं चाशिषो नित्यत्वात्।

سُوتر۔ تاسام انادِتوم ۔ چاشِشو نِتیہ توات (۱۰)

پدارتھ۔ (تاسام) اُن واسناؤں کی (انادِتوم) انادِ نا ہے (اشِشو نِتیہ توات (۱۰) اچھا کے نتیہ ہونے سے (۱۰)

ارتھ۔ اچھا یا کلیان کی کامنا کے نتیہ ہونے سے واسنائیں بھی انادی ہوتی ہیں

ویاکھیا۔ ہر ایک جیو سدا اس بات کی اِچھا یا کامنا کرتا ہے۔ کہ وہ سدا بنا رہے۔ یا اسس کا سدا کلیان ہو۔ اس اِچھا یا کامنا کے سدا بنے رہنے کا کارن واسناؤں کا موجود ہونا ہے۔ اس لئے واسناؤں کو سُوتر میں انادی کہا ہے۔ انادی کا مطلب پرواہ سے انادی ہونا ہے۔ جا چکا ہے۔ کہ سکام کرم کرنیوالا ہمیشہ اپنے لئے شبھ پھل کی کامنا کرتا ہے یہ پھل کی کامنا پھل ملنے پر واسنا پیدا کرتی ہے۔ اور واسنا سے پھر ویسی ہی پھل کی اِچھا پیدا ہوتی ہے۔ یہ چکر برابر اسی طرح جنم جنمانتر سے چلا آتا ہے۔ اور مکتی ہونے تک برابر اسی طرح چلتا رہے گا۔ اس لئے واسنائیں انادی ہیں

مندرجہ بالا تین سوتروں کا سیدھا مطلب

یہ ہے۔ کہ جیسا کرم پھل ہونے کو ہوتا ہے۔ ویسی ہی واسناؤں کا ظہور ہوتا ہے۔ اگر کوئی کرم پھل سے دیوتا ہونے والا ہے۔ تو وہی واسنائیں پرگٹ ہونگی۔ جن سے وہ دیوتا بنے نہ کہ وہ واسنائیں جن سے وہ نرک میں جانے ساگر ایسی واسنائیں اس میں ہیں۔ تو وہ ابھی دبی پڑی رہنگی۔ جب ان کا وقت آوے گا تو پرگٹ ہونگی۔

سمرتی اور سنسکاروں کا روپ ایک سا ہوتا ہے - یہی کارن ہے - کہ جاتی - دیش اور کال کے اختلاف پر بھی انتر نہیں پڑتا - کسی کو کسی کرم پھل سے بلّی بننا ہے - تو یہ کرم پھل انہیں سنسکاروں کے ذریعے ہوگا - جو اُسے بلّی بنا سکتے ہیں - اگر بلّی بنانے والے سنسکاروں کے درمیان کال - دیش اور جاتی کا بھید آ گیا ہے - تو ان کا کچھ اثر نہ ہوگا - دوسرے لفظوں میں یہ کہا جا سکتا ہے - کہ کسی جیو نے کسی جنم میں بلّی ہونے کے سنسکار بنائے تھے - وہ سنسکار اس جیو میں پوشیدہ طور سے بنے رہے - دوسرے جنم میں وہ جیو کسی اور دیش اور دوسری جاتی میں پیدا ہوا - ارتھات بیل بنا - تو بلّی بننے کے سنسکار جو اس نے پہلے جنم میں بنائے تھے - ویسے ہی گپت پڑے رہے - اُن سے کچھ کام نہ پڑا - اس طرح یہ جیو انیک جنم دھارن کرتا گیا - اور اس میں ہزاروں سالوں کا وقت گذر گیا - مگر بلّی بنانے والے سنسکاروں کا ابھی کچھ کام نہ پڑا - اب انیک جنم جنمانتروں کے بعد وہ کرم پھل پک گیا - جس کا نتیجہ بلّی بننا ہے - تو اس وقت انہیں واسناؤں کا ظہور ہوگا جو اس کرم پھل کو سدّھ کر سکتی ہیں - ان کے پرگٹ ہوتے ہی وہ جیو بلّی بن جائے گا - یہ بات یاد رہے - کہ جس جنم میں اس نے بلّی بننے کے سنسکار بنائے تھے - اُسے اب ہزاروں سال گذر گئے - اور وہ جیو انیک دیشوں اور انیک جاتیوں میں جنم لے چکا ہے - مگر وہ بلّی بننے کے سنسکار اب تک بنا پھل کے ہی چلے آتے تھے - اب اُن کا کرم ویپاک ہو گیا - پھل دینے کا وقت آ گیا - تو اس جیو کے لئے بلّی بننا ضروری ہو گیا - اس بلّی کے جسم میں بلّی کے سوبھاؤ کے مطابق ہی واسنائیں ہونگی - منش شریر کے مطابق نہیں - سمرتی سنسکاروں سے ہوتی ہے - اور سنسکار سمرتی سے ہوتے ہیں - جب جیسا کرم ویپاک ہوگا - ویسے ہی سنسکار پرگٹ ہو جاویں گے اور ویسی ہی سمرتی بھی ہوگی - خواہ ان میں دیش - کال اور جاتی کا کتنا ہی لمبا ... انتر کیوں

نہ پڑ گیا ہو۔

سنسکاروں کی پیدائش کا بھی کوئی آدی کال (آغاز کا وقت) نہیں ہے۔ کیونکہ جیو کی اِچھا (کلیان یا سدا بنے رہنے کی کامنا) سدا ہی رہتی ہے۔ کبھی اس کا خاتمہ نہیں ہوتا۔ جب اِچھا انادی ہے تو سنسکار بھی انادی ہیں اور برابر پیدا ہوتے رہتے ہیں۔

سوتر گیارہ ـــ سنسکاروں کا ہیتو بندھن

हेतुफलाश्रयालम्बनैः संगृहीतत्वादेषा-मभावे तदभावः।

سُوتر۔ ہیتو پھل آشرے آلمبنئی سنگرہیت توادیشام ابھاوے تدبھاوہ

شبدارتھ۔ (ہیتو پھل آشرے آلمبنئی) ہیتو پھل آشرے اور آلمبن سے (سنگرہیت توات) واسناؤں کے سنگرہ ہونے سے (ایشام) ان ہیتو وغیرہ کے (ابھاوے) ابھاو میں (تدابھاو) ان واسناؤں کا بھی ابھاو ہوتا ہے۔

ارتھ۔ ہیتو۔ پھل۔ آشرے اور آلمبن سے واسنائیں سنگرہ ہوتی ہیں۔ اس لئے ان چاروں کے ابھاو سے ارتھات مٹ جانے پر واسناؤں کا بھی ابھاو ہو جاتا ہے۔

ویا کھیا۔ سوال ہوتا ہے۔ کہ جب واسنائیں انادی ہیں۔ تو ان کا ابھاو نہیں ہونا چاہیئے۔ اور جب واسنائیں بنی رہتی ہیں۔ تو پھر موکش کیسے مل سکتی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ہیتو[۱]۔ پھل[۲]۔ آشرے[۳] اور آلمبن[۴]۔ ان چار بندھنوں سے واسناؤں کے سنسکار بندھے ہوئے ہیں۔ مطلب کہ واسنائیں اننت ہونے پر بھی سب کی سب ہیتو پھل۔ آشرے اور آلمبن میں سنگرہ ہو جاتی ہیں۔ –

(۱) اودیا آدی کلیش اور شکل وغیرہ کرم کو ہیتو کہتے ہیں (۲) جاتی - آیو اور بھوگ کا نام پھل ہے (۳) اودھ کار سہت چت (من) واسناؤں کا بھنڈار ہونے سے آشرے کہلاتا ہے اور (۴) اندریوں کے وشیوں کو آلمبن کہتے ہیں - ان ہیتو وغیرہ چار کارنوں کے موجود رہنے سے واسنائیں پیدا ہوا کرتی ہیں - ان کا ابھاو ہونے سے واسناؤں کا بھی ابھاو ہو جاتا ہے اور واسناؤں کا ابھاو ہونے سے موکش مل جاتی ہے - مطلب یہ کہ صرف موکش ہو جانے پر ہی واسناؤں کا ابھاو ہوتا ہے اور کسی طرح سے نہیں -

مکتی کی اوستھا میں بھی واسناؤں کا اتینت ابھاو نہیں ہوتا بلکہ وہ اتیت (زمانہ ماضی) میں چلی جاتی ہیں - یہ بات اگلے سوتر میں بتلاتے ہیں -

سوتر بارہ - واسنائیں سوروپ سے نشٹ نہیں ہوتیں

अतीतानागतं स्वरुपतोऽस्त्यध्वभेदाद्धर्माणाम्

سوتر - اتیت اناگتم - سوروپتو استی - ادھو بھیدات دھرمانام (۱۲)

شبدارتھ (اتیت اناگتم) بھوت (ماضی) اور بھوشیت (مستقبل) (سوروپتہ) سوروپ سے زمان (استی) ہیں - کیونکہ (دھرمانام) دھرموں کا (ادھو بھیدات) کال سے بھید ہوتا ہے -

ارتھ - بھوت (ماضی) اور بھوشیت (مستقبل) سوروپ سے ورتمان ہیں کیونکہ دھرموں (کاموں) کا کال سے بھید ہوتا ہے (کارن میں بھید کچھ نہیں ہوتا) ویاکھیا - واسناؤں کے ناش کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ سوروپ سے ہی نشٹ ہو جاتی ہیں - بلکہ وہ ورتمان اوستھا کو چھوڑ کر بھوت (ماضی) کی حالت کو چلی جاتی ہیں - یہی ناش ہے - وہ سدا اپنے کارن میں بنے رہتے ہیں - بھید ان کا

صرف ماضی ۔ حال اور مستقبل اوستھا کے بھید سے ہوتا ہے ۔ جب تک وہ مستقبل کی حالت میں ہیں ۔ تب تک وہ اپنا کام نہیں دکھلاتے اور پھر جب زمانہ ماضی میں چلے جاتے ہیں ۔ تب بھی اپنا کام بند کر دیتے ہیں ۔ اسی طرح واسناؤں کا بھی سوروپ سے ناش نہیں ہوتا ۔ بلکہ وہ ماضی کی اوستھا میں چلی جاتی ہیں ۔ اور اس لئے اپنا کام جاتی آیو اور بھوگ نہیں دکھلاتیں ۔ اسی کا نام مکش ہوتا ہے ۔

مطلب یہ کہ ہر ایک وستو ماضی ۔ حال اور مستقبل تین حالتوں میں رہتی ہے اس لئے زمانہ حال کی طرح ماضی اور مستقبل کی بھی ہستی ماننی پڑتی ہے ۔ یہ بات ایک مثال سے واضح ہو جاویگی ۔ رام داس یگیہ کر رہا ہے ۔ یہ زمانہ حال کی اوستھا ہے ۔ یگیہ ختم ہونے کے بعد یہ اوستھا زمانہ حال سے نکل کر زمانہ ماضی میں چلی جاویگی اور تب کہیں گے کہ رام داس یگیہ کر رہا تھا ۔ سوروپ میں فرق ضرور آگیا ہے ۔ مگر یہ کوئی نہیں کہہ سکتا ۔ کہ رام داس یگیہ کر رہا تھا ۔ یہ بات جھوٹ یا استیہ ہے ۔ اس لئے ماضی کی ہستی ماننی پڑتی ہے ۔ اب مستقبل میں اس کا روپ یہ ہوگا کہ "رام داس یگیہ کریگا" اسی طرح مستقبل کی یہ بات پہلے زمانہ حال میں بدلی اور آخر کار زمانہ ماضی میں چلی گئی ۔ اس لئے مستقبل کی ہستی بھی ماننی لازمی ہے ۔ چونکہ ماضی اور مستقبل کی ستا حقیقی ہے ۔ اس لئے اگرچہ زمانہ حال میں واسنا کا ابھاؤ ہو گیا ۔ مگر ماضی میں چلے جانے سے اس کا بالکل ابھاؤ نہیں ہوا ۔ موکش پراپتی کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ ورتمان کال میں چت واسنا رہت ہو ۔ اس لئے واسنا کا اتینت ابھاؤ نہ ہونے سے بھی وہ مکتی کی پراپتی میں رکاوٹ کا کارن نہیں ہو سکتی ۔

سوتر تیرہ - سارے دھرم گن روپ ہیں

ते व्यक्तसूक्ष्मा गुणात्मानः।

سوتر - تے ویکت سوکھشما گن آتماناہا (۱۳)

شبد ارتھ (تے) وہ دھرم ارتھات کاریہ (ویکت سوکھشما ہا) پرگٹ اور سوکھشم (گن آتماناہا) گن سوروپ ہیں

ارتھ - وہ دھرم ارتھات کاریہ ویکت اور سوکھشم گن سوروپ ہیں

ویاکھیا - جو دھرم (کاریہ) ورتمان (زمانہ حال) میں ہیں - وہ ویکت ہیں - اور جو اتیت اور اناگت (ماضی اور مستقبل میں) ہیں - وہ سوکھشم (مخفی) ہیں - یہ سارے دھرم مہتتو سے لے کر بھوت بھوتک تک سب کے سب گنوں کی کمی بیشی کا ہی نتیجہ ہیں - مطلب یہ کہ پرکرتی کے تین گن ست - رج اور تم ہی ورتمان میں پرگٹ اور ماضی اور مستقبل میں سوکھشم ہوتے ہیں - یا پرکرتی کے تینوں گن ہی ورتمان میں ویکت اور ماضی اور مستقبل میں اویکت یا سوکھشم رہتے ہیں

سوال - اگر تینوں گن ہی سب جگہ مُول کارن ہیں تو ان سے پیدا ہوئی وستو ایک کیسے کہلا سکتی ہے - اس بارے میں کہتے ہیں - کہ

سوتر چودہ پرنیام ایک ہی ہے

परिणामैकत्वाद्वस्तुतत्त्वम्।

سوتر - پرنیام ایک توات وستو تتوم (۱۴)

شبد ارتھ - (پرنیام ایک توات) پرنیام کے ایک ہونے سے (وستو تتوم) وستو کی ایکتا ہوتی ہے - (۱۴)

ارتھ - پرنیام کے ایک ہونے سے وستو کی ایکتا سِدھ ہوتی ہے

تشریح - اگرچہ گن تین ہیں - مگر وہ مل کر ایک پرنیام کو پیدا کرتے ہیں - جیسے بتی تیل اور اگنی مل کر ایک دوسرے کو مدد دیتے ہوئے ایک روشنی کو پیدا کرتے ہیں

اسی طرح تینوں گن مل کر پرش کے استعمال کے لئے الگ الگ چیزوں کو الگ الگ روپ میں پیدا کرتے ہیں۔ سو اگرچہ گن بہت ہیں۔ تو بھی … ان کا پرینام ایک ہونے میں کوئی وِرودھ نہیں ہے۔ یہاں جگت کو گنوں کا کاریہ بتلایا ہے۔ مگر وگیان وادی بودھوں کا کتھن ہے۔ کہ وگیان سے الگ کوئی بھی وستو نہیں ہے۔ وگیان ہی پرتھوی - سورج چاند وغیرہ انیک روپوں سے پرتیت ہوتا ہے۔ اس میں وہ دلیل یہ دیتے ہیں۔ کہ کسی چیز کے ہونے میں گیان ہی پرمان ہے۔ بنا گیان کے کسی چیز کا ہونا پرمان نہیں ہو سکتا۔ اگر گیان کے سوا کوئی اور وستو ہوتی۔ تو گیان کے بنا بھی معلوم ہو جاتی۔ گیان بنا وستو کے بھی رہتا ہے جیسے خواب میں مگر وستو بنا گیان کے نہیں ہوتی۔ اس لئے وگیان کے سوا کوئی وستو ہے ہی نہیں۔ اور وہ وگیان چت روپ ہی ہے۔ اور ہر ایک کا چت انادی واسناؤں سے منقش ہے اس لئے اس کو اپنی اپنی واسنا کے مطابق الگ الگ چیزیں پرتیت ہوتی ہیں۔ نہ کہ حقیقت میں باہر کوئی چیزیں ہیں۔

اس کے جواب میں یوگ شاستر کہتا ہے کہ یہ بات نہیں ہے۔ بیرونی وستو الگ ہے اور من کا گیان الگ ہے ارتھات وستو اور گیان دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ بودھوں کے مندرجہ بالا مت کا کھنڈن کرتے ہوئے اگلے سوتر میں یہی بات بتلاتے ہیں۔

سوتر پندرہ — وستو اور چت الگ الگ ہیں

वस्तुसाम्ये चित्तभेदात्तयोर्विभक्तः पन्थाः।

سوتر - وستو سامیے چت بھیدات تیور وبھکتا پنتھاہ

شبدارتھ (وستو سامیے) وستو کے (چت بھیدات) گیانوں کے بھید سے (تیو) ان دونو (چت اور وستو) (وبھکتا پنتھاہ) کا الگ الگ مارگ ہے۔

ارتھ - وستو کے ایک ہونے پر بھی چت کے بھید سے ان دونو (چت اور وستو)

کا مارگ الگ الگ ہے۔ (۱۵)

تشریح } آچاریہ بودھ مت کا کھنڈن کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ چت کے بھید سے ایک ہی وستو انیک روپوں میں دیکھی اور مانی جاتی ہے۔ جیسے عورت ایک وستو ہے۔ اس سے پتی کے چت کو سکھ۔ سوکن کے چت کو دکھ اور سنیاسی کے چت کو ویراگیہ ہوتا ہے۔ اگر استری روپ وستو چت سے الگ ستا والی نہ ہوتی۔ تو مندرجہ بالا الگ الگ چت والے افراد اس استری کو الگ الگ روپ میں نہ دیکھ سکتے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ چت اور گئے وستو دونو الگ الگ آزاد ہستی والے ہیں۔ خلاصہ یہ کہ ایک ہی وستو الگ الگ بھاو پیدا کرتی ہے جیسے ایک ہی استری ہے اس سے کوئی پریم کرتا ہے کوئی نفرت کرتا ہے۔ کسی کو وہ سندر دکھائی دیتی ہے کسی کو بری لگتی ہے۔ اگر بودھوں کے خیال کے مطابق وستو کی ہستی نہ ہوتی۔ تو یہ الگ الگ بھاو کیسے پیدا ہوتے؟

سوال۔ یہ مانا کہ وستو گیان سے الگ ہے۔ تو بھی اس کی ہستی چت کے ادھین ہی ہو سکتی ہے۔ جب ہم اس کو جانتے ہیں۔ تب کہ سکتے ہیں۔ کہ وہ ہے۔ گیان سے الگ کال میں اُن کے ہونے میں کوئی پرمان نہیں ہو سکتا۔ اس بارے میں کہتے ہیں کہ

سوتر سولہ ــــ وستو ایک چت کے آدھین بھی نہیں

न चैकचित्ततन्त्रं वस्तु तदप्रमाणकं तदा किं स्यात्

سوتر۔ نہ۔ چیک۔ چت تنترم۔ وستو۔ تد پرمانکم تدا کم سیات

شبدارتھ۔ (وستو) وستو (نہ چ) ایک چت تنترم کم ایک چت کے آدھین بھی نہیں ہے (تت) وہ (اپرمانکم) بنا پرمان کے (تدا) اس وقت (کم سیات) کیا ہوگی؟

ارتھ - گراہیہ وستو ایک چت (گیان) کے آدھین بھی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جب اس وستو میں پرمان (چت) نہ لگا ہو۔ اس وقت کیا ہوگا؟

ویاکھیا - یہی نہیں۔ کہ چت ہی ایک وستو ہو۔ بلکہ یہ بھی ہے۔ کہ وستو ایک ہی چت کے آدھین بھی نہیں رہتی۔ اگر گھر سے ہٹ کر ایک چت باغ میں لگ جاوے۔ تو کیا گھر بنا چت (گیان) کے ہے؟ اگر ہے۔ تو دوسروں کو اس گھر کا گیان کیسے ہوتا ہے؟ کیونکہ مانا تو یہ تھا۔ کہ وستو ایک ہی چت کے آدھین ہے مگر یہاں یہ ثابت ہو گیا۔ کہ جہاں وستو اور چت دونو الگ الگ ستا ہیں۔ وہاں وستو ایک ہی چت کے آدھین بھی نہیں ہے۔

سوال - اگر باہر کی وستوئیں چت سے الگ اپنی سوتنتر (الگ ہستی) رکھتی ہیں۔ تو ان کا کسی وقت گیان ہوتا ہے۔ اور کسی وقت نہیں ہوتا۔ اس کی کیا وجہ ہے اس کا جواب اگلے سوتر میں دیا ہے۔

سوتر سترہ ——— باہیہ شے گیات اور اگیات ہے

तदुपरागापेक्षित्वाच्चित्तस्य वस्तु ज्ञाताज्ञातम्।

سوتر - تد اُپ راگاہ - اپیکشتوات - چتسیہ وستو - گیاتا اگیاتم (۱۷)

شبدارتھ (تد اُپ راگا اپیکشتوات) اس کے اُپ راگ کی اپیکشا سے۔ (چتسیہ) چت کو (وستو) وستو (گیاتا اگیاتم) معلوم اور نا معلوم ہوتی ہے۔ (۱۷)

ارتھ - چت کو وستو جاننے میں اسکے اُپ راگ کی اپیکشا (حاجت) ہوتی ہے۔ اس لئے وہ وستو معلوم اور نا معلوم ہوتی ہے۔ (۱۷)

ویاکھیا - وستو کا ہونا ایک بات ہے اور اس کا جاننا دوسری بات ہے اس کے جاننے کے لئے چت کے ساتھ اس کا سمبندھ ہونا چاہیئے۔ اور وہ سمبندھ اس

طرح پیدا ہوتا ہے؟ باہر کی چیزوں کا سمبندھ جب اندریوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ تو اندریوں کے ذریعے ان کا عکس چیت پر پڑتا ہے۔ یہی باہر کی چیزوں کا چیت کے ساتھ سمبندھ ہے۔ اس کو اُپ راگ کہتے ہیں۔ اس سمبندھ سے وہ وستو گیات ارتھات معلوم ہوتی ہے۔ اور جب یہ اُپ راگ نہیں ہوتا۔ تو وستو اگیات (نامعلوم) رہتی ہے۔

سوال - جس طرح وستو گیات اور اگیات ہوتی ہے۔ اسی طرح کیا چیت کی ورتیاں بھی گیات اور اگیات ہوتی ہیں؟ اس کا جواب آگے دیتے ہیں کہ

سوتر اٹھارہ - چیت کی ورتیاں سدا گیاتا ہوتی ہیں

सदा ज्ञाताश्चित्तवृत्तयस्तत्प्रभोः पुरुषस्यापरिणामित्वात्।

سوتر - سدا گیاتا شچت ورتی اَس تت پربھوہ پُرشسیہ اپری نام توات

شبدارتھ (چیت ورتیہ) چیت کی ورتیاں (سدا گیاتا) سدا گیاتا ہوتی ہیں۔ تت پربھو پُرشسیہ اسکے پربھو پُرش کے (اپری نام توات) تغیر پذیر نہ ہونے سے

ارتھ - اس (چیت) کے پربھو پرش (آتما) کے لاتغیر ہونے سے چیت کی ورتیاں سدا گیاتا ہوتی ہیں۔ (۱۸)

ویاکھیا - باہر کی چیزوں کا چیت کے ساتھ اندریوں کے ذریعے سمبندھ ہوتا ہے جب وہ سمبندھ ہوتا ہے۔ تو وستو گیات ہو جاتی ہے۔ اور جب سمبندھ نہیں ہوتا تو وستو اگیات رہتی ہے۔ پس چیت کے تغیر پذیر ہونے سے وستو کا گیان پراپت کرنے کے لئے اس کے سامنے ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر چیت کے سوامی پُرش (آتما) کو اس طرح کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ وہ لاتغیر ہے۔ اس لئے سدا چیت کی ورتیوں

کو جانتا ہے - اس طرح چت اور چتی کا یہ بھید ہے - کہ چت بیرونی وستو کے
سمبندھ سے اس کی شکل میں بدل جاتا ہے اور چتی (آتما) بنا بدلے (لاتغیر
رہ کر) ہی اس تغیر پذیر چت کو دیکھتا ہے۔

سوال - جب چت ہی آگ کی طرح وستو کا اور اپنے آپ کا بھی پرکاشک
ہو سکتا ہے - تو اس سے الگ آتما ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کا جواب اگلے
سوتر میں دیتے ہیں۔

انیسواں (۱۹) سوتر - چت درشیہ ہونے سے اپنا پرکاشک آپ نہیں ہو سکتا

न तत स्वाभासं दृश्यत्वात्।

سوتر - نہ تت سوابھاسم درشیہ توات (۱۹)

شبدارتھ (تت) وہ (درشیہ توات) درشیہ ہونے سے (نہ ابھاسم) اپنا
پرکاشک آپ نہیں ہے (۱۹)

ارتھ - چت اپنا پرکاشک آپ نہیں ہے - کیونکہ وہ درشیہ ہے - (۱۹)

ویاکھیا - جیسے بیرونی اندریاں اور شبد وغیرہ وشے درشیہ ہیں اور اپنے پرکاشک
آپ نہیں ہیں - اسی طرح چت بھی درشیہ ہے - وہ بھی اپنا پرکاشک آپ نہیں
ہو سکتا - اور نہ ہی یہاں آگ کی مثال راست آسکتی ہے کیونکہ اگنی جڑ روپ ہونے
سے اپنے آپ کو آپ نہیں جان سکتی - اس کو جاننے کے لئے بھی اگنی سے الگ اس کے
گیان کی ضرورت ہے - اسی طرح چت بھی جڑ ہے - اس کو جاننے کے لئے الگ
پرکاش کی ضرورت ہے - اور وہ چتی ارتھات آتما ہے -

چت کے درشیہ ہونے میں پرمان یہ ہے کہ چت میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں وہ
سدا دکھائی دے جاتی ہیں - جیسے - کرودھ - راگ دویش وغیرہ چت کے پرینام

(تبدیلیاں) ہیں ۔ میں ڈرا ہوا ہوں ۔ میں غضبناک ہوں ۔ میرا اس میں پریم ہے یا میری اس سے دشمنی ہے وغیرہ گیان پرگٹ کرتے ہیں ۔ کہ چت میں جو یہ کرودھ وغیرہ درشیہ ہوتے ہیں ۔ وہ کسی دوسرے سے دیکھے گئے ہیں ۔ وہ دوسرا کون ہے ؟ درشٹا ارتھات چت کا سوامی پرش ارتھات آتما ہی ہے ۔ اب وگیان وادیوں کے مت کے اور بھی دوش دکھلاتے ہیں ۔

سوتر بیس ۔ آتما چت سے الگ لاتغیر ہے

एकसमये चोभयानवधारणम् ।

سوتر ۔ ایک سمئے چو اُبھیا ان اودھارنم (۲۰)

شبدارتھ (چ ایک سمئے) اور ایک وقت میں (اُبھیان اودھارنم) دونو کا گیان بھی نہیں ہو سکتا ۔ (۲۰)

ارتھ ۔ اور ایک وقت میں چت اور وشے دونو کا گیان بھی نہیں ہو سکتا ۔

دیاکھیا ۔ اگر آتما کی سوتنتر ستا (جداگانہ ہستی) نہ مانی جاوے ۔ اور چت کو ہی سب کچھ سمجھ لیا جاوے ۔ جیسا کہ وگیان وادی مانتے ہیں ۔ تو اس کا پھل یہ ہوگا کہ چت اور اس کے وشے گھٹ پٹ وغیرہ کا ایک وقت میں گرہن نہ ہو سکیگا ارتھات چت اور وشے دونو کا ایک وقت میں گیان نہ ہو سکیگا ۔ چت اور اس کے وشے گھٹ پٹ وغیرہ دونو مادی ہونے سے جڑ ہیں اور تغیر پذیر یا فانی بھی ایک چت نے ایک وشے کو گرہن کرنا چاہا ۔ جس وقت چت نے چاہا ۔ اس لمحہ کے بعد چت بھی بدل گیا اور جس چیز کو گرہن کرنا چاہا ۔ وہ بھی بدل گئی ۔ اس طرح لمحہ لمحہ میں چت اور اس کے وشے گھٹ پٹ وغیرہ کے بدلتے رہنے سے دونو کا ایک وقت میں گرہن نہ ہو سکیگا ۔ مگر گرہن ہوتا ہے ۔ دونو کا ایک وقت میں گیان ہوتا ہے

اس لئے ماننا پڑے گا۔ کہ آتما چت سے جدا اور لاتغیر ہے۔

سوتر اکیس[21] - ایک چت دوسرے چت کا پرکاشک نہیں ہو سکتا

चित्तान्तरदृश्ये बुद्धिबुद्धेरतिप्रसङ्गः स्मृतिसंकरश्च।

سوتر ۔ چت آنتر درشئے بدھی بدھے رتی پرسنگا ۔ سمرتی سنکرشچ

شبدارتھ ۔ (چت آنتر درشئے) پہلا چت دوسرے چت کا درشیہ ہونے پر (بدھی بدھے) چت کے چت کی (اتی پرسنگا) انوستھا ہوگی (سمرتی سنکرا ہا ۔ چ) اور سمرتی کا سنکر (گڑبڑی) بھی (۲۱)

ارتھ ۔ اگر پہلے چت کو دوسرے چت کا درشیہ مانا جائے تو چت کے چت کی انوستھا ہوگی ۔ اور سمرتی کا سنکر (گڑبڑ) ہو جائے گا (۲۱)

ویاکھیا ۔ اگر اناتم (وگیان) وادی یہ دلیل پیش کریں ۔ کہ ایک چت کو دوسرے چت کا درشٹا مانیں ۔ تو پھر اس درشٹا چت کو بھی درشیہ ہونا پڑے گا اور اس کا درشٹا ایک تیسرے ہی چت کو ماننا پڑے گا ۔ اسی طرح جو جو درشٹا ہوگا ۔ اس کو درشیہ اور اس کے لئے الگ الگ دوسرے چتوں کو درشٹا ماننا پڑے گا ۔ اور اس طرح چت کا چت اور پھر اس کا چت ماننا روپ ان وستھا دوش پراپت ہوگا ۔ اس لئے ایک چت کو دوسرے چت کا درشٹا ماننا ٹھیک نہیں ۔

---

[1] ۔ انسان کس سے پیدا ہوئے منو سے ۔ منو کہاں سے پیدا ہوا ۔ برہما سے برہما کہاں سے پیدا ہوئے وشنو سے ۔ اسی طرح لگاتار سوال کرتے جانے سے کچھ فیصلہ نہیں ہو سکتا ۔ فیصلہ ہونا تو دور رہا ۔ سوالوں کا جواب دینا مشکل ہو جاویگا ۔ اسی کو ان اوستھا دوش کہتے ہیں

اس کے سوا دوسرا دوش یہ آویگا - کہ سمرتی میں بھی گڑبڑ ہو جاویگی - چت سمرتی
کا بھنڈار ہے - چت کے پہلے درشٹا اور پھر درشیہ بننے روپ چکر میں آنے سے
سمرتی میں بھی سنکرتا (گڑبڑی) آجاوے گی - ان دوشوں سے بچنے کا اپائے یہی
ہے - کہ آتما کی سوتنترستا سویکار کی جاوے -

سوال - اگر چت نہ اپنا پرکاشک آپ ہے اور نہ دوسرے چت کا درشیہ ہوتا
ہے - تب چت کا انوبھو کیسے ہوتا ہے؟ یہ سوال کھڑا کر کے اب آچاریہ اپنا سدھانت
بتلاتے ہیں - کہ

سوتر بائیس[22] ـــــــ چت کی تبدیلیوں کو پرش انوبھو کرتا ہے

चितेरप्रतिसंक्रमायास्तदाकारापत्तौ
स्वबुद्धिसंवेदनम्।

سوتر - چتےرپرتی سنکرمایاس تداکار آپتّو - سوبدھی سنویدنم (۲۲)
شبدارتھ - (چتّے) چیتی ارتھات آتما میں (اپرتی سنکرمایا) کوئی کریا نہیں ہوتی - وہ
(تداکار آپتّو) تداکار ارتھات چت کار ہونے پر (سوابدھی سنویدنم) اپنی بدھی کا انوبھو کرتا ہے
ارتھ - اگرچہ چیتی (آتما) میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی تو بھی وہ چت کے سمان سروپ
ہونے میں اپنی بدھی کا انوبھو کرتا ہے -

ویاکھیا - کسی وستو کے جاننے کے وقت جیسے چت میں تبدیلی ہوتی ہے -
چت کے انوبھو کرنے میں چیتی (پرش) میں ویسی کوئی تبدیلی نہیں ہوتی - پرش اپنے
سروپ میں قائم رہ کر ہی چت کو دیکھ لیتا ہے - کیونکہ وہ چت روپی درشیہ کا درشٹا
ہے - مگر وہ اُسے دیکھتا ہوا اسی کے رنگ میں رنگا ہوا معلوم ہوتا ہے - جیسے چت
سکھی ہے - تو پرش بھی سکھی معلوم ہوتا ہے - اور چت دکھی ہو تو پرش بھی دکھی معلوم

ہوتا ہے۔ مگر حقیقتاً سکھ اور دکھ وغیرہ تبدیلیاں چت میں ہوتی ہیں۔ پرش (آتما) کے سوروپ میں کوئی عمل یا کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ مطلب یہ کہ پرش لاتغیر ہے۔ مگر تغیر پذیر چت پر جب اس کا عکس پڑتا ہے۔ تو وہ اسے اپنی ہی بُدھی سمجھتا ہے۔ جیسے چاند کا عکس لہروں کی وجہ سے پانی میں چلتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مگر اصل میں چاند اچل ہے۔ اسی طرح پرش کے اچل ہونے پر بھی چت جس میں پرش کا عکس پڑتا ہے۔ اپنی چنچلتا سے پرش کو چلتا ہوا پرگٹ کرتا ہے۔ اور یہ معلوم ہوتا ہے کہ پرش ہی چلائیمان ہے۔ مگر حقیقت میں یہ بات نہیں۔ پرش نشچل ہی ہے چت ہی چنچل ہے۔ جو اپنی چنچلتا سے پرش کو وستوؤں کا بھوگ کراتا ہے۔ اسی لئے یہ کہا ہے۔ کہ پرش خود نہیں چلتا۔ چلائیمان نہیں ہوتا۔ مگر بُدھی کا روپ بدلنے سے وہ اس کے دھرم کو اپنے میں لگا لیتا ہے۔ اس طرح ایک تو چت سے بیرونی وستو کو اور دوسرے چت سے آتما کو الگ ثابت کر کے اب آچاریہ یہ بتلاتے ہیں۔ کہ وگیان وادی بودھوں کو جو کہ چت سے الگ نہ تو باہیہ وستو کو مانتے ہیں اور نہ چت سے الگ آتما کو مانتے ہیں۔ ارتھات ایک چت کو ہی سب کچھ مانتے ہیں۔ ان کو یہ بھرانتی (غلط فہمی) کیوں ہوئی؟

سوتر تیئس — بھرانتی کیوں ہوئی؟

द्रष्टृदृश्योपरक्तं चित्तं सर्वार्थम्।

سوتر۔ درشٹری۔ درشیو اُپ رکتم۔ چتم۔ سروآرتھم

شبدارتھ (درشٹری درشیوپ رکتم) درشٹا اور درشیہ سے رنگا ہوا (چتم) چت (سرب آرتھم) سارے آکاروں والا ہوتا ہے۔ (۲۳)

ارتھ۔ درشٹا اور درشیہ سے رنگا ہوا چت سارے وشیوں یا آکاروں (شکلوں) والا ہے

ویاکھیا - چت پر (درشٹا) پرش (آتما) کا رنگ بھی چڑھتا ہے اور بیرونی وستوؤں کا بھی - جس وقت چت درشٹا آتما سے رنگا جاتا ہے - تب وہ درشٹا ہی معلوم ہونے لگتا ہے اور جب باہر کے درشیوں کا اس پر رنگ چڑھتا ہے - تو درشیہ معلوم ہونے لگتا ہے - اور ان دونو سے ایک ساتھ رنگا ہونے سے چت کو سرب آرتھ (سب اور درشیہ پدارتھوں) کا گیان ہوتا ہے - اس طرح چت کے درشٹا اور درشیہ دونو سے رنگا جا کر دونو کے روپ میں پرتیت ہونے سے ہی وگیان وادی بودھ مت کے ودوانوں کو چت کے ہی سب کچھ ہونے کا بھرم ہو گیا - جس سے وہ اس (چت) کے سوا درشٹا آتما اور درشیہ جگت کو ماننا غیر ضروری سمجھنے لگے مگر یہ اُن کی بھول ہے - کیونکہ درشٹا جیو اور درشیہ جگت سے اگر چت رنگا نہ جاوے تو اس چت کی قیمت مٹی کے ایک ناچیز ڈھیلے سے بڑھ کر کچھ نہیں ہو سکتی مطلب یہ کہ ایک تو چت باہر کی وستو کے آکار کو دھارن کرتا ہے - اور دوسرے آتما کی چھایا لے کر اچیتن بھی چیتن سا پرتیت ہوتا ہے - جیسے بلّور کے پاس نیلی اور لال دو چیزیں رکھ دیں - تو وہ دونو رنگ بھی اس میں پرتیت ہوں گے اور اس کا اپنا رنگ تیسرا سفید ہے - اسی طرح چیتن (آتما) کے رنگ سے رنگا ہوا چت چیتن پرتیت ہوتا ہے - جس سے بودھوں کو یہ بھرانتی ہوئی - کہ چت سے الگ کوئی چیتن نہیں - اور چت بیرونی رنگ سے رنگا ہوا تدآکار پرتیت ہوتا ہے - اس لئے ان کو یہ دوسری بھرانتی ہوئی - کہ چت ماتر ہی سارا جگت ہے - باہر کوئی وستو نہیں ہے اس طرح یہ دونو باہر کے رنگ چت میں آ جانے سے چت ہی گئے (وشے) اور گیاتا (آتما) روپ پرتیت ہوتا ہے - مگر حقیقتاً وشے (جگت) آتما اور چت الگ الگ ہیں -

سوال - جب بہت طرح کی واسنائیں جو بھوگ کا ہیتو ہیں، چت میں رہتی ہیں

تو پھر چت کو ہی بھوگتا کیوں نہ مان لیا جاوے ؟ چت سے الگ پرش (آتما) کو بھوگتا ماننے کی کیا ضرورت ہے ؟ اس کے جواب میں آچاریہ کہتے ہیں ۔

سوتر چوبیس — چت سے آتما کے الگ ماننے میں دلیل

तदसंख्येयवासनाभिश्चित्रमपि परार्थं संहत्यकारित्वात् ।

سوتر ۔ تت اسنکھیئے واسنا بھی شچترم اَپی پرارتھم سن ہتیہ کاریتوات

شبدارتھ ۔ (تت) وہ (اسنکھیئے واسنا بھی) بے شمار واسناؤں سے (چترم اپی) منقش ہوا ۔ (رنگا ہوا) بھی (پرارتھم) دوسرے کے لئے ہے (سن ہتیہ کاریتوات) جوڑ کر کام کرنے والا ہونے سے (۲۴)

ارتھ ۔ وہ چت درشٹا اور درشیہ کے ساتھ جڑ کر کام کرنے والا (مرکب) ہونے سے بے شمار واسناؤں سے رنگا ہوا بھی دوسرے (پرش یا آتما) کے لئے ہی ہے ۔

ویاکھیا ۔ جو چیز مل کر کام کی بنتی ہے ارتھات مرکب ہوتی ہے ۔ وہ ضرور اپنے سے الگ کسی دوسرے کے اُپیوگ کے لئے ہوتی ہے ۔ جیسے بستر ، گھر ، باغ وغیرہ ہیں ۔ اسی طرح ستو ۔ رج اور تم بھی باہم مل کر چت کو بناتے ہیں ۔ اس لئے چت بھی اپنے سے الگ کسی دوسرے کے استعمال کے لئے ہونا چاہیئے ۔ چت جب سکھ یا دکھ کی شکل میں بدلتا ہے ۔ تو وہ اپنے لئے نہیں ۔ بلکہ دوسرے کے لئے ہوتا ہے اور جب گیان کے روپ میں بدلتا ہے ۔ تو بھی اپنے لئے نہیں ۔ بلکہ کسی دوسرے کی مطلب براری کے لئے ہوتا ہے ۔ اس طرح چت اگرچہ بے شمار واسناؤں سے منقش ہوتا ہے ۔ تو بھی اس میں مکتی کے لئے جو تغیر و تبدل ہوتا ہے ۔ وہ دوسرے (آتما) کے لئے ہی ہوتا ہے ۔

اب اس بات کو دوسری طرح سے سمجھئے۔ کرتا (فاعل) کام کرنے میں سوتنتر (آزاد) ہوتا ہے۔ مگر چت سوتنترتا سے کچھ نہیں کر سکتا۔ اس پر اگر درشٹا کا پربھاؤ نہ پڑے۔ تو وہ خود کچھ نہیں کر سکتا۔ اور درشیہ وستوؤں کا سمبندھ نہ ہو۔ تو اسے جگت کی کسی وستو کا بھی گیان نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جب چت کی یہ حالت ہے کہ درشٹا اور درشیہ کے ساتھ پڑے رہے بغیر وہ کچھ نہیں کر سکتا۔ تو وہ درشٹا آتما کے لئے ہی ہے اور جو کچھ کرتا ہے۔ درشٹا کی پریرنا سے درشٹا کے لئے ہی کرتا ہے اس لئے وگیان وادیوں کا یہ ماننا کہ چت ہی سب کچھ ہے ٹھیک نہیں۔

انسان جب کرم کرتا ہے۔ تو وہ کرم واسنا کے روپ میں چت میں منقش ہو جاتا ہے۔ یہ واسناؤں کی لکیریں کئی طرح کے کرموں کی وجہ سے طرح طرح کے رنگ والی ہوتی ہیں۔ اور انہیں کو کرم ریکھا کہتے ہیں۔ جس کے بارے میں یہ ضرب المثل ہے۔ کہ

کرم ریکھ ٹالے نہ ٹرے۔

سوتر کا بھاؤ یہ ہے۔ کہ ان واسناؤں سے رنگ برنگی ہونے پر بھی چت اپنے میں آزاد نہیں ہے۔ کیونکہ وہ آتما کی پریرنا کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔

اس طرح دلیل سے چت اور آتما کا بھید دکھلایا ہے۔ جس کو اچھی طرح سمجھنا چاہیئے۔ اب یہ دکھلاتے ہیں۔ کہ جب یوگ کے ذریعے یہ بھید ساکشات کر لیا جاتا ہے۔ تو یہ سارا وچار آپ ہی آپ مٹ جاتا ہے

سوتر پچیس ۲۵ —— چت اور آتما کا بھید درشن

विशेषदर्शिन आत्मभावभावनाविनिवृत्तिः।।

سوتر۔ وشیش درشن آتم بھاؤ بھاونا وِنِورتی (۲۵)

شبدارتھ (وشیش درشن) آتما اور چت کا بھید دیکھ لینے والے کی (آتم بھاؤ بھاونا) آتم بھاؤ کی بھاونا (نِوِرتی) مٹ جاتی ہے (۲۵)

ارتھ - اس طرح یوگ کی مدد سے آتما اور چت کا بھید دیکھ لینے والے کی آتم بھاؤ کی بھاونا مٹ جاتی ہے - (۲۵)

ویاکھیا - وشیش درشن - آتما اور چت کے بھید کو یقینی طور سے جان یا دیکھ لینے والا یوگی -

آتم بھاؤ بھاونا - میں کون ہوں - کہاں تھا ؟ کس طرح یہاں آیا ہوں اور آگے کیا ہونگا وغیرہ کا نام آتم بھاؤ بھاونا ہے .

جب یوگی سمادھی کے ذریعے چت اور پرش کے بھید کو پوری طرح سے ساکشات کر لیتا ہے - تب وہ دیکھ لیتا ہے کہ جگت کا یہ سارا تغیر و تبدل چت کا ہی ہے - آتما کا نہیں - تب وہ میں کون تھا کہاں سے آیا وغیرہ باتوں کے جاننے کی خواہش سے چھوٹ جاتا ہے اور سمجھنے لگتا ہے کہ مرنا جینا آنا جانا وغیرہ سب باتوں کا تعلق صرف جسم اور چت سے ہے اور میں آتما ان سے بالکل الگ اجر امر ہوں - مرنے جینے کا مجھ سے کوئی سمبندھ ہی نہیں اس لئے پھر مجھے اس طرح کی چنتا کیوں کرنی چاہیئے ؟ اسی کا نام آتم بھاؤ کا مٹ جانا ہے - اس اوستھا میں یوگی سب چنتاؤں سے چھوٹ جاتا ہے

سوتر چھبیس ۲۶ - بھید درشن یا آتم ساکشاتکار کا پھل

तदा विवेकनिम्नं कैवल्यप्राग्भारं चित्तम्।

سوتر - تدا - وِویک نمنم - کیولیہ پراگ بھارم چتم (۲۶)

شبدارتھ - (تدا) تب (وویک نمنم) وویک سے گمبھیر ہوا (چتم) چت

کیولیہ پراگ بھارم) کیولیہ ارتھات موکش کی طرف پھر جاتا ہے
ارتھ - تب وویک سے گمبھیر ہوا (یا وویک کی ڈھلوان والا) چت کیولیہ ارتھات
موکش کی طرف پھر جاتا ہے یا موکش روپی سمندر میں جا گرتا ہے - (۲۶)

ویاکھیا - آتم بھاو بھاونا کے مٹ جانے پر چت وویک ارتھات آتم گیان
کی طرف جھک جاتا ہے - اور تب کیولیہ کو بآسانی پراپت کر لیتا ہے یا جیسے پانی ڈھلوان
کی طرف ہی بہتا ہے - اور سب سے نیچی جگہ میں جا ٹھیرتا ہے - اسی طرح یوگی کے چت
کا پرواہ جو پہلے پرورتی مارگ میں بہتا ہوا وشیوں کی طرف دوڑتا تھا - اب اس سے
الٹا وویک (گیان) کے مارگ میں بہنے لگتا ہے اور آخر کار کیولیہ یا موکش کے سمندر
میں جا ملتا ہے - جہاں سے وہ پھر سنسار یا وشیوں کے مارگ کی طرف نہیں مڑ سکتی

سوتر ستائیس[۲۷] - ویوتھان کی شنکا

तच्छिद्रेषु प्रत्ययान्तराणि संस्कारेभ्यः।

سوتر - تچ چھدریشو پرتیہ انترانی - سنسکاریبھیا
شبدارتھ - (تچ چھدریشو) اس کے چھدروں یا وگھنوں میں (پرتیہ انترانی)
دوسری طرف ارتھات ویوتھان کی ورتیاں (سنسکاریبھیا) سنسکاروں سے ہوتی ہیں
ارتھ - اس وویک کی طرف جھکنے والے چت کے چھدروں (وگھنوں) میں ویوتھان
کی ورتیاں سنسکاروں سے پیدا ہو جایا کرتی ہیں (۲۷)

ویاکھیا - جب تک یوگی کا چت وویک (آتم گیان) میں لگا رہتا ہے - تب
تک تو ویوتھان کی ورتیاں پرگٹ نہیں ہوتیں - مگر جب جب چت آتم گیان سے
ہٹ جاتا ہے - تب تب ویوتھان کے سنسکار ویوتھان کی ورتیوں کو پیدا کر دیتے
ہیں - اس لئے ان کو وویک کے چھدر یا وگھن کہا ہے - چت جب وویک

(آتم گیان) سے چھوٹ جاتا ہے۔ تب ویوتھان کے سنسکاروں کو اپنا کام کرنے کے لئے چھدر یا موقع مل جاتا ہے۔ مطلب یہ کہ وویک ارتھات آتم گیان کے ڈھیلا ہو جانے پر پرانے دسشے واسناؤں کے سنسکار جاگ اٹھتے ہیں جن سے کلیان مارگ میں کئی طرح کے چھدر (وگھن) پیدا ہو جاتے ہیں

سوتر اٹھائیس۲۸ - ویوتھان کے مٹانے کا اپائے

हानमेषां क्लेशवदुक्तम्।

سوتر۔ ہانم ایشام کلیش وداُکتم

شبدارتھ (ایشام ہانم) ان کی کورتی (کلیش وت) کلیشوں کی طرح (اُوکتم) کہی گئی ہے۔

ارتھ۔ کلیشوں کے ناش کی طرح ان ویوتھان کی ورتیوں کا بھی ناش کرنا چاہیئے

ویاکھیا۔ کلیشوں کے ناش کا اُپائے دوسرے پاد میں سوتر دس تک کہا ہے۔ کہ کلیش کریا یوگ سے سوکشم ہو کر آتم گیان کی اگنی سے جل جاتے ہیں اور پھر پیدا نہیں ہو سکتے۔ اسی اُپائے سے ویوتھان کے سنسکار بھی جل جاتے ہیں۔ اور ان کے جل جانے پر پھر ویوتھان کی ورتیاں پیدا نہیں ہوتیں۔

سوتر انتیس — دھرم میگھ سمادھی

प्रसंख्यानेऽप्यकुसीदस्य सर्वथा विवेक-
ख्यातेर्धर्ममेघः समाधिः।

سوتر۔ پرسنکھیانے اپی۔ اکُسیدسیہ۔ سروتھا وویک کھیاتیر۔ دھرم میگھاہ سمادھی (۲۹)

شبدارتھ۔ (پرسنکھیانے اپی) وویک کھیاتی میں بھی (اکُسیدسیہ) لالچ نہ کرنے

والے پُرشں کو (سروتھا وویک کھیاتے) سدا وویک گیان کے بنے رہنے سے
(دھرم میگھا سمادھی) دھرم میگھ سمادھی ہوتی ہے

ارتھ - جب یوگی کو پرسنکھیان (وویک کھیاتی) کا بھی لوبھ نہیں رہتا اور جب وہ وویک کھیاتی کو پورے طور پر حاصل کر لیتا ہے۔ تب یوگی کو دھرم میگھ سمادھی سِدھ ہو جاتی ہے

ویاکھیا - انترکرن اور جسم سے آتما کو بالکل الگ سمجھنے کا نام پرسنکھیان ہے جب یوگی کو اس پرسنکھیان کا بھی لوبھ باقی نہیں رہتا۔ ارتھات وہ وویک کھیاتی سے بھی مستغنی ہو جاتا ہے۔ تب وہ پورن تیاگی اور ویراگی ہو جاتا ہے۔ اور اس کا وویک گیان کمل ہو جاتا ہے۔ اس وقت یوگی پورے طور پر نشکام ہوتا ہے اور اس کا وویک گیان ایک رس سے بہنے لگتا ہے۔ اس پورن وویک کھیاتی کی اوستھا سے یوگی کو دھرم میگھ سمادھی پراپت ہو جاتی ہے۔ جس کی پراپتی کا پھل مکش ہے۔ بقول مہرشی ویاس جی یوگی سمپرگیات یوگ کو سدھ کر لینے پر پرسنکھیان کو پراپت کرتا ہے۔ اور پرسنکھیان کے سدھ ہو جانے پر دھرم میگھ سمادھی کو پراپت کر لیتا ہے۔ اس دھرم میگھ سمادھی سے ویوتھان کے سنسکار بالکل دب جاتے ہیں اور یوگی نربیج سمادھی کی طرف بہنے لگتا ہے۔

سوتر تیس - دھرم میگھ سمادھی کا پھل

ततः क्लेशकर्मनिवृत्तिः। سوتر - تتہ کلیش کرم نورتی ہی

شبدارتھ - (تتہ) اُس دھرم میگھ سمادھی سے (کلیش کرم نورتی ہی) کلیشوں اور کرموں کی نورتی ہو جاتی ہے۔ (۳۰)

ارتھ - اس دھرم میگھ سمادھی سے کلیشوں اور کرموں کی نورتی ہو جاتی ہے۔

ویاکھیا - کلیشوں کا بیان پہلے ہو چکا ہے اور کرم کا مطلب بھلے بُرے کرموں سے ہے

جو سکھ دکھ روپی پھل دینے والے ہوتے ہیں - آتما شدھ بزل اور سچدانند سوروپ ہے - مگر جب ان کلیشوں اور کرموں کا پردہ اس کے انتہ کرن پر پڑ جاتا ہے - تب آتما بے بس سا ہو جاتا ہے - جب یوگی کو دھرم میگھ سمادھی سدھ ہو جاتی ہے تب وہ پردہ ہٹ جاتا ہے - اور چت کی ملینتا بھی مٹ جاتی ہے - ارتھات وہ شدھ ہو جاتا ہے - اب شدھ آتما راستے کی روکاوٹ (کلیش اور کرم) کے ہٹ جانے سے اپنے آخری منزل مقصود (نربیج سمادھی) کی طرف چل پڑتا ہے

سوتر اکتیس[۳۱] —— سروگیتا کی پراپتی

तदा सर्वावरणमलापेतस्य ज्ञानस्यानन्त्याज्ज्ञेयमल्पम् ।

سوتر - تدا سروآورن ملا - اپے تسیہ - گیانسیہ - انتیاج گئے ام الپم

شبدارتھ - (تدا) تب (سروآورن ملا اپیتسیہ) سارے ڈھکنے والے ملوں سے نکھرے ہوئے (گیانسیہ) چت کے پرکاش (انتیات) اننت ہونے سے (گئے ام) گئے ارتھات جاننے یوگیہ (الپم) تھوڑا ہو جاتا ہے (۳۱)

ارتھ - تب کلیش اور کرموں کے مٹنے کے بعد سارے ڈھکنے والے ملوں سے الگ ہوئے (شدھ ہوئے) چت کا پرکاش اننت (بے حد) ہو جاتا ہے - اور اس سے جاننے یوگیہ وستو تھوڑی ہوتی ہے - (۳۱)

ویاکھیا - چت ستو پردھان ہونے کی وجہ سے پرکاش سوبھاو والا ہے - وہ ہر ایک وستو کو پرکاش کر سکتا ہے - مگر اب تک اس کے پرکاش کو کلیشوں اور کرموں کی واسناؤں نے ڈھانپ رکھا تھا - جیسے چندرما کی روشنی کو بادل ڈھانپ دیتے ہیں - اس لیے وہ کچھ تھوڑی سی وستوؤں کو پرکاشت کرتا تھا - سب وستوؤں کو پرکاشت

نہیں کر سکتا تھا۔ جب دھرم میگھ سمادھی سے کلیش اور کرم کے سارے پردے ہٹ گئے۔ سارے چت کے مل دُور ہو گئے۔ تب جیسے چاند بادلوں سے نکلکر چاروں طرف بے انداز روشنی پھیلا دیتا ہے۔ ویسے ہی چت کا پرکاش چاروں طرف پھیل جاتا ہے وہ چت کا پرکاش اتنا بڑا (اننت) ہوتا ہے۔ کہ کوئی بھی وستو اس سے اگیات (پوشیدہ) نہیں رہتی۔ جو کچھ ہے۔ وہ سب پرکاشت ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر کچھ اور بھی ہوتا۔ تو وہ بھی پرکاشت ہو جاتا۔ مطلب یہ کہ پرکاشمئی (گیان) بے حد ہے۔ اور اس کے مقابلے میں پرکاشیہ (رسگنیہ یا جاننے یوگیہ وستوئیں) بہت کم ہیں۔ یہ اننت پرکاش یا گیان ہی دھرم میگھ سمادھی کی پراکاشٹھا (آخری حد) ہے۔ جس کا نام گیان پرساد مات ہے۔ اس اوستھا پر پہنچ کر یوگی کو پرش اور پرکرتی (مادہ اور روح) کے سارے بھید اس طرح کھل جاتے ہیں۔ جیسے ہاتھ پر رکھا ہوا آملہ۔ اس نرمل گیان کے پرگٹ ہو جانے سے دویہ وشیوں کے درشن بھی صاف دکھائی دینے لگتے ہیں۔ تب چت بیرونی وشیوں سے بالکل ہٹ جاتا ہے اور بالکل مستغنی ہو جاتا ہے۔ اس اوستھا کا نام پر ویراگیہ ہے۔ یہ پر ویراگیہ ودیہ کھان کے سنسکاروں کو اکھاڑ دیتا ہے۔ اور چت کو نربیج سمادھی میں لگا دیتا ہے

سوتر بتیس ۳۲ — گنوں کے کاریوں کی سماپتی

ततः कृतार्थनां परिणामक्रमसमाप्तिर्गुणानाम्।

سوتر۔ تتہ کرتارتھانام پرینام کرم سماپتی رگنانام (۳۲)

شبدارتھ۔ (تتہ) تب (کرتارتھانام) کرتارتھ ہوئے (پرینام کرم) پرینام (تغیر و تبدل) کے سلسلے کی اور (گنانام) گنوں کی (سماپتی) سماپتی ہو جاتی ہے

ارتھ۔ تب کرتارتھ (شادکام) ہوئے گنوں کے پرینام کرم (تغیر و تبدل) کے

سلسلے) کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ (۳۲)

ویاکھیا۔ پہلے بتلایا گیا ہے۔ کہ گنوں کی پرورتی پرش کے بھوگ اور مکتی کے لئے ہے۔ جب تک پرش ان دونوں کو حاصل نہیں کرلیتا۔ تب تک یہ اس کے لئے پرینام کرم (جنم مرن کے سلسلے وغیرہ) کو برابر جاری رکھتے ہیں۔ پہلے یہ السشٹ (غیر مرغوب) بھوگوں میں ٹھوکریں دے کر غیر مرغوب وشیوں سے چت کو ہٹا دیتے ہیں۔ پھر اشٹ (من بھاتا ہے) بھوگوں میں الشدھی اور پرینام (ناپائیداری) وغیرہ کے دوشن دکھلا کر اس سے ویراگیہ پیدا کرکے مکتی کی طرف لے آتے ہیں۔ اور جوں جوں یہ یوگی ست مارگ پر آتا ہے۔ توں توں یہ اس کے لئے اچھے پرینام کرم (دھیہ اندریاں وغیرہ) مہیا کرتے ہوئے آخر مکتی کے لائق چت کو بنا دیتے ہیں۔ اور جب مکتی مل جاتی ہے۔ تب اس پرش کے لئے گنوں کا کوئی کام باقی نہیں رہ جاتا۔ اب یہ اس کی طرف سے شادکام ہو کر اپنا پرینام کرم (جنم مرن کا سلسلہ) بند کر دیتے ہیں۔ ارتھات اس کو جنم مرن کے بندھن میں نہیں ڈالتے۔ اس کے بعد وہ اسی طرح دوسروں کی سیوا میں لگ جاتے ہیں

سوتر تینتیس ۳۳ — پرینام کرم (سلسلہ) کیا ہے؟

क्षणप्रतियोगी परिणामापरान्तनिर्ग्राह्यः क्रमः।

سوتر۔ کھشن پرتی یوگی۔ پرینام اپرانت نرگراہیہ کرماہا (۳۳)

شبد ارتھ۔ (کھشن پرتی یوگی) کھشن (لمحہ) جس کو پرگٹ کرتا ہے۔ اور (پرینامہ اپرانت نرگراہیہ) پرینام کے خاتمہ سے جس کا گیان ہوتا ہے۔ وہ (کرم) کرم क्रम کہلاتا ہے۔

ارتھ۔ کھشن (لمحہ) جس کو پرگٹ کرتا ہے اور پرینام کے خاتمہ سے جس کا گیان

ہوتا ہے۔ وہ کرم یا سلسلہ کہا جاتا ہے۔

ویا کھیا؟

ایک پختہ اینٹ خواہ کتنی مدت کے بعد پرانی ہو۔ مگر ایک دن وہ ضرور پرانی ہو جاتی ہے۔ پہلے اس کا توڑنا مشکل تھا۔ مگر اب ہاتھ لگانے سے بکھر جاتی ہے۔ یہ پرانا پن اس میں ایک ہی دن میں نہیں آگیا۔ بلکہ ہر لمحہ اس میں تبدیلی ہوتی رہی ہے۔ پہلے لمحہ میں اس میں اتنی سوکھشم تبدیلی ہوتی ہے کہ کچھ بھی معلوم نہیں ہوتا تھا اس طرح کتنے لمحوں یا کئی دنوں یا سالوں تک میں تبدیلی ایسی سوکھشم (نامعلوم) رہتی ہے۔ کہ اس کا کچھ بھی پتہ ظاہر بین کو نہیں لگتا۔ مگر باریک بینی سے آہستہ آہستہ اس تبدیلی کا پتہ لگنے لگتا ہے اور آخرکار وہ تبدیلی اتنی نمایاں ہو جاتی ہے۔ کہ ظاہری آنکھوں سے بھی صاف طور پر دکھائی دینے لگتی ہے۔ اب پرینام (تبدیلی) کا یہ سلسلہ جو ایک دوسرے سرے تک پہنچ گیا ہے۔ بڑا صاف دکھائی دیتا ہے۔ مگر یہ ایک ایک لمحہ میں ہوتا آیا ہے۔ یہی گنوں کے پرینام اور لکھشن پرینام کا کرم (क्रम) یا سلسلہ ہے۔ ارتھات پرینام (تبدیلی) کی جو آگے پیچھے کی کڑی ہے۔ وہ کرم یا سلسلہ ہے۔ سوتر کا مطلب یہ ہے۔ کہ کرم (क्रम) سب سے آخر میں ہونے والے پرینام (تبدیلی) سے جانا جاتا ہے اور کرم کا کام یہ ہے۔ کہ وہ پدارتھوں کے سروپ کو لمحہ لمحہ میں بدلتا رہتا ہے۔ یہ پرینام کرم ستو کے بننے قائم رہنے اور بگڑنے تینوں حالتوں میں چلتا رہتا ہے۔ مگر آخری لمحہ میں جا کر اس کا پتہ لگتا ہے گنوں کے پرینام کرم کی سماپتی کا نام ہی کیولیہ یا موکھش ہے۔ ایسا کہا گیا ہے اب اس کیولیہ کا سروپ بتلاتے ہیں۔

سوتر چونتیس — کیولیہ کا سروپ

पुरुषार्थ शून्यानां गुणानां प्रति प्रसवः कैव

ल्यं स्वरुप प्रतिष्ठा वा चितिशक्तिरिति।

سوتر۔ پُرشارتھ شُونیانام۔ گُنانام پرتی پرسواہا۔ کیولیم۔ سوروپ پرتشٹھا واچیتی شکتی رِتی (۳۴)

شبدارتھ۔ (پرشارتھ شُونیام گنانام) پرشارتھ سے شُونیہ ہوئے گنوں کا (پرتی پرسوہا) اپنے کارن میں لین ہو جانا (کیولیم) کیولیہ ہے (وا) یا (چیتی شکتی) چیتی شکتی کا (سوروپ پرتشٹھا) سوروپ میں قایم ہو جانا کیولیہ ہے (اِتی) اِتی شبد پاد اور شاستر کی سماپتی کا سُوچک ہے

ارتھ۔ پرشارتھ شُونیہ گنوں کا اپنے کارن میں لین ہو جانا یا چیتی شکتی کا اپنے سوروپ میں قایم ہو جانا کیولیہ یا موکھش ہے۔ (۳۴)

ویاکھیا۔ ست۔ رج اور تم تینوں گن پرش کے بھوگ اور مکتی کے لئے ہیں۔ یہ بھوگ اور مکتی ہی پرشارتھ ہیں۔ سو تینوں گن جو پرش کے لئے جسم۔ اندریوں اور بُدھی کے روپ میں تغیر پذیر ہوئے ہیں۔ یہ جب پرش کے لئے بھوگ اور مکتی رُوپی پرشارتھ کو پورا کر دیتے ہیں۔ تو پھر اس پرش کے لئے ان کا کوئی کام باقی نہیں رہ جاتا۔ تب یہ پرشارتھ سے رہت ہوتے گن اپنے کارن (پرکرتی) میں لین ہو جاتے ہیں۔ لین ہونے کا سلسلہ اس طرح پر ہے۔ کہ ویوتھان۔ سمادھی اور نرودھ کے سنسکار من میں لین ہوتے ہیں۔ من اسمتا میں۔ اسمتا بُدھی میں اور بدھی پرکرتی میں لین ہوتی ہے۔ جو گنوں کا لین ہونا ہے۔ یہ کیولیہ ارتھات پرکرتی کا پرش سے الگ ہو جاتا ہے۔ اس کیولیہ اوستھا میں چیتی شکتی ارتھات آتما اپنے سوروپ میں قایم ہوتا ہے۔ ارتھات آتما کا اپنے سوروپ میں قایم ہو جانا کیولیہ ہے کیولیہ اسے اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں آتما پرکرتی سے بالکل الگ کیول اپنے سوروپ میں تنہا رہ جاتا ہے

چوتھا پاد سماپت

اس یوگ شاستر میں دکھوں کا کارن اور ان کا سوروپ بتلایا ہے - اشٹانگ یوگ سمرت کرم یوگ اور دھیان یوگ کا اپدیش کیا ہے - مکتی کا مارگ جو پرکرتی اور پرش کا بھید گیان ہے - اس کو پوری طرح سے بتلایا ہے - کیونکہ مکتی کی ویاکھیا کی ہے - کہ کلیش اور کرم سے رہت ہوئی چتی (آتما) ہی کیولیہ ہے -

(ادم سنم)

اتھ یوگ درشنم سماپتم !

پریم کی چوتھی بھینٹ - ست پنچ چوپائی

ماہ جنوری - فروری میں داس بودھ نکلا - مارچ میں دشٹ سہسر نام اور اپریل مئی میں پاتنجل یوگ شاستر یہ سب نہتہ گیان پردھان ہیں - اگرچہ ان میں بھگتی بھاؤ کی کوئی کمی نہیں ہے - تاہم میرا وچار ہے کہ مارتنڈ کے پریمی سجنوں کے ہردیوں پر سپیت کرنے والی بھینٹ کی ہی اب ضرورت ہے اس لئے ماہ جون میں ہم بھگت بھگتوں کے ہردے سروروں میں امرت کی برشا کرنے کیلئے بھگت ارشٹ گوسائیں تلسی داس جی کرت ست پنچ چوپائی کا بڑا ہی سندر ویاکھیان بھینٹ کرینگے بھگتی اور گیان کا جو داس رسا ہے - بھگتی کے بنا گیان اور گیان کے بنا بھگتی ہے - اس لئے داس بودھ اور یوگ شاستر کے بعد یہ گرنتھ سمبندھ گرنتھ پریمی سجنوں کے ہردیوں کو پریم آنند امرت سے بھر دیگا۔

پریم کی پانچویں بھینٹ کبیر درشن یا اشٹاوکر گیتا - ان میں سے کوئی ہوگی۔

ایک ضروری نویدن

سجنو! یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ایسے ٹھوس گیان اور بھگتی سمبندھی گرنتھ پڑھنے والے سجن بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور جو ہیں ان تک ہماری رسائی بہت مشکل ہے کیونکہ ہیں تو ان گرنتھوں کی تیاری میں بہت زیادہ ہی ہے - اس لئے مارتنڈ کے پیارے دھرم پریمی سجنو - اس بارے میں ہماری امداد کیجئے کہ وہ اپنے متروں اور رشتہ داروں میں ایسے پڑھنے والے گیانی اور بھگت سجنوں کو مارتنڈ کے خریدار بنا دیں اور مارتنڈ کی امداد کرنے کی ترغیب دیں - مارتنڈ کی اشاعت بڑھنے پر ہم اسکی ظاہری شکل میں بھی نمایاں تبدیلی کر دینگے - ہماری یہ درخواست صرف انہیں سجنوں سے ہے جنہوں نے مارتنڈ سے روحانی لابھ اٹھایا ہے اور جن کے سینے میں ہمارے پریم کی قدر کرنے والا دل ہے -

نویدک پریم پرکاش بھکشو

یوگ کے جگیاسوؤں سے نویدن

مارتنڈ کے پریمیوں میں سے کچھ سجن ایسے ضرور ہوں گے۔ جو عملی طور پر یوگ شاستر سے لابھ اُٹھانا چاہتے ہوں۔ ان کے فایدہ کے لئے میں یہاں کچھ نویدن کر دینا چاہتا ہوں

(۱) سب سے پہلے یہ جان لینا چاہیئے۔ کہ یہ یوگ شاستر ہے۔ فرفر پڑھ جانے والی کہانیوں کی پستک۔ یا ناول نہیں ہے۔ اس لئے جو سجن حقیقی لابھ اٹھانا چاہیں۔ وہ اس کا پاٹھ بطور سوادھیائے کریں۔ صبح یا شام کا کوئی وقت مقرر کر لیویں۔ اور سندھیا یا گایتری جپ وغیرہ کے بعد من کو یکسو کر کے بھگوان پتنجلی منی اور دیگر یوگ آچاریوں اور گورو دیو کو نمسکار کریں۔ اور ان سے آشیرواد لیویں۔ کہ آپ کا یوگ شاستر کا پڑھنا سپھل ہووے پھر اگر آپ ہندی یا سنسکرت نہیں جانتے۔ تو مول سنسکرت کے شلوکوں کو چھوڑ کر صرف ترجمہ اور تشریح کو ہی وچار پوروک پڑھ لیں۔ جتنا پڑھیں اور سمجھیں۔ اس کا خلاصہ الگ نوٹ بُک پر ساتھ ساتھ لکھ لیا کریں۔ اس طرح خواہ ایک سوتر روزانہ پڑھیں۔ مگر اُسے ذہن نشین ضرور کر لیویں۔ اس طرح اگر آپ دو تین ماہ یا زیادہ عرصہ میں بھی پستک کو ختم کریں تو کوئی ہرج نہیں۔ لیکن یوگ شاستر کی ایک ایک بات آپ کے دل میں بیٹھ جانی چاہیئے

(۲) پیارو! محض یوگ شاستر کا نام ہی سُن کر گھبرا کر یہ نہ کہ دو۔ کہ یوگ شاستر تو بڑا مشکل ہے۔ یہ گرہستیوں کے کام کا نہیں ہے۔ سجنو! یوگ شاستر تو آپ کے بزرگ آریہ رشیوں کی ایجاد ہے۔ اور یہ آپ کی میراث ہے۔ یہ دوسری جاتیوں کے لئے مشکل ہو تو ہو۔ آپ کے لئے مشکل نہیں ہے۔ آپ کے صرف تھوڑی سی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جب آپ توجہ دے کر کچھ دن اسے باقاعدہ پڑھتے رہیں گے۔ تو آپ کا من اس میں ایسا لگ جاویگا۔ کہ پھر آپ اس کو پڑھے بغیر چین نہ لیں گے اور

ہر ایک بات آپ کی سمجھ میں بخوبی آتی جاویگی۔

(۳) مکمل شاستر کو کم از کم تین دفعہ پڑھ لینے سے یوگ شاستر کی سبھی ضروری باتیں آپ کے دل میں نقش ہو جاویگی۔ اور یوگ کا سوروپ آپ سمجھ جاویں گے۔ پھر کوئی شخص یوگ کے نام پر آپ کو دھوکا نہ دے سکیگا۔

(۴) یوگ شاستر کے **سمادھی پاد اور سادھن پاد**۔ یہ دو پاد ہی ضروری ہیں۔ انہیں میں یوگ کا سارا گیان اور سادھن آجاتے ہیں۔ وبھوتی پاد اور کیولیہ پاد تو ضمیمہ کے طور پر ہیں۔ اور یوگ میں ماہر ہو جانے کے بعد کی حالتوں کو درشاتے ہیں۔ یوگ میں شردھا پیدا کرنے کی غرض سے ان کو بھی پڑھنا چاہیئے۔ مگر سادھن صرف اشٹانگ یوگ سے ہی شروع کرنا چاہیئے۔

(۵) یوگ کے مبتدیوں کے لئے سادھن پاد سب سے زیادہ مفید ہے۔ اور جن کا چت پہلے شدھ ہو چکا ہے۔ وہ سمادھی پاد سے لابھ اٹھا سکتے ہیں۔ سب سے پہلے کریا یوگ سے چت کو شدھ کرنا چاہیئے۔ اور یم نیموں کا سختی کے ساتھ پالن کرتے ہوئے آسن اور پرانایام کا ابھیاس عرصہ تک کرنا چاہیئے۔ یوگ کے کسی عمل میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اگر زیادہ وقت نہ ملتا ہو بہت تھوڑا وقت ملتا ہو۔ تو تھوڑا ہی لگانا چاہیئے۔ مگر جتنا بھی تھوڑا وقت دیا جاوے وہ باقاعدہ اور بلاناغہ ہونا چاہیئے۔ جلدی کی ضرورت نہیں۔ ضرورت ہے باقاعدگی اور مستقل مزاجی کی۔ یاد رکھو۔ **اگر آپ تھوڑے سے تھوڑا بھی وقت لگا کر باقاعدگی اور مستقل مزاجی کی مدد سے ایک بھی یوگ کے انگ کو سدھ کر لینگے**۔ تو آپ کے کلیان کا مارگ ہمیشہ کے لئے کھل جاویگا۔ اس طرح ایک ایک انگ کی تکمیل کا سلسلہ ہو جاویگا۔ کہ آپ کا ہردے ایشور کی آواز کو سننے لگیگا اور دکھ اور کوئی کلیش آپکو دکھی نہ کر سکیگا

(۶) سجنو! یہ یوگ شاستر امرت کا ساگر ہے۔ یہ جن پرشارتھ کرکے اس امرت پیا کر

میں غوطہ لگا کر امر ہو جاتے ہیں - وہ دھنیہ ہیں - مگر ہم اور آپ جیسے سجن بھی دھنیہ ہیں جو اس امرت ساگر کے کنارے پر سے اس کی ایک دو بوندیں ہی پی لیتے ہیں - اس لئے آپ سب سے پہلے تو یوگ شاستر کو خوب من لگا کر پڑھئے - یہاں تک کہ یوگ شاستر کی ہر ایک بات آپ کے ذہن نشین ہو جاوے - اس کے بعد آپ عملی یوگ کے ادھکاری ہو جائیں گے - اور پھر بھگوان کی کرپا سے اس کے سکھلانے والا گرو بھی آپ کو مل جائیگا - میرا یہ پورا یقین ہے کہ ادھکاری بننے پر ہی وستو کی پراپتی ہو سکتی ہے - اوم شم

آپ سب سجنوں کا آگیا کاری

پرمارتھی - ایڈیٹر مارتنڈ لاہور

(۱) یاد رکھو - درڑھ سنکلپ (عزم راسخ) ہی کامیابی کی کنجی ہے - ہم لوگوں کو سمجھ لینا چاہیئے کہ اپنے بھاگیہ کے کرتا دھرتا ہم خود ہی ہیں - اگر کسی کام میں پہلی بار کوشش میں ناکامی ہوئی تو دوسری یا تیسری بار کوشش ضرور کرنی چاہیئے - جب تک کہ کامیابی نہ ہو جاوے -

(۲) بار بار ناکامی ہونے پر بھی سرلیشٹ پُرش شروع کئے ہوئے کام کو ادھورا نہیں چھوڑتے - اپنی موجودہ حالت کا جہاں تک ہو - جائز استعمال کرو - اور اپنے آدرش (معراج) کو مقرر کر کے خواہ کام ناممکن ہی کیوں نہ ہو - تو بھی پختہ وشواس رکھو - کہ آدرش تک پہنچنے کی شکتی تم میں ہے - یہی کامیابی کا مول منتر ہے - ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہنے سے کچھ نہیں ہو سکتا -

(۳) چیونٹی چلنے سے کبھی یوجن چلی جاتی ہے - مگر پرندوں کا راجہ گرڑ اگر سوچتا بیٹھا ہے

کہ ہم لمحہ بھر میں پہنچ جائیں گے۔ تب تو بیٹھے رہنے سے ایک قدم بھی نہیں چل سکتا۔ کامیابی کے حصول کا یہ دوسرا منتر ہے۔

(۴) پہلے تمہیں اپنے چاروں طرف کامیابی کا کرّہ ہوائی پیدا کر لینا چاہیئے۔ اپنے دل میں کامیابی کے خیالات کو پورے طور پر بھر لینا چاہیئے۔ کیونکہ کامیابی کے حصول کا کارن تم سے کہیں جدا نہیں ہے۔ بلکہ تمہارے اندر ہی ہے۔ پورے طور پر تم میں ہے کھوج کرو۔ یہ تیسرا منتر ہے۔

(۵) ہم لوگ اس لئے بنائے گئے ہیں۔ کہ جیون کے پورن آنند کا انوبھو کریں۔ اور ہمیں کسی حالت میں بھی کسی بات کی کمی نہ رہے۔ ہم اس لئے پیدا نہیں ہوئے کہ زندگی بھر مفلس اور دکھی رہ کر بسر اکریں۔ اس مول منتر کا تب تک جپ کرو۔ جب تک کہ یہ تمہارے من میں ذہن نشین ہو کر تمہارے عملی جیون میں نہ آجاوے۔

(۶) یاد رکھو۔ اگر تم کچھ کرنا چاہتے ہو۔ تو اس کے لئے کچھ وقت اور کچھ کوشش کی ضرورت ہے۔ اس لئے اگر تم اپنے جیون کو اُتم بنانا چاہتے ہو۔ تو کچھ وقت سد وچاروں میں لگانے کی کوشش کرو۔ اس سے تمہارا جیون شوک۔ موہ بھئے اور چنتا وغیرہ سے چھوٹ کر آنند مئے ہو جاویگا۔

(۷) پہلے ایکانت جیون کا ابھیاس کرو۔ نربل وچاروں کو بلوان بنانے کا یہی سادھن ہے جب تک ایسا نہ کرو گے تب تک اپنے خیالات کو کسی مارگ پر ایکاگر نہیں کر سکتے۔ اور کسی کام میں کامیابی بھی حاصل نہیں کر سکتے۔ جہاں تم نے اپنے من کو بس میں کرنا سیکھا۔ کہ اندرونی شکتی آپ ہی آپ پرگٹ ہونے لگیگی۔ پہلے جن کاموں میں ناکامی ہوتی تھی۔ انہیں کاموں میں وشواس سے کامیابی پراپت ہوگی۔

(۸) کسی کام میں اُتاولا پن مت دکھاؤ۔ سب کام دھیرج سے کرو۔ جس چیز کی تم خواہش کرتے ہو کبھی تو وہ وقت سے پہلے مل جاتی ہے اور کبھی زیادہ دیر لگتی ہے۔ اس سے فکر مند

مت ہوؤ۔ تم نے جو مانگا ہے۔ اور لمبے عرصہ تک جس کا چنتن کیا ہے وہ تمہیں ضرور ملیگا۔

(۹) جس کام کے لئے دل گواہی نہ دے وہ کام کبھی نہ کرو۔ سب لوگ تعریف کریں یا مذمت مگر اپنے مقررہ لکشیہ کا کبھی تیاگ مت کرو۔

(۱۰) جب کچھ کام کرو۔ اپنی جسمانی حالت پر نظر رکھو۔ دیرگھ شواس پرشواس لیتے رہو۔ اور چت کی ورتیوں کو سدا دیکھتے رہو۔ کہ برے وچار نہ اٹھنے پاویں۔ اگر اٹھیں تو فوراً اُن کو چت سے ہٹا کر اپنے لکش پر لگاؤ۔ اور جب تک شروع کیا ہوا کام پورا نہ ہو۔ تب تک اپنے من کو اِدھر اُدھر بھٹکنے مت دو۔ اپنے چت کو ہمیشہ اعلےٰ خیالات سے بھرنے کا ابھیاس کرو۔ دوسروں کے بارے میں برا چنتن نہ کرو۔ اور ویسے ہی اپنے بارے میں بھی کبھی برا چنتن نہ کرو۔

(۱۱) برے وچار ہی جسم اور من کو کمزور بنا دیتے ہیں۔ انہیں سے تمہاری گراوٹ ہو رہی ہے کسی آدمی کی نندا کرنا اپنے من کو برے مارگ میں لگانا ہے۔ اس لئے مہاپرشوں کا اُپدیش ہے کہ انسان کو ہمیشہ اپنا اور دوسروں کا ہت چنتن کرنا چاہیئے۔

(۱۲) انسان کی بڑائی کا لکشن آتم وشواس ہے۔ جس میں آتم وشواس نہیں وہ نربل۔ ڈرپوک اور کایر ہے۔ وہ کسی کام میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتا۔ جس بات کو تم خود اپنے بارے میں سوچتے ہو۔ اس کو وسیع طور پر اپنے من میں جگہ دو۔ اور مخالف وچاروں کی طرف من کو مت جانے دو۔ دوسروں کی صلاح اور ان کی رائے پر زیادہ دھیان مت دو۔ تمہارے بارے میں تم سے بڑھ کر کوئی اچھی رائے نہیں دے سکتا پس سدا اپنی ترقی کے خیالات میں مگن رہو۔ نپولین بونا پارٹ سدا فوج کا جنرل ہونے کی خواہش کرتا تھا۔ آخر خیال کی طاقت سے وہ جنرل ہی نہیں ہوا۔ بلکہ فرانس کا شہنشاہ بھی بن گیا۔ ایسے ہی تم بھی جیسا چاہو گے۔ ویسے بن جاؤ گے۔

مارتنڈ لیپسکالیہ لاہور کی ہارمک لٹریچر کی فہرست

کسی تعلیمیافتہ سجن کو گیان کے اس انمول بھنڈار سے محروم نہ رہنا چاہیئے

شریمد بھگوت گیتا المعروف سرل گیتا

ہری سمان وستو نہیں پریم سمان نہیں پنتھ - سدگورو سمان سجن نہیں گیتا سم نہیں گرنتھ

اردو زبان میں اب تک ایسی لاثانی گیتا نہیں چھپی تھی - اس میں پہلے سنسکرت کے شلوک - اس کے بعد ہی شلوک اردو الفاظ میں - اس کے بعد سلیس اردو ترجمہ اس کے بعد دوہوں میں اس کا ترجمہ اور اس کے بعد تشریح - غرضیکہ ساری گیتا کا ترجمہ اس ڈھنگ سے کیا گیا ہے - کہ معمولی لیاقت کا آدمی بھی اس گیتا کی مدد سے گیتا کے اسرار نہانی اور رمز کی بات کو سمجھ سکتا ہے - اردو زبان میں یہ سب سے اوتم گیتا ہے - حجم ۲۰۰ صفحات کلاں - قیمت مجلد سنہری جلد دو روپیہ - علاوہ محصول ڈاک -

مہاراشٹر کے بال مہاتما سدھ یوگی شری گیانیشور جی مہاراج کرت گیتا کی لاثانی ٹیکا

۲ شری گیانیشوری ارتھات بھاورتھ دیپیکا

کا نہایت سلیس اور آسان اردو ترجمہ - سترسان پر بھی ملتا ہے

ایڈیٹر مارتنڈ نے کر کے اردو دان اصحاب کے لئے گیان کا مارگ سرل اور صاف کر دیا ہے -

سچ تو یہ ہے ۔ کہ گذشتہ ساٹھ ستر سالوں کے اندر اس سے اچھی ٹیکا شریمد بھگوت گیتا کی نہیں ہوئی ۔ یہ پستک ہر ایک گیتا پریمی سجن کے پستکالیہ کی زینت بننی چاہیئے ۔ قیمت اردو مجلد دو روپے

۳ - شری تلسی رامائن بال کانڈ (مکمل)

راجاؤں سے لے کر غریبوں کی جھونپڑوں تک میں پھیلاؤ اور پانے والے شری گوسوامی تلسی داس جی کرت امول گرنتھ رام چرت مانس کا دوہوں اور چوپائیوں سمیت اردو ترجمہ معہ تشریح ونوٹوں کے مارتنڈ میں چھپنا شروع ہوا تھا ۔ اس کا بال کانڈ مکمل ہو گیا ہے ۔ بھگوان رام کے بھگتوں کو یہ گرنتھ پرانوں سے بھی بڑھ کر پیارا ہے ۔ حجم ۷۰۰ صفحات کلاں ۔ قیمت بلا مجلد ۴ ۔ مجلد ۵ ۔ علاوہ محصولڈاک

۴ - شری یوگ واشسٹ (مہارامائن) المعروف موکھش شاستر

اس میں پرم گیانی بھگوان وشسٹ منی نے بڑے ہی عمدہ ڈھنگ سے شری رام چندر جی کو برہم گیان کا اپدیش دیا ہے ۔ ترجمہ عام فہم آسان اور سلیس ہے جس سے اس شاستر کے سمجھنے میں جیتھی کو ذرا بھی مشکل پیش نہیں آتی ۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں ۔ کہ یوگ واشسٹ کا ایسا سرل ترجمہ آپ کو دوسرا نہیں ملیگا ۔ یوگ واشسٹ کو پڑھ کر آپ ایسا جانیں گے ۔ گویا کسی نے آپ کے اوپر امرت چھڑک دیا ہے ۔ ہر دو جلد مجلد ۵۰ صفحات کلاں قیمت صرف ۳ بلا جلد ۲

۵ - اپنشد گیان مالا (جلد اول)

اپنشد شدھ برہم ودیا کے گرنتھ ہیں ۔ ودوانوں کا کتھن ہے کہ بنا اپنشدوں کو پڑھے شانتی نہیں ملتی ۔ اس لئے برہم ودیا کے ابھلاشیوں کو اپنشدوں کا سوادھیائے ضرور کرنا چاہیئے ۔ اب تک اردو زبان میں اپنشدوں کے سرل اور سلیس ترجمے نہیں ملتے ۔ مگر شریمان پرمانند جی نے اس کمی کو بھی پورا کر دیا ہے ۔ چنانچہ مندرجہ ذیل اپنشد تشریح سمیت چھپ چکے ہیں ۔ ان میں

ملنے کا پتہ :- مینیجر مارتنڈ پستکالیہ - چیکگڑ محلہ - لاہور

پہلے سنسکرت منتر ۔ پھر وہی منتر اردو میں ۔ پھر لفظی ترجمہ ۔ پھر بامحاورہ ترجمہ اور پھر تشریح اور آخر میں دوہوں میں ترجمہ دیا گیا ہے ۔ اس طرح اپنشدوں کو اتنا آسان بنا دیا گیا ہے کہ بغیر پڑھے سے کوئی دقت پیش نہیں آتی ۔ ایش اپنشد ۴ر ۔ کین اپنشد ۴ر ۔ کٹھ اپنشد ہر دو حصہ ۱۲ر ۔ پرشن اپنشد ۵ر ۔ مانڈوکیہ اپنشد ۳ر اور منڈک اپنشد ۸ر ۔ مندرجہ بالا چھ اپنشد خوبصورت جلد میں صرف دو روپے ۔ علاوہ محصول ڈاک

(۶) ادھیاتم رامائن

بڑے ہی سندر ڈھنگ سے لکھی ہوئی بھگوان شری رام چندر جی کی شانتی دایک کتھا ۔ گیان روپی سورج کا پرکاش کرنے والی مکمل آٹھوں کانڈ سنسکرت سے شلوک وار ۔ نہایت سلیس اردو ترجمہ چھپ کر تیار ہے ۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ بھگوان رام چندر جی میں آپ کی سچی بھکتی ہووے اور آپ حقیقت سے آشنا ہو جاویں ۔ تب آپ اس ادھیاتم رامائن کو پڑھیں ۔ لکھائی چھپائی بہت عمدہ ہے ۔ حجم ۲۰۰ صفحات کلاں ۔ قیمت مجلد کتاب ایک روپیہ چار آنہ ۔

(۷) شری جپ جی صاحب سٹیک

شری گورو نانک دیو جی مہاراج کے پوتر شری مکھ سے نکلی ہوئی شری جپ جی صاحب کا پاٹھ ہندو اور سکھ صاحبان روز ہی کرتے ہیں ۔ لیکن اس انمول بانی میں کیا کیا رتن بھرے ہیں ۔ اور کس طرح سے اس کے پاٹھ سے انسان دینی و دنیوی کامیابی حاصل کر سکتا ہے ۔ یہ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے ۔ شریمان پرمارتھی جی نے جپ جی صاحب کا اردو میں ہر ایک پد کا الگ الگ ترجمہ معہ تشریح کے کر دیا ہے ۔ اور تشریح میں ویدوں ۔ شاستروں گیتا اور دھارمک گرنتھوں کے حوالجات دے کر بھگتوں کی کتھائیں درج کر کے اس گرنتھ کو بہت اُتم بنا دیا ہے ۔ اس کتاب کے پڑھتے وقت آپ ایسا محسوس کرینگے ۔ گویا کہ آپ کا انگ انگ شیتل اور آنندت ہو رہا ہے قیمت مکمل کتاب صرف ۱۲ر مجلد ایک روپیہ

ملنے کا پتہ :- مینیجر مارتنڈ پستکالیہ چنگڑ محلہ لاہور

۸- بھرتری ہری شتک (بالتشریح)

مہاتما بھرتری ہری جی کی تصنیف - بھرتری ہری شتک - نیتی و اخلاق کی دنیا بھر میں لاثانی کتاب ہے - شریمان پرمارتھی جی نے اس کا ترجمہ تشریح سمیت کر کے اردو دان پبلک پر بہت احسان کیا ہے - اس کتاب کے پڑھتے وقت آپ ایسا محسوس کریں گے - گویا کہ امرت سرور میں اشنان کر رہے ہیں - قیمت مجلد کتاب صرف ایک روپیہ

۹- پنچ کرن (ویدانت کا عطر)

اگر آپ ویدانت کی مہما جاننا چاہتے ہیں - اور یہ کہ آپ کے شریر کا آتما سے کیا سمبندھ ہے اور آپ کا جسم کن کن تتوؤں سے بنا ہے - تو اس گرنتھ کو پڑھیے مبتدی کے لئے یہ ویدانت کا سب سے اتم اور بڑھیا گرنتھ ہے اگر آپ کو ذرا بھی روحانیت سے پریم ہے - تو ہم آپ سے سفارش کرتے ہیں کہ آپ سب سے پہلے اسی گرنتھ کو پڑھیے - قیمت صرف چھ آنے

۱۰- پرانایام کی مہما اور مکمل ودھی

پرانایام پر یہ سب سے بڑی کتاب ہے - جو اب تک اردو زبان میں شائع ہو چکی ہیں - اس میں پرانایام کے متعلق کوئی بات چھوڑی نہیں گئی - پران کی مہما پرانایام کے روحانی اور جسمانی ترقی کے کئی قسم کے ابھیاس اور درشٹین - روزگار میں ترقی اور چت کی شانتی کے لئے پرانایام وغیرہ وغیرہ ہر ایک ابھیاس خوب سمجھا سمجھا کر لکھا گیا ہے - باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف آٹھ آنے ہے

۱۱- شری وشنو پوران (باتصویر)

یہ پوران سب پورانوں سے افضل ہے - اس کے پڑھنے سے ہی آپ کو معلوم ہو جاویگا - کہ پرانوں میں کیا کیا رتن بھرے پڑے ہیں - شری کرشن چندر جی کے بھگتوں کو اس گرنتھ کا ضرور پاٹھ کرنا چاہیئے - قیمت صرف بارہ آنے

ملنے کا پتہ :- مینیجر مارتنڈ پستکالیہ چیٹرجی محلہ نزد انارکلی لاہور

۱۲۔ گایتری میمانسا

گایتری کا پاٹھ ہر ایک ہندو کے لئے لازمی ہے۔ اس کتاب میں گایتری کے متعلق بہت سی مفید واقفیت درج ہے۔ یہ کتاب اوم و گایتری کی مہما نامی پستک سے الگ ہے۔ قیمت صرف ۵ آنے

۱۳۔ سندھیا اُپاسنا یوگ

اس میں سندھیا کے فوائد۔ سندھیا کرنے کا عملی طریقہ اور پرانایام وغیرہ درج ہیں۔ ویدک سندھیا پر اس سے اچھی کتاب اردو میں آپ کو نہ ملیگی۔ اس کے پڑھنے سے آپ کو بہت لابھ ہوگا۔ آخیر میں ایشور بھگتی سمبندھی پچاس سُندر بھجن بھی دیئے ہیں۔ قیمت پانچ آنے

۱۴۔ شریمد بھاگوت بھگتی پرکاش

اس میں شریمد بھاگوت کے پہلے سات سکندھوں کی بھگتی پُورن کتھائیں درج ہیں اور کپل گیتا بھی مکمل درج ہے۔ جس میں بھگوان کپل منی نے اپنی ماتا دیوہوتی کو گیان اُپدیش کیا ہے۔ جو واقعی انمول چیز ہے۔ قیمت صرف دس آنے (۱۰ار)

۱۵۔ مارتنڈ کے پانچسالہ کرشن نمبر

اس میں ۱۹۳۱ء سے لیکر ۱۹۳۵ء تک مارتنڈ کے پانچسالہ کرشن نمبر بالتصویر شامل ہیں۔ جو ہمیشہ پڑھنے کی چیز ہے۔ ان کرشن نمبروں سے آپ کو شری کرشن جی کے جیون چرتر کی بہت سی باتیں معلوم ہونگی۔ اور شری کرشن میں بھگتی پیدا ہوکر جنم سپھل ہوگا۔ ۸ر

۱۶۔ نیتی سار سنگرہ

اس میں شکر نیتی۔ بدر نیتی۔ برہسپتی نیتی وغیرہ مہت سے مہاتماؤں کے نیتی اور اخلاق کے سندر اُپدیش درج ہیں۔ جن کے پڑھنے سے انسان بدھیمان اور دور اندیش ہوتا ہے۔ قیمت صرف ۵ آنہ

۱۷۔ سُور سدھا سار

مہاتما سوُرداس جی کی منوہر کویتا معہ ترجمہ و تشریح کے بھگتی بھاؤ اور شری کرشن جی کی بال لیلا پر بہت ہی عمدہ شبد درج ہیں۔ اُسے سور ساگر کا سار ہی سمجھنا چاہیئے۔ قیمت صرف ۵ آنے

۱۸- بھگت رتناولی

بھگتی کی مہما اور بھگتی کا سوروپ۔ بھگت کبیر اور گورو نانک دیو جی سے لے کر گورو گوبند سنگھ صاحب تک دس گورو صاحبان اور یوگی راج شری چندر جی اور مہاتما دادو دیال اور بھگوان شنکر آچاریہ جی وغیرہ بیسیوں مہاتماؤں کے بھگتی پورن جیون چرتر اور ان کے اُپدیش درج ہیں۔ قیمت صرف چھ آنے

۱۹- آدرش پتی ورتاؤں کے جیون چرتر

اس میں مہارانی شیویا وغیرہ پچیس سے زیادہ پتی ورتا دیویوں کے جیون چرتر درج ہیں۔ اس کتاب کو خود پڑھئے اور گھر کی دیویوں کو سنائیے کلیان ہوگا۔ قیمت صرف پانچ آنہ۔

۲۰- آدرش مہاپرش

اس میں پراچین کال کے بہت سے بودھ اور جین مت کے مہاتماؤں کے جیون چرتر درج ہیں۔ جن کے پڑھنے سے دل کو شانتی پراپت ہوتی ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے

۲۱- رسالہ حفظ صحت اور ورزش

ورزش کے حقیقی طریقہ اور فوائد سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ آپ اس کتاب کو منگا کر بغور پڑھیں اور مندرجہ ہدایات کے مطابق ورزش کریں تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کا جسم مضبوط اور پہلوان ہو جائے گا۔ اس میں پروفیسر رام مورتی کی تمام ورزشوں کے علاوہ دیگر پہلوانوں کی ورزشیں بھی درج کی گئی ہیں۔ قیمت صرف ۵/

۲۲- میراں بائی کی پریم بانی

آہا! پریم کی متوالی میراں بائی میں کتنا پریم بھرا ہے جو بھگت کو پریم میں مست بنا دیتا ہے۔ اس پستک میں میراں بائی کا جیون چرتر اور ان کے پریم رس سے بھرپور سندر بھجن معہ ترجمہ و تشریح کے دئے گئے ہیں۔ سری کرشن بھگتوں کو ایسے پریم بھرے رسیلے بھجن اور کہیں نہیں مل سکتے۔ قیمت صرف چھ آنے۔

ملنے کا پتہ۔ مینجر مارتنڈ پستکالیہ چنگڑ محلہ نزد انارکلی - لاہور

۲۳ - مہابھارت کا شانتی پرب

بال برہمچاری بھیشم پتامہ جی نے تیروں

کی سیج پر لیٹے ہوئے ۵۶ دنوں میں جو امولیہ اُپدیش دھرم راج یدہشٹر کو دیا تھا وہی اس پرب میں شامل ہے۔ اس میں راج نیتی (پالیٹیکس) دھرم نیتی اور موکھش دہرم کا مکمل گیان درج ہے۔ مہابھارت جیسا عظیم الشان اندر ہمہ صفت موصوف گرنتھ آپ کو دُنیا کی کسی دوسری زبان میں نہ ملیگا۔ یہ شانتی پرب سب دُکھوں کی جڑ کاٹنے والا جلد درجہ کا شانتی دایک اور سب سدھیوں کا داتا ہے۔ اور موکھش کے ابھلاشیوں کے لئے انمول موتیوں کی مالا ہے۔ حجم ۶۸۸ صفحات کلاں۔ قیمت صرف مجلد للعہ

۲۴ - ناس بودھ

آتم سدھار کا پرسدھ گرنتھ

مہاراشٹر کے پرسدھ مہاتما شری شیواجی مہاراج بانی مرہٹہ سلطنت کے گورو پرم سدھ سمرتھ شری رام داس

سوامی کرت ویدانت کا سرب سریشٹ گرنتھ ہے۔ شریمان پرمارتھی جی نے اس کا اردو میں ترجمہ کر کے اردو دان پبلک پر بہت احسان کیا ہے۔ داس بودھ میں قریب قریب سب شاستروں کا سار آ گیا ہے اس لئے اس ایک کتاب کے پڑھ لینے سے ہی انسان گیانی ہو جاتا ہے حجم ۲۳۲ صفحات کلاں۔ قیمت صرف ڈیڑھ روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک۔ مگر جو بھائی ماہ جنوری ۱۹۳۶ء سے مارتنڈ کی خریداری سویکار کریں گے۔ ان کو یہ نمبر خریداری میں ہی مل جاویگا۔ اس لئے مارتنڈ کا خریدار بن جانے میں سب بھائیوں کا فایدہ ہے

۲۵ - ایشور پرارتھنا کا چمتکار

اس میں پرارتھنا کے حیرت انگیز فوایدہ - پرارتھنا کرنے کے طریقے اور دینی و دنیوی

ترقی کے لئے ویدک پرارتھنائیں دی گئی ہیں۔ ایک ایک پرارتھنا امول رتن سے بھی بڑھکر قیمتی ہے۔ اس کتاب کے محض پڑھ لینے سے یا اس کے مطابق روزانہ پرارتھنا کرنے سے ہی آپ ہر قسم کی دینی و دنیوی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ قیمت صرف ۵ر

ملنے کا پتہ:- مینجر مارتنڈ پستکالیہ - چیٹر محلہ انارکلی لاہور

۲۶ شری وشنو سہسر نام سٹیک یا شنکر بھاشیہ سہت

وشنو سہسر نام کے جپ سے سنسار میں سکھ ملتا ہے - اور پرلوک میں اوتم گتی پراپت ہوتی ہے - اس کے ودھی انوسار باقاعدہ لگاتار جپ سے مکتی تک مل سکتی ہے -

نام جپ کے پریمیوں کے لئے شرمیان پرمارتھی جی نے وشنو سہسر نام کا اردو میں ترجمہ و تشریح کر کے اردو دان پبلک پر بہت احسان کیا ہے - یہ پستک ہر ایک آستک ہندو کے گھر میں رہنی چاہیئے - اور اس کا نتیہ پاٹھ کرنا چاہیئے - قیمت صرف آٹھ آنے

۲۷ - مہاتما رام کرشن پرمہنس اور ان کے اپدیش

اگر آپ ان پہنچے ہوئے مہاتما کا جیون چرتر اور اپدیش پڑھنا چاہتے ہیں تو یہ کتاب منگالیں - اس کے مطالعہ سے آپ بہت خوش ہوں گے - قیمت صرف ۷ آنے

۲۸ - مارتنڈ کے چھ سالہ طبی نمبر

جو طبابت پیشہ اصحاب اور گرہستیوں کے لئے سچے رفیق کا کام دیتے ہیں - طبی دنیا میں لاثانی چیز ہیں - ان میں سر سے لے کر پاؤں تک کی سبھی امراض کے نہایت آسان اور مجرب ڈیڑھ ہزار سے بھی زیادہ سرل نسخہ جات درج ہیں - اس کے علاوہ مردانہ و زنانہ امراض کے بھی بہت اچھے تحفہ جات دئے ہیں جن کو خود بنا کر آپ ڈاکٹروں اور حکیموں کی فیسوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں - اس کے علاوہ ان طبی نمبروں میں حفظ صحت کے اصول - نبض - قارورہ دیکھنے سے امراض کی پہچان اور برہم چریہ کے فوائد وغیرہ بے شمار مفید مضامین بھی درج ہیں - قیمت چھ نمبروں کی معہ رعایتی صرف ۸عہ - مکمل سٹ تھوڑی تعداد میں موجود ہیں - اس لئے خواہشمند اصحاب جلدی منگالیں -

ملنے کا پتہ :- منیجر مارتنڈ بلیکا لیر چینگڑ محلہ نزد انارکلی لاہور

۲۹۔ گیانیشور مہاراج کا جیون چرتر

جن بال مہاتما گیانیشور مہاراج کے پوتر ہاتھوں سے گیانیشوری جیسی لاثانی گیان کی پستک نکلی ہے۔ جنہوں نے اپنی پندرہ سال کی عمر میں ہی اپنی یوگ شکتی سے حیرت انگیز معجزے دکھائے تھے اور جن مہاتما نے بیس سال کی عمر میں زندہ سمادھی لی۔ ان گیانیشور مہاراج کا جیون چرتر پڑھنے سے کس سجن پرش کا کلیان نہ ہوگا۔ اس لئے گیانیشور مہاراج کا جیون چرتر ہر ایک آستک ہندو کو پڑھنا چاہیئے۔ قیمت صرف ۵ر

۳۰۔ مارتنڈ کا رام نمبر

اس میں بھگوان رام کے جیون سمبندھی بہت سی اُپدیش پورن کتھائیں درج ہیں۔ جن کے پاٹھ سے آپ کا من باغ باغ ہو جاویگا۔ قیمت صرف پانچ آنے

چالیس رُوحانی واخلاقی گلدستے

جن کے مطالعہ سے کسی تعلیم یافتہ بھائی کو محروم نہ رہنا چاہیئے

ان گلدستوں کے مطالعہ سے حد درجہ کی شانتی پراپت ہوتی ہے۔ ان کی مجموعی قیمت گیارہ روپے بارہ آنے ہوتی ہے۔ مگر جو بھائی سب گلدستے یکمشت منگائیں گے۔ ان کی خدمت میں رعایتی قیمت ساڑھے چھ روپیہ اور محصولڈاک ایک روپیہ چودہ آنہ ملکر کل آٹھ روپیہ چھ آنہ کی بجائے صرف آٹھ روپیہ کا وی۔ پی کیا جاویگا یا ایسے بھائی آٹھ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیویں (۲) جو بھائی ان گلدستوں کی خریداری کے ساتھ رسالہ مارتنڈ کی خریداری بھی منظور فرمائیں گے ان کی خدمت میں آٹھ روپیہ + ۳ روپے سالانہ قیمت مارتنڈ ملاکر کل ساڑھے گیارہ روپے کی بجائے صرف گیارہ روپے تین آنہ کا وی۔ پی کیا جائیگا یا ایسے بھائی گیارہ روپے کا منی آرڈر بھیج دیویں

نمبر	نام کتب	قیمت	نمبر	نام کتب	قیمت
۱	اوم اور گایتری کی مہما اور جپ کی ودھی (مکمل)	۱/۴	۲۱	سورج بھید ودیا یام (پراچین رشیوں کا طریقہ درشن)	/۳
۲	گایتری مہما النسا (گایتری کی اوتم ویاکھیا)	/۵	۲۲	خوشی اور کامیابی کے بنیادی اصول اخلاق کو سندر خیالی	/۳
۳	اشٹاوکر کی گیتا (گیتا کا سار گیان)	/۳	۲۳	راہ نجات کی ابتدائی منزلیں " " "	/۳
۴	جیبی گیتا برائے روزانہ پاٹھ	/۳	۲۴	جیسے چاہو ویسے بن جاؤ " " " "	/۳
۵	ستیارتھ بھاگوت بھگتی پرکاش	/۱۰	۲۵	اچھی عادتیں ڈالنے کی تعلیم " " "	/۴
۶	مارتنڈ کے پانچسالہ کرشن نمبر	/۸	۲۶	اپنے خیر خواہ بنو " " " "	/۳
۷	سندھیہ اُپاسنا یوگ (سندھیا مشرح)	/۵	۲۷	شانتی کی دولت " " " "	/۴
۸	ادھیاتم یوگ (از شری آرابندو گھوش)	/۶	۲۸	آئینہ سداچار اور قوت خیال " "	/۳
۹	بھگوان رام کے اُپدیش (دھرت جی کو)	/۲	۲۹	گلدستہ ظرافت ہولی نمبر (ہنسی دل لگی کا سامان)	/۴
۱۰	ویراگ سندیش (شری گورو تیغ بہادر)	/۸	۳۰	پوتر جیون ۔ جیون مکتی از مہاتما ہمس المن	/۵
۱۱	بدھ مذہب کی اخلاقی کتھائیں	/۵	۳۱	چھوٹے بھائی کا پریم (بہت دلچسپ ہے)	/۴
۱۲	کبیر دوہاولی (کبیر صاحب کے چیدہ دوہے)	/۵	۳۲	بھجن مالا (ایشور بھگتی کے بھجن)	/۴
۱۳	نام جپ کی مہما اور ودھی	/۵	۳۴	مہاتما بدھ کا جیون چرتر	/۶
۱۴	شری پانڈو گیتا (سندر دوہوں میں ترجمہ)	/۳	۳۵	بندوکا لڑکا (اچھوتا ناول)	/۶
۱۵	دھرم کی ویاکھیا (مہا بھارت کے اُپدیش)	/۲	۳۶	مہارانی چنتا اور شری وتس	/۳
۱۶	رسالہ حفظ صحت اور ورزش	/۳	۳۷	استری رتن کتھائیں (نہایت سبق آموز)	/۸
۱۷	اندر شکتی کا وکاش یا سو سال کی عمر حاصل کرنا	/۴	۳۸	مقدمہ بازی کا برا نتیجہ	۵
۱۸	برہم چریہ کے سادھن	/۲	۳۹	ستی بہیولا کی پتی بھگتی (پراچین منوہر کتھا)	/۵
۱۹	اناسکتی یوگ (گیتا از مہاتما گاندھی ہندی)	/۴	۳۹	شہد چکتسا (شہد کے بے نظیر فوائد)	/۳
۲۰	منش کرتویہ یا فرائض انسانی	/۲	۴۰	دودھ چکتسا ۔ دودھ سے امراض کا علاج	/۲

قابل مطالعہ روحانی، اخلاقی اور جاسوسی ناول

ا - شہنشاہ اشوک المعروف راجکلنی پرملا کی کارستانیاں

مرہٹی زبان کے ایک نہایت سبق آموز تاریخی ناول کا اردو ترجمہ - ایک دفعہ شروع کر کے ختم کئے بغیر چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا - راجکلنی پرملا اور اس کے ساتھیوں نے رحمدل اشوک کو قتل کرنے کے لئے جو سازشیں کیں - ان کو پڑھ کر آپ تصویر حیرت بن جائیں گے - مگر اشوک کی رحمدلی اور قوت برداشت کو پڑھ کر آپ عش عش کر اٹھیں گے ہمارا دعویٰ ہے - کہ اردو زبان میں یہ لاثانی ناول ہے حجم ۴۰۰ صفحات - قیمت مجلد دو روپے

۲ - راجکمار چھترسال المعروف ایک سال میں سوراجیہ

یہ تواریخی ناول بھی مرہٹی زبان سے ترجمہ کیا گیا ہے - اس میں بتلایا ہے - کہ اورنگ زیب کے عہد میں بندھیلکھنڈ کے محب الوطن راجہ چمپت رائے اور ان کے سپوت راجکمار چھترسال نے کس مردانگی اور دانائی سے اندرونی اور بیرونی دشمنوں کا مقابلہ کر کے ایک ہی سال میں اپنے پیارے وطن کو آزاد کرا لیا تھا - اس کتاب میں رانی ہیرا دیوی کی کارستانیاں غضب ڈھاتی ہیں - ہر ایک محب الوطن کو پڑھنا چاہیئے - قیمت صرف ایک روپیہ

۳ - سوبھاگیہ لکشمی المعروف پاپ کا انجام

یہ روحانی - اخلاقی اور جاسوسی ناول بنگال کے مشہور و معروف مصنف بابو داسودر مکھوپادھیائے کے پراسرار بنگالی ناول کا اردو ترجمہ ہے - وندیک کی پتری بھگتی، اپرا جتا کی بھائی سے عقیدت اور داس بہاری کے مظالم کی داستان پڑھکر آپ تصویر حیرت بن جائینگے آخر کار دھرم کی جے اور پاپیوں کا ناش ہوتا ہے - قیمت صرف پندرہ آنے

۴۔ حسد کی آگ
المعروف قسمت کا ہیر پھیر

بنگال کے مشہور اہل قلم شری چارو چندر چٹوپادھیائے کے ایک دلچسپ جاسوسی ناول کا اردو ترجمہ۔ اگر آپ پتی پتنی کے پریم۔ دوست کی محبت۔ راستی اور ایمانداری کا میٹھا پھل اور سب سے بڑھ کر قسمت کا ہیر پھیر دیکھنا چاہیں۔ اگر آپ سچی محبت اور جاسوسی کے حیرت انگیز کمالات دیکھنا چاہیں۔ تو اس ناول کو پڑھیں۔ قیمت صرف بارہ آنے

۵۔ ستی کی رکھشا
المعروف دھرم کی جے

یہ دلچسپ حیرت انگیز۔ اخلاقی ناول بنگالی زبان سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ اس میں ایک اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر کا ذکر ہے۔ جو خوش قسمتی سے چالاکی کر کے جاگیردار بن گیا تھا۔ مگر جاسوس بھوپندر نے اس خوبی سے پتہ لگایا۔ کہ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے۔ ستی کا پربھاؤ کیسا ہوتا ہے۔ ستی کے پرپھلو سے بڑے سے بڑا انسان بھی کس طرح دھرماتما بن سکتا ہے۔ یہ آپ کو اس کتاب کے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔ جاسوسی کے حیرت انگیز کمالات بتلائے گئے ہیں۔ قیمت صرف ۸؍

۶۔ تسخیر بنگال

یہ مشہور و معروف ناول بنگلہ کے نامی مصنف شری سرومیش چندر دت آئی۔ سی۔ ایس کمشنر کے نہایت دلچسپ ناول "بنگ وجیتا" کا اردو ترجمہ ہے۔ اس میں اندرناتھ کی لاثانی بہادری اور فتوحات کا بیان ہے ناول اتنا دلچسپ ہے۔ کہ ایک دفعہ شروع کر کے ختم کئے بغیر رکھنے کو دل نہیں چاہتا قیمت ۸؍

ان چھ ناولوں کی مجموعی قیمت چھ روپے پانچ آنہ ہوتی ہے۔ جو بھائی یکمشت منگائیں گے۔ ان کی خدمت میں بیتے ۱۲؍ محصولڈاک کل ۶ کی بجائے صرف ساڑھے چھ روپے کا وی۔ پی ہوگا۔ یا ایسے بھائی ساڑھے چھ روپے کا منی آرڈر بھیجکر مشکور کریں

ملنے کا پتہ :۔ رام لال منیجر مارتنڈ پستکالیہ لاہور

ماہا مارتنڈ لاہور کی گذشتہ فائلیں

اکثر بھائی مارتنڈ کی گذشتہ سالوں کی فائلوں کے بارے میں دریافت کرتے رہتے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے نویدن کیا جاتا ہے۔ کہ مندرجہ ذیل سالوں کی فائلیں تھوڑی تھوڑی تعداد میں موجود ہیں جو سجن اس اخلاقی اور روحانی خزانہ سے فیضیاب ہونا چاہیں۔ وہ جلدی منگا لیں۔ ہم نے سابقہ سالوں کی فائلوں میں کافی رعایت کر دی ہے۔ اب ہر ایک شخص ان فائلوں کو خرید کر اپنے سوادھیائے کے دھارمک کرتویہ کو پورا کر سکتا ہے

فائل	تفصیل
فائل مارتنڈ ۱۹۲۴ء	۱۶ پرچہ - روحانی و اخلاقی و طبی مضامین اور کتھائیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ - رعایتی صرف بارہ آنے
فائل مارتنڈ ۱۹۲۵ء	۱۲ پرچہ - اس میں ناول حسد کی آگ اور مشہور بھگوت گیتا کے متعلق سندر مضامین درج ہیں - قیمت اصلی دو روپیہ - رعایتی - عہ
فائل مارتنڈ ۱۹۲۸ء	اس فائل میں صرف ہولی نمبر۔ افسانہ نمبر وغیرہ پانچ خاص نمبر موجود ہیں - جو نہایت دلچسپ ہیں - قیمت اصلی دو روپیہ - رعایتی عہ
فائل مارتنڈ ۱۹۲۹ء	اس میں آتم کلیان نمبر۔ اوتم وچار نمبر۔ شرومنی بھگتی پرکاش نمبر۔ وغیرہ بہت ہی عمدہ خاص نمبر موجود ہیں۔ جو سب کے سب جیون کے سدھارنے والے ہیں۔ قیمت صرف دو روپے - رعایتی ایک روپیہ
فائل مارتنڈ ۱۹۳۰ء	مکمل فائل ۱۲ پرچے - ایک سے ایک بڑھ کر دلچسپ موجود ہے قیمت تین روپیہ بارہ آنہ - رعایتی صرف ایک روپیہ چودہ آنہ
فائل مارتنڈ ۱۹۳۱ء	مکمل فائل ۱۲ پرچہ - اس میں گیان کتھا ساگر کی کتھائیں۔ دلچسپ ناول - آدرش پتی پتنی کا پریم اور اس کے علاوہ بیسوں کتھائیں و اپدیش درج ہیں قیمت اصلی ۱۲ ہے - رعایتی صرف ۴

فائیل مارتنڈ ۱۹۳۲ء	مکمل ۱۲ پرچہ - اس میں گیان کتھا ساگر کی کتھاؤں کے علاوہ حد درجہ آنند دایک دھارمک اپدیش و کتھائیں وغیرہ درج ہیں۔ قیمت اصلی تین روپیہ بارہ آنہ - رعایتی صرف ۲/۸
فائیل مارتنڈ ۱۹۳۳ء	مکمل بارہ پرچہ - اس میں گیان کتھا ساگر کی کتھاؤں کے علاوہ پانی کا علاج مکمل - ستی منسا کی پتی بھگتی کی منوہر کتھا ستشلوکی واس بودھ وغیرہ بہت سی پستکوں کے تراجم و کرشن نمبر وغیرہ موجود ہیں - قیمت اصلی ۳/۱۲ رعایتی ۲/۸
فائیل مارتنڈ ۱۹۳۴ء	اس میں اشومیدھ پرب سے لیکر اختتام تک مہابھارت - ادھیاتم رامائن اور سندھیا اپاسنا یوگ و حفظ صحت نمبر وغیرہ موجود ہیں۔ قیمت اصلی ۳/۱۲ - رعایتی ۲/۸ - اس میں ۱/۸ کی صرف ادھیاتم رامائن ہی ہے - جو بینظیر کتاب ہے
فائیل مارتنڈ ۱۹۳۵ء	مکمل بارہ پرچہ - اس میں بارہ کے بارہ خاص نمبر ہی ہیں - جن میں سے شری وشنو پوران - نیتی سار سنگرہ - شری یوگ واششٹ کامل - گیان کتھا ساگر - بھگوت نمبر - سور سدھا سار اور گائتری مہمانسا و طبی نمبر موجود ہیں - اس کی مکمل بارہ پرچوں کی قیمت سات روپیہ ہے رعایتی صرف پانچ روپیہ - مگر جو بھائی ماہ جنوری ۱۹۳۸ء سے مارتنڈ کی خریداری سویکار کر کے یہ فائیل منگوائیں گے - ان کی خدمت میں ۲/۱۲ میں بھیج دیا جاویگا واضح ہو کہ اس میں ۲/۱۲ کی ایک کتاب یوگ واششٹ ہی موجود ہے سات روپیہ تین آنہ کا منی آرڈر آنے پر نئے سال سے مارتنڈ جاری کر کے یہ فائیل ساتھ ہی بھیج دیا جاویگا۔
فائیل مارتنڈ ۱۹۳۶ء	اس میں مہاپرش نمبر - پرانایام نمبر - پتی پرتا نمبر - جپ جی صاحب اور کرشن نمبر وغیرہ اچھے اچھے نمبر موجود ہیں - قیمت اصلی للعہ رعایتی ۲/۸
فائیل مارتنڈ ۱۹۳۷ء	اس میں گیانیشوری نمبر - گیانیشوری نمبر - رامائن بال کانڈ - کرشن نمبر - پراتھنا نمبر - رام کرشن نمبر وغیرہ خاص نمبر موجود ہیں قیمت للعہ - رعایتی صرف تین روپیہ - واضح ہو - کہ دو روپیہ قیمت کی اس میں صرف گیانیشوری پستک ہی ہے۔

ملنے کا پتہ - مینیجر مارتنڈ پستکالیہ چنگڑ محلہ نزد دانا کی لاہور

جیون سدھا تین جلدوں میں

جلد اول

جیون سدھار کی پہلی جلد میں مندرجہ ذیل آٹھ کتب شامل ہیں (۱) دھرم کی ودیا کھیا (۲) بھگوان رام کے اُپدیش (۳) آئینہ سداچار اور قوت خیال (۴) فرائض انسانی (۵) برہم چریہ کے سادھن (۶) سندھیا اُپاسنا یوگ (۷) سری کرشن چرتر (شریمد بھگوت گیتا کی روشنی میں) (۸) اندرشکتی کا وکاش یا سو سال کی عمر حاصل کرنا مندرجہ بالا آٹھ کتابوں کی قیمت ۵؍ہے مجلد کی بجائے صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ رکھی گئی ہے

جلد دوم

دوسری جلد میں مندرجہ ذیل آٹھ کتب شامل ہیں (۱) حفظ صحت و یوگ کی درزشیں (۲) جیسے چاہو ویسے بن جاؤ۔ (۳) خوشی اور کامیابی کے بنیادی اصول (۴) راہ نجات کی ابتدائی منزلیں ارتھات مکتی کا مارگ (۵) شانتی کی دولت (۶) اچھی عادتیں ڈالنے کی تعلیم (۷) دھارمک و اخلاقی کتھائیں (۸) اپنے خیر خواہ بنو۔ مندرجہ بالا آٹھ کتابوں کی قیمت ۵؍ہے مجلد کی بجائے صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ رکھی گئی ہے۔

جلد سوم

تیسری جلد میں مندرجہ ذیل آٹھ کتب شامل ہیں (۱) اوم کی ویاکھیا (۲) گایتری کی مہما (۳) ادھیاتم یوگ (۴) جیون مکتی کے سادھن (۵) پوتر جیون (بے عیب زندگی کے اصول) (۶) اشٹاوکر شلوکی گیتا (۷) بھگوت بھگتی کے بھجن (۸) ویراگ سندیش۔ مندرجہ بالا آٹھ کتابوں کی قیمت مجموعی ۶؍ہے۔ مگر مجلد کتاب کی رعایتی قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ رکھی گئی ہے

تینوں جلدوں کی یکمشت رعایتی قیمت للعہ۱۱؍ کی بجائے صرف چار روپیہ لی جائیگی

مہابھارت آریہ جاتی کا نہایت مقدس گرنتھ اور پانچواں وید مشہور ہے۔ اردو زبان میں اب تک **مکمل مہابھارت** کا ترجمہ نہیں چھپا تھا۔ کیونکہ یہ بہت ضخیم گرنتھ ہے۔ اس کے اردو ترجمہ کا فخر شریمان پرمارتھی جی کو حاصل ہے۔ جنہوں نے نہایت جانفشانی اور صرف کثیر سے آٹھ سال میں اسے مکمل کیا ہے۔ ودوانوں کا کتھن ہے۔ کہ اس ایک مہابھارت گرنتھ میں ہی تمام ویدوں۔ شاستروں۔ اپنشدوں اور پرانوں کا سار نکال کر رکھ دیا گیا ہے۔ اور آریہ جاتی کا پراچین اتہاس اس خوبی سے بیان کیا ہے کہ اس کے پڑھنے سے مردہ دلوں میں بھی زندگی کی روح پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے کوئل کی میٹھی آواز سن لینے پر کوّے کی تیخ (کرخت) آواز من کو نہیں بھاتی۔ ویسے ہی ایک مہابھارت کے پڑھ لینے کے بعد اور کسی گرنتھ کے پڑھنے کو جی نہیں چاہتا۔ کیونکہ ایک مہابھارت کے پڑھ لینے سے ہی آدمی پورا پنڈت بن جاتا ہے۔ دھن اور عمر بھی رشتہ دار وغیرہ آدمی کا ساتھ نہیں دیتے۔ مگر مہابھارت کا گیان انسان کو پاپوں سے چھٹکارا کر کے سدا اس کا کلیان کرتا ہے۔ صبح اور شام کو مہابھارت

پڑھ لینے سے انسان پاپوں سے چھوٹ جاتا ہے۔ اس مہابھارت میں بھگوان واسودیو (شری کرشن) کا ادبھت چرتر بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ سب پرانوں میں پردھان ہے۔

مہرشی پاراشر کے پرم گیانی بیٹے بھگوان وید ویاس جی نے اپنی تپسیا اور برہمچریہ کے پربھاو سے چاروں ویدوں کی تفسیر رُوپ اس پوتر مہا گرنتھ کو رچا ہے۔ مہابھارت کو رچ کر بھگوان وید ویاس جی نے برہما جی سے دست بستہ نویدن کیا۔ بھگون! چاروں وید بہت ہی مشکل ہیں۔ سب لوگ انہیں پڑھ سن نہیں سکتے۔ اس لئے میں نے مہابھارت روپی ایسا جامع مہان گرنتھ رچا ہے۔ کہ جس میں وید۔ ویدانگ اور اپنشدوں وغیرہ کی ویا کھیا ہے۔ پران اور اتہاس کی سب باتیں درج ہیں۔ ماضی۔ حال اور مستقبل تینوں زمانوں کا حال اس میں ہے۔ براہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ شودر چاروں ورنوں کے مفصل دھرم بتلائے ہیں۔ تپ اور برہمچریہ کی مہما گائی ہے۔ سورج چاند۔ گرہ نکشتر وغیرہ اور چاروں یُگوں کا بیان کیا ہے۔ آتم ودیا۔ درشن شاستر۔ شکشا۔ چکتسا شاستر۔ ورن دھرم اور پاشوپت دھرم وغیرہ کا ورنن ہے۔ جس جس دیوتا یا انسان نے جس جس وجہ سے جنم لیا۔ پوتر تیرتھوں۔ ندیوں۔ پہاڑوں۔ بنوں۔ سمندروں دیپوں اور ہر قسم کے فنون جنگ کا اس میں مفصل بیان ہے دھرم یُدھ کی آچار بیوہار (نیتی) کو بہت اچھی طرح دکھلایا ہے۔ ان سب کے باوجود اس وسیع برہمانڈ میں ویاپک ایک برہم کی سدھی ہی اس عظیم الشان گرنتھ کا واحد مقصد ہے۔

برہما جی بولے۔ ہے ویاس جی! گوڑھ تتو (پوشیدہ اسرار) کا گیان رکھنے کی وجہ سے تم بڑے بڑے تپسویوں میں بھی سریشٹھ ہو۔ تم نے آج تک کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ تمہارے منہ سے ہمیشہ برہم واکیہ نکلا کرتے ہیں۔ تمہارا یہ کاویہ (مہابھارت) دنیا بھر کے کاویہ گرنتھوں میں سریشٹھ سمجھا جاوے گا۔ آگے کوئی بھی کبھی ایسا گرنتھ نہ بنا سکیگا

یہ مہابھارت اگیان روپی موہ کے پردے کو ہٹا کر گیان کی آنکھیں کھولنے والا ہے۔ اس نے سنسار بھر کو اپنے گیان روپی پرکاش سے پرکاشت کیا ہے۔ یہ لس کرشٹی (کلپ) پرکھش ہے۔ اس میں کورو خاندان کے راجاؤں کی کتھائیں۔ گاندھاری کی دھرم پرایتنا۔ بدر کی دانشمندی۔ کنتی کے دھیریہ جے۔ شری کرشن کے ماہاتمیہ۔ پانڈوؤں کے ستیہ پالن اور دھرت راشٹر کے بیٹوں کی بری نیتی کا تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ یہ مہابھارت گرنتھ رچ کر شری ویاس جی نے اپنے بیٹے شکدیو جی کو پڑھایا۔ غرضیکہ یہ مہابھارت گرنتھ سب طرح کے گیان کی کان ہے۔ اس مہا گرنتھ کا پڑھنا پڑھانا۔ سننا سنانا ہر یہ ہندو جاتی کے ہر ایک نرو استری کا پرم دھرم ہے۔

پیارے سجنو! اگر پوتر ہندو (آریہ) جاتی میں جنم لے کر رشی سنتان کہلا کر بھی مہابھارت کا ودھی پورک پاٹھ نہ کیا تو سمجھو اکر منش جنم ہی اکارتھ گیا۔ اس لئے آپ جیسے بھی ہو مہابھارت کا پاٹھ کریں۔ اگر آپ مکمل مہابھارت یکمشت نہیں منگا سکتے۔ تو جلد وار منگوا لیجئے۔ اگر جلد وار بھی نہیں منگا سکتے تو پرب واری منگا لیجئے۔ مگر مہابھارت کا پاٹھ ضرور کیجئے۔ سجنو! روپیہ پیسہ تو ہاتھ کی میل ہے۔ ہزاروں کمائے ہونگے اور ہزاروں کمائینگے۔ مگر مہابھارت جیسے اتم گرنتھ کے لئے کچھ رقم خرچ کرنا گویا اپنے منش جنم کو سپھل کرنا ہے۔ اس لئے آپ اسے منگا کر خود پڑھیئے۔ اور اپنے بعد اپنے خاندان کے لئے ایک بیش قیمت یادگار چھوڑ جائیے۔ مہابھارت کے خریدنے اور پڑھنے میں ہر طرح سے آپ کا کلیان ہی کلیان ہے۔

مہابھارت کی پرب وار فہرست مضامین اور قیمت کا نقشہ

۱۔ آدی پرب۔ حجم ۴۴۳ صفحات کلاں۔ قیمت سادہ جلد عگا۔ کپڑے کی جلد ہگا

اس میں راجہ جنمیجے کے سرپ یگیہ۔ بھرت بنسی راجاؤں کا حال اور دیوتا۔ دیت۔ دانو۔ یکش

وغیرہ اور ناگ - راجوں - مہاراجوں اور رشیوں منیوں کی پیدائش کا بیان ہے - شکنتلا اور
مہاراج بھرت کی کتھا - پانڈوؤں کی پیدائش اور پرورش - دریودھن وغیرہ کی پیدائش -
جتو گرہ کا جلایا جانا - دروپدی دہرشٹ دیومن وغیرہ کا جنم - دروپدی سوئمبر کی کتھا - دروپدی
کے پانچ پتی ہونے کا کارن - ارجن کا بارہ برس کا بن باس - سبھدرا ہرن وغیرہ اور نیز سینکڑوں
رشیوں منیوں اور راجاؤں کی کتھائیں درج ہیں - اس پرب میں ۲۳۶ ادھیائے اور ۸۷۰۹ شلوک ہیں

۲ - سبھا پرب حجم ۲۰۰ صفحات کلاں - قیمت جلد سادہ عہ - کلاتھ باؤنڈ عہ

پانڈوؤں کی سبھا کا بننا - برہما وغیرہ دیوتاؤں کی سبھاؤں کا بیان - راجسویہ یگیہ کا آغاز جراسندھ
کا مارا جانا - ششوپال کا قتل - دریودھن سے بھیم سین کا مذاق کرنا - جوا کھیلا جانا - دروپدی کی پکار
بھگوان کا چیر بڑھانا اور پانڈوؤں کا بن باس کو جانا - اس پرب میں ۸۰ ادھیائے اور ۲۷۶۲ شلوک ہیں

۳ - بن پرب - حجم ۵۷۶ صفحات کلاں - قیمت جلد سادہ للعہ - کلاتھ باؤنڈ للعہ

یہ بہت بڑا پرب ہے - اور اس میں سینکڑوں کتھائیں درج ہیں - پانڈوؤں کے بارہ برس کے
بن باس کے مفصل حالات اور سب تیرتھوں کے حالات درج ہیں - راجہ یدھشٹر کا سورج نارائن کی
استتی کرنا - دریودھن کا پانڈوؤں کو مارنے کے لئے سازش کرنا - مہاتما میتریہ جی کا منہ اپدیش
شری کرشن کا ارجن - دروپدی اور یدھشٹر وغیرہ کو سمجھانا - ویاس دیو جی کا پانڈوؤں کو اپدیش کرنا -
ارجن کا کرات بھیس دھاری مہادیو جی کے ساتھ یدھ کرنا - ارجن کا اندرلوک کو جانا - نل دمینتی کی
کتھا - پانڈوؤں کے تیرتھ یاترا کے حالات - رشیوں کی منوہر کتھائیں - چیون رشی کی کتھا - اشٹاوکر اور
جنک کا سمواد - ارجن کا اندرلوک سے واپس آنا - شری کرشن اور مہرشی مارکنڈے جی کے اپدیش - اگنی
اور یدھشٹر کا منوہر سمواد - پتی برتا کی کتھا - گھوش یاترا - جیدرتھ کا دروپدی کو ہر لے جانا - رام چندر جی
کی کتھا - ساوتری ستیہ وان کی کتھا وغیرہ بے شمار کتھائیں اس پرب میں ہیں - اس میں ۳۱۵

ادھیائے اور ۱۱۹۹۲ شلوک ہیں

۴ - وراٹ پرب حجم ۸۱۱ صفحات کلاں - قیمت جلد سادہ عہ رکلاتھ باؤنڈ - ۴ہ ر

اس منوہر پرب میں پانڈوؤں کا راجہ وراٹ کے ہاں بھیس بدل کر رہنا - کیچک - بدھ پانڈوؤں کا پتہ لگانے کے لئے دریودھن کا چاروں طرف جاسوس بھیجا - راجہ وراٹ کا گرفتار ہونا اور بھیم سین کا چھڑانا - پانڈوؤں کا پرگٹ ہونا - ابھمنیو اور اترا کی شادی - اس میں ۷۲ ادھیائے اور ۲۱۳۰ شلوک ہیں

۵ - اُدیوگ پرب حجم ۱۳۴۶ صفحات کلاں - قیمت جلد سادہ ۴ہ ر کلاتھ باؤنڈ ۱۲ ر

دریودھن اور ارجن کا مدد کے لئے شری کرشن کے پاس جانا - دریودھن کا نارائنی سینا کو اور ارجن کا شری کرشن کو لینا - سنجے کا دوت بن کر پانڈوؤں کے پاس جانا - بدرجی کا راجہ دہرت راشٹر کو اُپدیش دینا - راجہ دہرت راشٹر کا فکر مند ہونا اور سنت سجات جی کا نہایت ہی عمدہ ادھیاتم اُپدیش دینا - شری کرشن کا دوت بن کر ہستناپور جانا اور دریودھن کو بہت بہت سمجھانا - دریودھن کا شری کرشن کی ہتک کرنا اور شری کرشن کا اپنا یوگ بل دکھانا - یدھ کی تیاری - ہستناپور سے فوجوں کی روانگی - افواج کا شمار - امبا امبالکا کی کتھا - ان کے علاوہ اور بھی بہت سی کتھائیں درج ہیں - اس میں ۱۹۶ ادھیائے اور ۶۵۹۰ شلوک ہیں

۶ - بھیشم پرب حجم ۵۴۸ صفحات کلاں - قیمت جلد سادہ للعہ ر کلاتھ باؤنڈ للعہ ر

اس پرب کی کتھائیں بہت ہی منوہر ہیں - جمبو کھنڈ دیپ کے حالات - ارجن کی اداسی اور شری کرشن کا ارجن کو گیتا کا اپدیش کرنا اور اسی سلسلہ میں ۳۲۸ صفحات کی سنسکرت شلوک وار وہا - ترجمہ اور تشریح سمیت بھگوت گیتا بھی درج ہے - جس کی علیحدہ قیمت دو روپیہ ہے

شری کرشن کا رتھ سے اتر کر ہاتھ میں چابک لے کر بھیشم کے مارنے کو دوڑنا ۔ مگر ارجن کا روک لینا شکھنڈی کو آگے کر کے تیز بان مار کر ارجن کا بھیشم جی کو رتھ سے گرا دینا ۔ بھیشم جی کا تیروں کی سیج پر سونا وغیرہ وغیرہ ۔ سب کتھائیں نہایت دلچسپ ہیں ۔ اس پرب میں ۱۲۲ ادھیائے اور ۵۸۸۴ شلوک ہیں

۷ - درون پرب حجم ۴۰۴ صفحات کلاں ۔ قیمت سادہ بلا جلد ۳ ۔ کلاتھ باؤنڈ ۳/۱۲

اس پرب میں یدھ کے حالات درج ہیں اور کورو پانڈوؤں کے قریب قریب سبھی بڑے بڑے یودھاؤں کے یدھ میں مرنے کے حالات درج ہیں ۔ درونا چاریہ کا دریودھن کو خوش کرنے کے لئے یدھشٹر کو زندہ پکڑ لانے کی پرتگیا کرنا ۔ بیر ابھیمنیو کا اکیلے ہی سات مہارتھیوں سے یدھ کر کے ویر گتی کو پراپت ہونا ۔ ارجن کا سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے جیدرتھ کے مارنے کی پرتگیا کرنا ۔ اور سات اکشوہنی فوج سمیت اس کو مارنا ۔ درونا چاریہ کے مرنے پر اشوتھاما کا نارائن استر چلانا ۔ رُدر مہاتم کی کتھا ۔ اس پرب میں ۲۰۲ ادھیائے اور ۹۶۳۷ شلوک ہیں ۔

۸ - کرن پرب حجم ۲۲۴ صفحات کلاں قیمت سادہ ۲ جلد ۲/۸ کلاتھ باؤنڈ ۲/۱۲

اس میں کرن کا سیناپتی اور شلیہ کا اس کا سارتھی بننا اور یدھ کے حالات درج ہیں ۔ تری پور سنگھار کی کتھا اور شلیہ کا لفظی جنگ ۔ ہنس اور کوّے کی کتھا ۔ بہت سے راجاؤں کا مارا جانا ۔ کرن سے یدھشٹر کا ہارنا ۔ یدھشٹر اور ارجن کی ناچاقی اور شری کرشن کی دانائی سے دونوں بھائیوں میں پھر پریم پیدا ہونا ۔ بھیم سین کا دُشاسن کی چھاتی پر چڑھ کر خون پینا ۔ ارجن کے ہاتھوں کرن کا مارا جانا ۔ اس پرب میں ۹۶ ادھیائے اور ۵۰۱۴ شلوک ہیں ۔

۹ شلیہ پرب ۔ حجم ۱۳۶ صفحات کلاں ۔ قیمت سادہ ۱ جلد ۱/۸ ۔ کلاتھ باؤنڈ ۱/۱۲

اس میں شلیہ کا سیناپتی بننا اور بے شمار دلاوروں کے یدھ کا بیان ہے ۔ شلیہ

کا مارا جانا اور دریودھن کا بھاگ کر سروور میں گھسنا۔ بھیم سین اور دریودھن کا گدا یدھ۔ بلرام جی کا تیرتھوں کے حال کہنا اور بھیم سین کا دریودھن کی جانگھ توڑنا وغیرہ حالات درج ہیں۔ اس پرب میں ۶۵ ادھیائے اور ۳۷۳۸ شلوک ہیں

۱۰ و ۱۱۔ سوپتک و استری پرب۔ حجم ۲۷ صفحات کلاں قیمت سادہ جلد ۸ رکلاتھ باؤنڈ ۱۲ر

یہ دونو چھوٹے پرب بڑے درد ناک ہیں۔ اس میں اشوتتھاما کا رات کو چھاپہ مار کر دروپدی کے پانچوں بیٹوں کو مار دینا۔ شری کرشن کی بدھیمانی سے پانڈوؤں کا بچنا۔ ودھوا استریوں کے دردناک ولاپ۔ اشوتتھاما کے سر سے منی نکال کر ارجن کا دروپدی کو دینا۔ استری پرب میں استریوں کی آہ و زاری۔ دھرت راشٹر کا بھیم سین کی مورتی کو چھاتی سے دبا کر چور چور کر دینا۔ ودر سے متیہر آپدیش۔ گاندھاری کا شری کرشن جی کو سراپ وغیرہ درج ہیں

حجم ۶۸۸ صفحات کلاں	۱۲۔ گیان کو بڑھانے والا اور پرم شانتی دینے والا **شانتی پرب**	قیمت مجلد ساڑھے چار روپیہ

یہ پرب سب پربوں سے بڑا اور مہد درجے کا شانتی دایک ہے۔ اس میں راج دھرم پرب۔ آپت دھرم پرب اور موکش دھرم پرب شامل ہیں۔ یہ پرب گیانیوں اور ایشور بھگتوں کو بہت پیارا ہے اس کے پڑھنے اور وچارنے سے بدھی بڑھتی اور پرم کلیان ہوتا ہے۔ اس لئے سبھی دھرم پریمی سجنوں کو یہ پرب پڑھنا چاہیئے۔ اس کے ودھی پوروک پڑھنے اور سننے سے سب کامنائیں پورن ہوتی ہیں۔ اس مہان پرب میں ۳۶۶ ادھیائے اور ۱۳۷۷۵ شلوک ہیں۔

ملنے کا پتہ:۔ رام لال ورما مینیجر مارتنڈ پستکالیہ جنگپورہ محلہ لاہور

۱۳ - انوشاسن پرب حجم ۸۴۰ صفحات کلاں - قیمت سادہ جلد ۴؍ کلاتھ باؤنڈ ۲؍۴ ۔

یہ پرم دھارمک پرب بھی شانتی پرب کا ضمیمہ ہی ہے - اس میں مہاتما بھیشم جی کے دھرم - ارتھ کام اور موکش چاروں پدارتھوں کے دینے والے بہت ہی اُتم اُپدیش درج ہیں جن کو سن کر دھرم راج یدھشٹر کا من ٹھکانے آگیا اس پرب میں ۱۶۸ ادھیائے اور ۷۱۰۰ شلوک ہیں

۱۴ - اشومیدھ پرب - حجم ۱۱۸ صفحات کلاں - قیمت سادہ ۱۲؍ کلاتھ باؤنڈ ۲؍

سموُرت اور مروُت کی سندر کتھا - مہاراج یدھشٹر کو خزانہ ملنا - پریکشت کا جنم - ارجن کا اشومیدھ کے گھوڑے کی رکھشا کرتے ہوئے سب راجاؤں کو جیتنا - ویر ُدواہن اور ارجن کا یدھ وغیرہ بہت ہی عجیب و غریب حالات درج ہیں - اس میں ۹۲ ادھیائے اور ۲۸۴۸ شلوک ہیں

۱۵ تا ۱۸ - آشرم واسک موسل - مہاپرستھانک اور سورگ آروہن پرب حجم ۷۵ صفحات قیمت ۱؍

یہ آخری چار پرب اگرچہ چھوٹے ہیں۔ مگر پرلے درجے کے شکشا دایک ہیں - ان کے پڑھنے سے دُنیا کی ناپائیداری کا نقشہ آنکھوں کے سامنے کھچ جاتا ہے ۔

ضروری اطلاع

پیارے سجنو! یہ مہابھارت اصلی مہرشی ویدویاس کرت سنسکرت گرنتھ کا شلوک وار ترجمہ ہے شلوکوں کے نمبر ساتھ دئے گئے ہیں - اس لئے اگر آپ اصلی مہابھارت پڑھنا چاہیں - تو اس کو خریدیں - آپ اسے پرب وار جلد وار یا مکمل ہر طرح سے خرید سکتے ہیں - پرب وار اور جلد وار قیمت درج کی گئی ہے - مکمل پانچوں جلدوں کی قیمت ۲۵ روپے ہے لیکن قیمت پیشگی بذریعہ منی آرڈر ملنے سے محصول ڈاک نہ لیا جاویگا اور کتابیں ۲۵ روپے گھر پہنچا دی جاویگی - ریلوے اسٹیشن نزدیکی کا نام ضرور لکھیں - لائبریریوں اور دیگر قومی انسٹی ٹیوشنوں کو خاص رعایت دی جاویگی - جو بذریعہ خط و کتابت معلوم کریں - مینیجر مارتنڈ لاہور

دیگر دھارمک اخلاقی کتابیں

کتاب	تفصیل
۱۔ کبیر بیجک	کبیر صاحب کی مکمل بانی معہ ترجمہ وتشریح۔ مترجمہ بابو شیو برت لال صاحب ورمن ایم۔ اے۔ قیمت صرف تین روپیہ
۲۔ کبیر یوگ	کبیر صاحب کا مکمل جیون چرتر اور ان کی تعلیم۔ سنت مت کے متعلق اعلیٰ درجہ کی کتاب۔ مصنفہ بابو شیو برت لال صاحب ایم اے۔ قیمت للعہ
۳۔ چندن	فطرت نگار جناب سدرشن کے ادبی۔ اخلاقی اور مجلسی قصوں کا مجموعہ۔ اس میں پندرہ دلچسپ قصے درج ہیں۔ قیمت ۸عہ
۴۔ بہارستان	فطرت نگار جناب سدرشن کی نہایت ہی دلکش پر اثر اور سبق آموز سولہ کہانیوں کا دلچسپ مجموعہ۔ قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنہ
۵۔ قوم پرست	بنگال کے نامور ناٹک نویس بابو دیجیندر لال رائے کا ایک تاریخی ناٹک۔ مترجمہ فطرت نگار جناب سدرشن صاحب۔ قیمت عہ
۶۔ تہذیب کے تازیانے	بابو بنکم چندر چیٹر جی کے دل میں اتر جانے والے پر اثر۔ قومی اور ملکی جذبات میں ڈوبے ہوئے مضامین کا مجموعہ۔ قیمت ۱۲
(۷) راگ پشپاولی	راگ ودیا کے شائقینوں کے لئے بہت عمدہ کتاب۔ پڑھے ہی سندر بھجن ہیں۔ قیمت صرف چھ آنہ (۸) سناتن دھرم پشپاولی ۳۰
۹۔ راگ ونود	مصنفہ پہت تلسی داس صاحب شیدا۔ یہ بھی راگ ودیا کے شائقینوں کے لئے عمدہ کتاب ہے ہارمونیم اور ستار بجانے کی ترکیب بھی درج ہے
۱۰۔ پھلواڑی	اس میں ہر قسم کی روحانی۔ اخلاقی اور دھارمک نظمیں درج ہیں۔ اس کی گیارہ کیاریاں ہیں دین و دنیا کی کلیاں اقلیم ہے۔ قیمت صرف ۱۲

ملنے کا پتہ۔ مینیجر مارتنڈ پستکالیہ جینگر محلہ۔ لاہور

۵۔ لکشمی ولاس رس

یہ رس قوت باہ کو بڑھانے کے لئے اکسیر ہے۔ اس کام کے لئے ایک گولی بوقت شام چار پانچ بجے ملائی، دودھ یا ربڑی سے کھا لینی چاہیئے۔ اگر اس کی ایک گولی روزانہ استعمال کی جاوے۔ تو بوڑھے میں بھی جوانمردی عود کر آتی ہے۔ لکھا ہے۔ کہ نارد منی نے یہ رس شری کرشن مہاراج کو بتایا تھا۔ سردرد وغیرہ میں ایک گولی گرم دودھ کے ساتھ دیدیں یا خالی پان میں رکھ کر چوسیں۔ کامی پرشوں کو ان گولیوں کو ہمیشہ استعمال کرتے رہنا چاہیئے قیمت ۳۲ گولی عہ

۶۔ وجے بھنگ تیل

(طلا) سے نامردی، جلق، مشت زنی یا کثرت جماع یا دیگر بد عادات کی وجہ سے جو نوجوان سستی و نامردی جیسی شرمناک امراض میں پھنسے ہوں۔ ان کے لئے یہ تیل بہت مفید ہے۔ رات کو سونے سے پہلے اندریہ اور اس کی جڑ پر کچھ دیر مل کر پان کا پتہ یا روئی سے لپیٹ کر پٹی سے باندھ دینا چاہیئے۔ صبح کے وقت اٹھ کر عضو کو گرم پانی سے دھو ڈالیں۔ قیمت فی شیشی صرف سوا روپیہ

۷۔ چیون پراش رسائن

یہ آیوروید شاستر کی بہت مشہور دوائی ہے دل۔ جگر۔ معدہ اور دماغ تمام اعضائے رئیسہ کو طاقت دے کر جسم کو بلوان بناتا ہے۔ اس کے متواتر استعمال سے ہر ایک بیماری مثلاً تپ دق۔ کھانسی۔ دمہ۔ پرانا زکام قبض۔ جگر دل و دماغ کی کمزوری۔ دل کی دھڑکن۔ بھوک کی کمی۔ پیاس کی زیادتی۔ قے جی متلانا وغیرہ دور ہوتی ہے۔ یہ رسائن نہایت لذیذ اور خوش ذائقہ ہے۔ اس کے فوائد انگریزی دوائی کاڈلیور آئل سے بہت زیادہ ہیں۔ بوڑھا چیون رشی اس کو کھا کر جوان بن گیا تھا۔ اس لئے اس کو چیون پراش ارتھات چیون رشی کی خوراک کہتے ہیں۔ قیمت ایک سیر چھ روپے آدھ سیر سے ایک پاؤ عہ علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ۔ مینیجر مارتنڈ اوشدھالیہ برانچ جھنگڑ محلہ لاہور

مستورات کیلئے خاص ادویات

۸ - حیض کشا گولیاں

جن دیویوں کو ماہواری درد سے یا بہت تھوڑا آتا ہو کھل کر نہ آتا ہو - ان کے لئے یہ گولیاں بہت ہی مفید ہیں - حیض کے آنے کی تاریخ سے پہلے دو گولیاں صبح اور دو شام کو گرم پانی سے نگل جانا چاہیئے - اگر حیض نمودار ہو جاوے تو بھی استعمال کر سکتے ہیں - صرف تین دن استعمال کی جاتی ہیں - قیمت ۲۴ گولی - ایک روپیہ

۹ - پھل گھرت

جن عورتوں کے بچے چھوٹی عمر میں مر جاتے ہیں یا جنہیں اسقاط حمل یا اٹھراہ کی شکایت ہو یا ہمیشہ لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں - انہیں یہ گھی حمل قرار پانے سے پہلے اور بعد کئی ماہ تک استعمال کرانا چاہیئے - ایک چمچہ بھر گھی گرم دودھ میں ملا کر شام کے وقت پلا دینا چاہیئے اس گھی کو مرد بھی طاقت مردمی بڑھانے اور اولاد نرینہ پیدا کرنے کے لئے تین چار چمچے دودھ کے ہمراہ پی سکتے ہیں - قیمت ایک سیر بارہ روپے ایک پاؤ تین روپے آدھ پاؤ

۱۰ - سپاری پاک اصلی

(محافظ مستورات) ہمارے ہاں یہ دوائی بڑی احتیاط سے تیار کی جاتی ہے - مستورات کے سیلان الرحم (سفید پانی آنا) اور درد کمر کے لئے بہت مفید ہے - رحم کو طاقت دیتی ہے حمل کو برقرار رکھتی ہے - اس لئے حمل کے دنوں میں اس کا استعمال بہت مفید ہے اور بچہ طاقتور پیدا ہوتا ہے - مرد بھی اسے بند ہیج (امساک) کے لئے استعمال کر سکتے ہیں - بقدر چھ ماشہ گرم یا تازہ دودھ کے ساتھ استعمال کریں - قیمت ایک سیر آدھ سیر ایک پاؤ

۱۱ - نارائن تیل

یہ مشہور و معروف تیل ۸۰ قسم کی وات کی بیماریوں کو دور کرتا ہے - لقوہ - فالج - گنٹھیا - جوڑوں کی سوجن - ہاتھ پاؤں کا کانپنا کسی خاص عضو یا سارے جسم کا درد - انگلیوں کا ٹیڑھا ہو جانا چھاتی کا درد (جیسا کہ نمونیہ وغیرہ میں) کمر کا درد - سر کا گھومنا - کان میں سائیں سائیں کی

آواز آنا وغیرہ بیشمار رنگوں کو دور کرتا ہے۔ یہ تیل گرم کر کے مالش کریں۔ بعد ازاں پان ارنڈ یا آک کے پتے رکھ کر اوپر روئی باندھ دیں۔ جہاں باندھنا ممکن نہ ہو۔ وہاں مالش ہی کافی ہے۔ یہ تیل گرم کر کے کان میں ڈالنا۔ کان میں سائیں سائیں کی آواز اور کان اور سر کے درد کو فوراً دور کرتا ہے گنٹھیا کے لئے تو بہت ہی اکسیر ہے۔ اس میں فی چھٹانک ایک تولہ کے حساب سے کافور ملا لینا چاہیئے۔ اس سے زود اثر ہو جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی آدھ پاؤ ۸ر۔ ایک پاؤ ۱۲ر

۱۲۔ مہا نارائن تیل

چونکہ نارائن تیل سے زیادہ مفید ہے اور بڑی مشکل سے تیار ہوتا ہے۔ قیمت آدھ پاؤ عا۔ ایک پاؤ ۳ر ۱۲ر۔

۱۳۔ مہا یوگراج گوگل

گنٹھیا میں نارائن تیل کی مالش کے ساتھ کھانے کی دوائی کے طور پر مہا یوگراج گوگل یا یوگراج گوگل کا بھی استعمال کرنا چاہیئے۔ یہ جوڑوں کے درد اور سوجن کے لئے اکسیر ہے۔ وایو کی سب بیماریوں کو دور کرتا ہے۔ مہا یوگراج گوگل میں کشتہ چاندی اور کشتہ فولاد پڑتا ہے اس لئے یہ عورتوں کے حیض کو ٹھیک کرنے اور حمل ٹھہرانے میں بھی مدد دیتا ہے۔ مہا یوگراج گوگل کی قیمت ۴۰ گولی ۲ر
یوگراج گوگل ۴۰ گولی ایک روپیہ

۱۴۔ شدھ شلاجیت

یہ رسائن ایک خاص قسم کے پتھر سے نکال کر تیار کی جاتی ہے لیکن آج کل لوگ بناوٹی شلاجیت بیچ کر لوگوں کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ ان سے بچنا چاہیئے۔ شلاجیت عموماً پیشاب کی بیماریوں میں دی جاتی ہے یہ گردہ مثانہ طحال اور جگر وغیرہ اعضاء کو طاقت دیتی ہے۔ اس کی مقدار خوراک چار رتی ہے جو دودھ یا پانی کے ساتھ استعمال کرنی چاہیئے۔ قیمت درجہ اول ایک تولہ عہ درجہ دوم ۸ر

۱۵۔ بھیم سینی سرمہ

یہ سرمہ روز استعمال کرنے سے آنکھوں کی ہر ایک بیماری مثلاً پانی بہنا دھند۔ جالا۔ ککرے۔ پڑوال وغیرہ کو دور کرتا اور کھارج اور ضعف بصارت کو بہت مفید ہے۔ تانبے اور جست کی سلائی سے روزانہ لگائیں۔ قیمت فی تولہ ۲ر

ملنے کا پتہ۔ مینیجر مارتنڈ اوشدھالیہ راجہ جھنگ محلہ۔ لاہور

شری یوگ واشسٹ مہارامائن

المعروف موکھش شاستر

اس میں پرم گیانی بھگوان وششٹ منی نے بڑے ہی عمدہ ڈھنگ
سے شری رام چندر جی کو برہم گیان کا اپدیش دیا ہے - ترجمہ عام فہم
آسان اور سلیس ہے جس سے اس شاستر کے سمجھنے میں مبتدی
کو ذرا بھی مشکل پیش نہیں آتی - ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ یوگ
واشسٹ کا ایسا سرل ترجمہ آپ کو دوسرا نہیں ملیگا - یوگ واشسٹ
کو پڑھکر آپ ایسا جانیں گے گویا کسی نے آپ کے اوپر امرت چھڑک
دیا ہے - ہر دو جلد مجلد ۱۴۵۲ صفحات کلاں - قیمت صرف سے
بلا جلد دو روپیہ بارہ آنہ - ملنے کا پتہ :- مینیجر مارتنڈ پتر کالیہ چنگڑ محلہ - لاہور

سُنیئے شرمان جی!
ہر ایک ہندو دھرم اولمبھی نر ناری کا یہ درڑھ وشواس ہونا چاہیئے کہ
ترن تارنی سرب کلیش نوارنی بھگوتی گائتری ہی اسکی سچی ماتا ہے
اور
سب منوکاماؤں کو پورا کر کے پرم آنند کے دینے والے ایشور ہی اسکے سچے پتا ہیں
اس لئے ہر ایک ہندو نر ناری کا پہلا کرتویہ ہے کہ وہ اپنے کلیان کے لئے بلاناغہ
صبح و شام اپنے سچے پتا اور ماتا کی اُپاسنا کیا کریں۔ جو پُرش ایسا نہیں کرتا۔ وہ ابھاگا ہے
پس ہر ایک ہندو نر ناری کو آج سے پرن کر لینا چاہیئے۔ وہ صبح و شام کم از کم آدھ
گھنٹہ (زیادہ جتنا ہو سکے) اوم سہت گائتری کا جپ کر کے اپنے سچے ماتا پتا
کو پرسن کر کے اُن سے کلیان کی آشیرباد لیں گے۔
ودھی انوسار جپ کرنے کے لئے آپ دفتر مارتنڈ سے اوم سہت گائتری کے جپ
کی ودھی مرتبہ شرمان پرمارتھی ایڈیٹر مارتنڈ عہ کا منی آرڈر بھیجکر منگوا لیویں
نویدک:۔ رام لال ورما منیجر مارتنڈ چنگڑ محلہ نزد انارکلی لاہور